ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

اکتوبر 2016ء

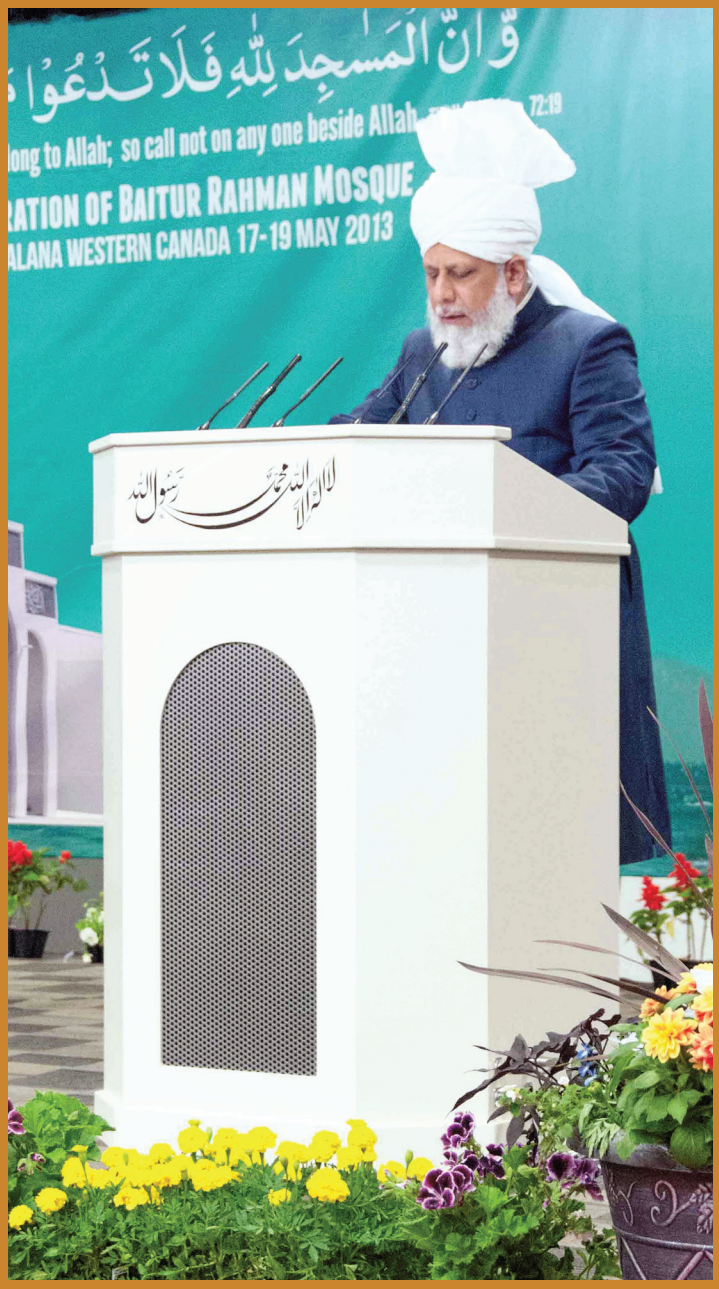
ong to Allah; so call not on any one beside Allah
ATION OF BAITUR RAHMAN MOSQUE
ALANA WESTERN CANADA 17-19 MAY 2013

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

جلسہ سالانہ

اکتوبر 2016ء جلد نمبر 46 شمارہ 10

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	5
☆	حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں: جلسہ سالانہ عملی واخلاقی حالتوں کو درست کرنے کا ذریعہ ازمکرم انیس احمد نفیسؔ صاحب	8
☆	خلافتِ خامسہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں۔ حیرت انگیز نشانات ازمکرم پروفیسر عبدالسمیع خاں صاحب	11
☆	جلسہ سالانہ کی تاریخ سے چند دلچسپ واقعات ازمحترمہ امۃ الباری ناصرؔ صاحبہ	17
☆	قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب۔ جلسہ سالانہ : قبولیتِ دعا کی ساعتیں ازمکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشرؔ صاحب	20
☆	خلافت کے قیام کے لئے دانشوروں کی پکار ازمکرم مولانا محمد نعمان ظفرؔ بلوچ صاحب	21
☆	جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء اور ہماری ذمہ داریاں ازمکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	23
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کے متعلق زریں ہدایات ازمکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصرؔ صاحب	24
☆	مہمان نوازی ایک عظیم الشان خُلق: قربِ الٰہی اور رضائے باری تعالیٰ کا ذریعہ ازمکرم مولانا محمد مقصود منیبؔ صاحب	25
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورہ جاتِ کینیڈا: چند جھلکیاں، چند تاثرات ازہدایت اللہ ہادیؔ	27
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	35
☆	تصاویر: بشیر احمد ناصرؔ، ملک مظفر، اسد سعید اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا o

(سورۃ الکھف 29:18)

اور تو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَائِکَۃً سَیَّارَۃً فُضُلًا یَتَّبِعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْہِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَھُمْ وَحَفَّ بَعْضُھُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِھِمْ حَتّٰی یَمْلَؤُا مَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْأَلُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ۔ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیَسْئَلُوْنَکَ، قَالَ وَمَا ذَا یَسْأَلُوْنِیْ ؟ قَالُوْ یَسْئَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلْ رَأَوْا جَنَّتِیْ؟ قَالُوْالَا اَیْ رَبِّ، قَالَ: فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْاجَنَّتِیْ، قَالُوْا:وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ: قَالَ: وَمِمَّا یَسْتَجِیْرُوْ نَنِیْ: قَالُوْا : مِنْ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ: وَھَلْ رَأَوْنَارِیْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَکَیْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِیْ؟ قَالُوْا: وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ: قَالَ: فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَأَلُوْا وَاَجَرْ تُھُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْاقَالَ فَیَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّفَجَلَسَ مَعَھُمْ ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: وَلَہٗ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔

1۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

’’ اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

’’ تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340)

2۔ روحانی فوائد اور ثواب

’’ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔‘‘

’’ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 341)

’’ اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

3۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

’’ اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخاۃ میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

4۔ صالحین کی صحبت سے فیض

’’ ... غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 4، صفحہ 351)

5۔ دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ

’’ اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340-341)

6۔ نئے احباب سے تعارف

’’ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے

منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تو دو و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

7۔ رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

’’ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ، کوشش کی جائے گی ۔‘‘
(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

8۔ وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

’’ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

9۔ بیعت کی ایک غرض اور جلسہ سالانہ

’’ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئیے اور دعا کرنا چاہئیے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئیے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351)

10۔ جلسہ سالانہ کی عظمت

’’ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘
(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

11۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

’’ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘
(اشتہار 7 دسمبر 1882ء، مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 342)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

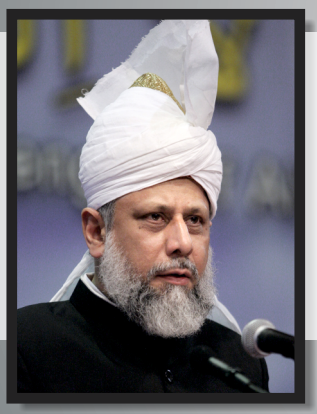

جلسہ سالانہ، مہمان نوازی کے مختلف پہلو اور بعض انتظامی اُمور سے متعلق ہدایات

شاملین جلسہ کو اپنی توجہات کا مرکز دینی علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے

مہمان ان کارکنان کا شکریہ ادا کریں جو دن رات ایک کرکے مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 راگست 2016ء بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر پورا اُترنے والا بنائے۔ اور آپؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی جلسہ میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔

حضور انور نے مقررین کی تقاریر کے عناوین تجویز کرنے کا طریقہ کار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مقررین محنت سے کئی دنوں میں تقاریر تیار کرتے ہیں اور مختصر وقت میں پیش کرتے ہیں تا کہ شاملین کی دینی و علمی ترقی کے لئے بہتر سے بہتر مواد میسر کیا جا سکے۔ شاملین کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔

حضور انور نے بعض مردوں اور عموماً عورتوں کی جانب سے پیدا ہونے والی شکایت کا ذکر کرکے فرمایا۔ چھوٹے بچوں کو بچوں کی مارکیوں میں لے جائیں، مرکزی مارکیوں میں ٹولیاں بنانا غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ غور و فکر سے سنو۔ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ سستی غفلت اور عدم توجہ بہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔

حضور انور نے مارکی کے آخر پر بیٹھنے والے مرد و خواتین کو تلقین فرمائی کہ شور کرکے آئندہ شکایت کا موقع نہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ اس نیت سے سنیں کہ وقتی علمی حظ نہیں اُٹھانا بلکہ مستقلاً علمی و روحانی فائدہ ہو۔ صرف پسندیدہ مقررین کو ہی نہ سنیں۔

پھر حضور نے فرمایا کہ دنیاوی مقررین کا مقصد صرف واہ واہ ہوتا ہے اور ان کے سننے والے بھی اخلاص لے کر جلسہ میں نہیں آتے۔ حالانکہ اخلاص سے مثبت اثر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ چند ایک کی کمزوری کی حالت اکثریت کی سوچ نہ بن جائے۔

پھر فرمایا کہ اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر اثر نہیں کر رہا تو یہ قابلِ فکر بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی باتوں میں برکت ڈالے کہ وہ اپنا مضمون سننے والوں کے ذہنوں میں ڈال سکیں۔ اور ہر سننے والا یقینی بنائے کہ ان تین دنوں میں دنیاوی معاملات بھول کر دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔

حضور انور نے مہمانوں کو توجہ دلاتے ہوئے کارکنان کی عزت نفس کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ مہمان اپنے جذبات پر قابو رکھیں، کارکنان کو بھی صبر و حوصلہ کی تلقین کی جاتی ہے۔ غلط رویہ بچوں میں آئندہ کے لئے بددلی پیدا کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شاملین جلسہ کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کچھ وقت کا سامنا بھی کرنا پڑے تو اسے کھلے دل سے قبول کریں۔ عارضی سہولیات مہیا کرنے میں کچھ نہ کچھ مشکلات ہوتی ہے۔ بعض انتظامات تکنیکی وجوہات کی بنا پر نہیں ہو سکتے۔ اِن کارکنان کا شکریہ ادا کریں جو دن رات ایک کرکے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِس کوشش میں رہیں کہ اِن تین دنوں میں خدا کو کیسے راضی کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عارضی پڑاؤ کے وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہر شر سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔

حضور انور نے گزشتہ رات چند مہمانوں کی تکلیف کا ذکر فرما کر انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ جلد ان کی تکلیف دور کرنے کا انتظام کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف جلسہ کے ماحول سے مستفیض ہونے کے لئے تکلیف برداشت کرتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی سخت جان بناتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ شاملین جلسہ نمازوں کے اوقات کی پابندی کریں۔ مہمانوں اور شعبہ تربیت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

پھر حضور انور نے موبائل فون کی بہتر سہولت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نمازوں اور جلسہ کے اوقات میں موبائل بند رکھیں یا کم از کم گھنٹی بند رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ٹرانسپورٹ اور سکیننگ (scanning) کے شعبہ سے تعاون کریں۔

حفاظتی اقدامات کے پیش نظر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہ اور جلسہ گاہ میں ہوشیار اور چوکس رہیں، ماحول اور مشکوک حرکت پر نظر رکھیں۔

پھر فرمایا کہ شعبہ تاریخ اور ریویو آف ریلیجنز کی معلوماتی نمائشوں سے استفادہ کریں۔

آخر میں حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو تلقین فرمائی کہ دعاؤں، نمازوں، نوافل کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ کامیاب فرمائے اور ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 16 راگست 2016ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصے

مرتبہ: وکالت علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 2 اکتوبر 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مصیبتوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مومن نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ضرور ہم تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

حضور انور نے فرمایا یہی تکلیف جب نبیوں پر آتی ہے تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہے اور یہی تکلیف جب بدوں پر آتی ہے تو ان کو تباہ کر دیتی ہے۔ غرض مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے تا کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ نادان اس قانونِ الٰہی سے محض ناآشنا ہوتے ہیں، جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہوگا وہ خوب اس قاعدے سے آگاہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے مان لینے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں، انہی کو مان لینا ایمان ہے۔ تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو، ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقرر کردہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مشکلات پر صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے بے حد ثواب کے وارث بنتے ہیں۔ پس ایک مومن کو صبر کے معنی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ صبر کے معنی یہ ہیں کہ کسی نقصان اور تکلیف کو اپنے اوپر اتنا وارد نہ کر لے کہ ہوش و حواس کھو دے اور مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی عملی طاقتوں کو استعمال میں نہ لاوے۔ ایک حد تک کسی نقصان پر افسوس بھی ٹھیک ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایک نئے عزم کے ساتھ اگلی منزلوں پر قدم مارنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کا عزم اور عملی ضرورت ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کرنے والے کو ہی دعا کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

پھر حضور انور نے فرمایا کہ مسجد بیت الفتوح کے ساتھ واقع دو ہالوں میں آگ کی وجہ سے بڑا نقصان ہوا ہے، بڑی خوفناک آگ تھی، اس پر جب ٹی وی چینلز اور دوسرے میڈیا نے خبر دی ہے تو بعض بغض اور کینہ میں بڑھے ہوئے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ اچھا ہوا یہ مسجد جل رہی ہے۔ بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ مسجد ہے ہی نہیں، کیونکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس لئے جو بھی ان کی عبادت کی جگہ ہے وہ جل رہی ہے، اور پھر افسوس کا جو اظہار کیا ان لوگوں نے وہ اس بات پر نہیں کہ کیوں حصہ جلا بلکہ اس بات پر افسوس کیا کہ ان کے صرف دو ہال کیوں جلے ہیں، پوری مسجد کیوں نہیں جلی، آج کل کے بعض مسلمانوں کا تو یہ حال ہے۔ لیکن سارے ایسے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جانی نقصان سے بھی محفوظ رکھا، ایک صاحب لائبریری میں بیٹھے کام کر رہے تھے، ان کو پتہ نہیں چلا کہ باہر کیا ہو رہا ہے، اپنا کام ختم کر کے جب دروازہ کھولا تو کہتے ہیں جب میں باہر نکلا تو کالے دھوئیں کا ایک بگولا اندر داخل ہوا ہے، پریشانی کے عالم میں باہر نکلا لیکن کالے دھوئیں کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا، سانس رُکنا شروع ہو گیا، مشکلوں سے انہوں نے گلی کو دیوار کو ٹٹولا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کیا، ساتھ ساتھ دعائیں بھی کرتا جا رہا تھا۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم چوہدری محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان، مکرم خالد سلیم صاحب جو پرانے مخلص احمدی تھے اور ملک شام میں ہی ایک اور احمدی کی جھڑپ میں آنے کی وجہ سے وفاتوں کا اعلان کرتے ہوئے ان کی خدمات کا ذکر فرمایا اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اکتوبر 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ یہاں احمدیوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو پیدائشی احمدی ہیں یا وہ لوگ جن کے گھر میں انتہائی بچپن میں احمدیت آئی اور وہ احمدی ماحول میں پلے بڑھے اور اُن میں سے بھی اکثریت پاکستانیوں کی ہے، جن کو اِس ملک میں اس لئے رہنے اور یہاں کا شہری بننے کی اجازت ملی کہ آپ نے یہاں آ کر اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان میں آزادانہ طور پر اپنے مذہب کے مطابق، اسلامی تعلیمات کے مطابق اظہار اور عمل کی اجازت نہیں تھی یا نہیں ہے، کچھ ایسے بھی ہوں گے جن پر براہ راست مقدمے بھی بنے ہوں۔ انسان کسی بھی کام کو یا تو اپنے فائدہ یا مفاد کے لئے کرتا ہے یا اگر مرضی کا کام نہیں ہے تو اکثر خوف کے لئے بھی کرتا ہے، مجبوری ہے نہ کیا تو پوچھا بھی جائے گا اور ہو سکتا ہے سزا بھی مل جائے یا محبت اور اخلاص اور وفا کے جذبے کے تحت کرتا ہے۔ اگر دین کا صحیح فہم و ادراک ہو تو دین کے کام انسان صحیح محبت اخلاص و وفا کے جذبہ کے تحت ہی کرے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے یہ توقع رکھی ہے کہ آپؑ کی بیعت میں آ کر اِس جذبہ کو بڑھائیں، جب تک یہ جذبہ اطاعت و خلوص اور تعلق پیدا نہیں ہوگا، جو نصائح کی جاتی ہیں اُن کا بھی اثر نہیں ہوگا۔ کیا کوئی احمدی یہ تصور کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی بات قرآن سنت کے منافی کی ہوگی؟ یقیناً نہیں۔ جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آ جاتے ہیں، اُنہیں خود ہی اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے کہ وہ بھی تقویٰ سے دور ہو رہے ہیں، اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان نصائح پر غور کریں تو یہ چیزیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت میں بڑھاتی ہیں، کس طرح اور کس درد کے ساتھ آپ کو ہماری دنیا و عاقبت کی فکر ہے، ایک باپ سے زیادہ آپ ہمارے لئے فکر مند ہیں، ایک ماں سے زیادہ آپ ہمارے لئے بے چین ہیں، بار بار ہمیں نصیحت فرمائی تا کہ کسی طرح ہمیں برے راستوں سے نکال کر خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر ڈال دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بھی ہر احمدی عہد بیعت باندھتا ہے، پس اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے اور اس کے لئے خلافت کی طرف سے جو ہدایات آتی ہیں، جو نصائح کی جاتی ہیں ان پر عمل کر کے ہی اس عہد کو پورا کیا جا سکتا ہے، بیعت کے وقت ہر احمدی یہ وعدہ کرتا ہے کہ شرائط بیعت کی پابندی کرے گا اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اُس کی پابندی کرے گا، خلیفہ وقت کا کام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام اور نصائح کو آگے پھیلانا ہے۔

اس زمانے میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا، دین کی اشاعت کے لئے بھی جماعت کو یہ سہولت مہیا فرمائیں، ٹی وی انٹرنیٹ ویب سائٹس وغیرہ پہ جہاں آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام موجود ہے، جن پر ہم جہاں چاہیں پہنچ سکتے ہیں، مختلف زبانوں میں اُن کو دیکھ اور سن سکتے ہیں، خلیفہ وقت کے خطابات اور نصائح کو بھی پڑھ اور سن سکتے ہیں جو قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام پر مشتمل ہوتا ہے اور انہی پر بنیاد ہے اس کی جو آج دنیا میں ایم ٹی اے کی وجہ سے ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب مربی سلسلہ کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے ان کی خدمات

کا ذکر فرمایا اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 16 اکتوبر 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گزشتہ دنوں جب میں ہالینڈ میں تھا تو ایک صحافی نے سوال کیا کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے۔

حضور انور نے اُن سے فرمایا کہ اگر ایک بین الاقوامی جماعت کی حیثیت سے دیکھیں تو یقیناً جماعت احمدیہ سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اور اب تو یہ بات غیر بھی مانتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی بہت بڑی دلیل ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھنے والی آواز آج دنیا کے ہر شہر اور گاؤں میں گونج رہی ہے اور پھر اس کی امتیازی شان اس وقت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے جب یہ دنیا میں جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ آج کل ہم اس دور سے گزر رہے ہیں جب سلسلہ احمدیہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور یہ تدریجی ترقی دنیا کو اب نظر بھی آ رہی ہے تبھی تو اس صحافی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا یہ جماعت دنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والی جماعت ہے اور کئی اور جگہ غیر یہ سوال بھی کرتے ہیں اور اعتراف بھی کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بڑی تیزی سے ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ گو ابتلا بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ لیکن اگر دشمن کی نیت اور کوشش کو دیکھیں تو یہ ابتلا کچھ بھی نہیں، اور پھر چاہے وہ ابتلا کسی احمدی پر احمدیت کی وجہ سے ذاتی ہو یا بعض جگہ پوری جماعت اس ابتلا میں سے گزر رہی ہو، ہر ابتلا پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور جلوے دکھاتا ہے۔ ہر احمدی جو اِن ممالک میں پاکستان سے آیا ہے، اگر اس کے اندر شکر گزاری کا احساس ہو تو اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہاں آ کر اللہ تعالیٰ نے اُس پر کس قدر فضل فرمائے۔

کیرالہ ہندوستان سے ایک دوست کو ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ موصوف کو ٹی وی پر ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا۔ اُن کی دلچسپی بڑھتی گئی۔ انہوں نے ایک پیر صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی، کچھ عرصہ ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کی زیارت کر رہے ہیں وہاں انہوں نے فوت شدہ پیر صاحب کو بھی زیارت کرتے ہوئے دیکھا، اس خواب کے بعد اُنہوں نے بیعت کے لئے اصرار کیا، ان کو مطالعہ کا کہا گیا پھر یہ قادیان بھی پہنچ گئے اور وہاں جا کر بیعت کر لی۔

مصر سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے 2004ء میں ایک خواب دیکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایک جگہ آرام کر رہے ہیں، میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوں اور وہ مجھے کہتے ہیں تمہیں اس معاملے میں تحقیق کرنی چاہئے، اُن کو اس وقت تک سمجھ نہیں آئی اور انہوں نے کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو دیکھا بھی نہیں تھا، خواب کے چار سال بعد میں نے ایم ٹی اے دیکھا اور تحقیق کرنے لگا، اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی، کہتے ہیں نومبر 2014ء میں میں نے بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسجد میں داخل ہوا ہوں جو نمازیوں سے بھری ہوئی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ نشین ہیں اور میری طرف دیکھ رہے ہیں۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کے مطابق ہمارے عمل اور سوچیں ہیں، اگر نہیں تو فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں بعد میں آنے والی قومیں ترقی کر کے ہم سے بہت آگے نہ نکل جائیں کہ ہمیں جب احساس ہو کہ ہماری نسلیں پیچھے رہی ہیں تو پھر دہائیاں ان فاصلوں کو پورا کرنے میں لگ جائیں، اگلی نسلوں کو اگلی نسلوں کو سنوارنے میں وقت لگ جائے، کہیں اس دنیا میں ڈوب کر ہماری نسلیں بہت پیچھے نہ چلی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمازیں ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ نئے آنے والے ان انعامات کا وارث بن کر جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اپنے مقام کو ہم سے بہت بلند کر لیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے اور ان پر غور کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 23 اکتوبر 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہر سفر میں اپنی تائید و نصرت کے نشانات دکھاتا ہے، بعض دفعہ فکر ہوتی ہے کہ بعض جماعتیں بعض پروگرام بنانے میں تجربہ نہیں رکھتیں اور ایسے پروگرام بنا لیتی ہیں جو جماعت کے اپنے پروگرام نہیں ہوتے بلکہ غیروں کے ساتھ پروگرام ہوتے ہیں اور جو غیروں کے ساتھ پروگرام ہوں اُن کو اُن ذرائع کے ذریعہ سے جو غیروں کے ہیں مشتہر بھی کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ جماعت مخالف کچھ شرارتی عنصر پروگرام میں بدمزگی پیدا نہ کریں۔

ہالینڈ کے سابق وزیر دفاع بھی اس تقریب میں شامل ہوئے، میرے ساتھ بڑی دیر تک بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے پیغام سے اسلام کے حقیقی چہرہ کو دیکھنے کا موقع ملا ہے اور اب یہ خواہش ہے کہ آپ بار بار ہالینڈ آئیں تا کہ لوگوں کے دل سے اسلام کا ڈر نکل جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ پارلیمانی کمیٹی کے سوالات پر آپ کے جوابات کسی بھی مناسب سوچ رکھنے والے شخص کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی تھے۔

یونیورسٹی آف ایمسٹرڈیم کے ایک پروفیسر جو بدھ ازم اور اسلام اور دیگر مذاہب کے ماہر ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اسلام کی امن کی تعلیم کا جس واضح انداز میں ذکر کیا ہے، اس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ ہمارے انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے پروگراموں میں جماعت کی نمائندگی ناگزیر ہے۔ اب جماعت کو ہمارے پروگراموں میں ضرور شریک ہونا چاہئے تا کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم ہمارے سامنے آ سکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب نورڈھم میں ہالینڈ سے جرمنی جاتے ہوئے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تو وہاں ایک ٹی وی چینل نے انٹرویو بھی لیا، اس کی خبر بھی دی، ایک سابق میئر بھی وہاں آئے ہوئے تھے، فنکشن کے بعد کہنے لگے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ اس اتوار کو ہمیں چرچ جانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ جو ہمارے لئے ضروری تھا وہ ان کے خلیفہ نے کہہ دیا ہے تو اس طرح بھی بعض لوگ اظہار خیال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ حقیقت میں بھی اُن کے دل کھولے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی بھی پہلی کلاس سات سال میں اپنا کورس پورا کر کے پاس ہوئی ہے، سولہ مبلغین تیار ہوئے ہیں۔ وہاں ان کی سالانہ کانووکیشن بھی تھی، اصل مقصد تو جرمنی جانے کا یہی تھا۔ 2008ء میں بیت الصبوح کی چھوٹی سی بلڈنگ کے چند کمروں میں جامعہ احمدیہ جرمنی میں شروع ہوا تھا۔ اور اب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی عمارت تعمیر کی ہے جس میں ساری سہولیات ہیں، اچھی خوبصورت عمارت ہے، کانووکیشن بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان فارغ ہونے والے مربیان کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق بھی عطا فرمائے اور وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق بھی دے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے مکرم مرزا اظہر احمد صاحب کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے ان کی خدمات کا ذکر فرمایا اور جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اکتوبر 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کو بددعا کرنے کی بڑی جلدی ہوتی ہے، ہمارا یہی اصول ہونا چاہئے کہ ہم کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہئے، آخر انہوں نے ہی ایمان لانا ہے، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارہ میں رہتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان کے نچلے حصے میں رہا کرتے تھے، ایک دفعہ مجھے مکان کے نچلے حصے سے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِ زہ کی وجہ سے چلاتی ہو، جب میں نے غور سے سنا تو پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کام کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے خدا طاعون پڑی ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں، اے خدا اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔

(باقی صفحہ 33)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشادات کی روشنی میں

جلسہ سالانہ عملی واخلاقی حالتوں کو درست کرنے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے چند ایمان افروز واقعات

مرتبہ: مکرم انیس احمد نفیس صاحب، ربوہ

جلسہ سالانہ کی غرض وغایت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 21 اگست 2015ء کو افتتاحی خطاب میں فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ علمی اور ایمانی تبدیلی کے ساتھ تقویٰ پر قائم کرتے ہوئے عملی اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے بھی آئے ہیں اور ہم جو آپ کو ماننے والے ہیں یا آپ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہوگا اور سمجھنا ہوگا کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے عملی اور اخلاقی معیاروں کو ہم نے کہاں تک پہنچانا ہے۔ اگر اس طرف ہم نے توجہ نہ دی تو آہستہ آہستہ ہم بھی اسی بہاؤ میں اور انہی گراوٹوں میں بہہ سکتے ہیں جس میں دنیا آج بہہ رہی ہے۔ انہی گراوٹوں میں گر سکتے ہیں جن میں دنیا آج گر رہی ہے۔

پس ہماری دینی مجالس اور جلسوں کے یہ انعقاد اس لئے ہوتے ہیں اور آج ہم یہاں اس لئے جمع ہیں کہ مختلف پروگراموں اور تقریروں سے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں تا کہ دنیا کی حقیقی رنگ میں رہنمائی کریں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔30 اکتوبر 2015ء، صفحہ 20)

جلسہ سالانہ کی اہمیت

آپ خطبہ جمعہ 29 اگست 2014ء میں فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جلسے میں کثرت سے لوگ آتے ہیں تو پھر وہ اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا حقیقی رنگ میں اظہار کریں اور اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا بھی پتا چلتا ہے جب یہ اظہار ہو رہا ہو۔ جب لوگ اکٹھے ہوں اور اخلاق کے اعلیٰ معیار کا اظہار ہو رہا ہو تو ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پیش کرنے والے بن جاتے ہیں۔ یہی نمونے ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اخلاق کے یہ نمونے دکھانا ہی ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ بہت سے لوگ ان اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ہی جماعت کی مائل ہوتے ہیں۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے جن کے بزرگ جلسے کی برکات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کے بزرگوں کے نمونوں سے ہی بہت سوں کو حق کو پہچاننے کی توفیق بھی ملی ہوگی بلکہ یہاں بیٹھے ہوئے بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کے رویوں کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت ملی ہوگی۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 ستمبر 2014ء، صفحہ 7)

زندگی میں انقلاب لانے کی کوشش کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے میں للّٰہی شامل ہونے والوں کے لئے جو دردمندانہ دعائیں کی ہیں ان دعاؤں کا وارث بننے کی غرض سے خط لکھنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہم سن رہے ہیں یا جس ماحول میں ہم نے ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے یہ عارضی ہے یا مستقل ہماری ذمہ داریوں کا حصہ بننے والا ہے۔ پس اگر یہ اثر جو جلسہ کے دوران ہوا ہمیں اس عہد کے ساتھ جلسے کی ہر مجلس سے اٹھاتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں وہ انقلاب لانے کی اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بیان فرمائی ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جانے والے ہوں گے ورنہ تو پھر اللہ تعالیٰ کو یہ کہنے والی بات ہے کہ ہم نے تو کچھ کرنا نہیں۔ تیری بات تو ہم نے ماننی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي (البقرہ 2:187) کہ میرے حکم کو بھی قبول کرو (وہ تو ہم نے ماننی نہیں) لیکن دعاؤں کا ہم نے وارث بننا ہے۔ پس جلسے کے ماحول سے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش اور پھر اس کے حصول کے لئے دعا ہمیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے گی۔ پس کوشش اور دعا یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بن سکیں اور پھر یہ وارث بنا کر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نوازے گی۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔16 جنوری 2015ء، صفحہ 6-7)

دعا اور کوشش کرتے رہنے والا بنائے

آپ خطبہ جمعہ 5 جون 2015ء میں جلسوں میں شامل ہونے والوں کو اپنے اندر انقلاب لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہو۔ ہماری کشائش ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہو۔ ہم ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرتے رہنے والے ہوں کہ ہم یا ہماری نسلیں کبھی خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے والے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جماعت کو وسعت مل رہی ہے۔ جماعت دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو لوگوں کے دلوں کو کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی شمال سے بھی، جنوب سے بھی، مشرق سے اور مغرب سے بھی لوگوں کو توفیق دے رہا ہے، جو لوگ جماعت میں اپنے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے شامل ہو رہے ہیں، اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں وہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرنے والے بھی بنیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے دل کھلیں مزید کھلتے چلے جائیں۔ اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش۔ یہ تمام باتیں اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالنے اور ایک قربانی کا مطالبہ کرتی ہیں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔26 جون 2015ء، صفحہ 6)

تعلقات اخوت مضبوط کریں

آپ خطبہ جمعہ 21 اگست 2015ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے جلسہ کے منعقد کرنے کا ایک مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’جلسے کے منعقد کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا کہ ’’جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 281، اشتہار نمبر 91)

اور تعلقات اخوت تبھی مضبوط ہوتے ہیں جب بے نفس ہو کر ایک دوسرے کی خاطر انسان قربانی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ شروع کے جلسوں میں ابتدائی جلسوں میں جب ابھی تربیت کے وہ معیار حاصل نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں اور قربانی کا وہ جذبہ نہیں تھا بے

شک عقیدے کے لحاظ سے مضبوطی پیدا ہوگئی تھی لیکن ماحول کے زیر اثر حقوق العباد اور محبت اور بھائی چارے کے وہ معیار عملی طور پر پیدا نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے تو آپ نے جب یہ شکایات سنیں کہ ایک دوسرے کا جلسے میں خیال نہیں رکھا گیا۔ ہر شخص نے یا بعض لوگوں نے اپنے آرام کو دوسرے کے آرام پر ترجیح دی ہے۔ آپ اس بات پر بڑے سخت ناراض ہوئے اور اس ناراضگی کی وجہ سے پھر ایک سال جلسہ بھی منعقد نہیں ہوا۔ آپ نے بڑی سختی سے فرمایا کہ:

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔‘‘ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 396)

پس یہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلی جذبات اپنی جماعت کے افراد میں بھائی چارہ اور محبت اور پیار دیکھنے کے لئے۔ آپ اس بات پر بے چین ہو جاتے ہیں کہ کیوں میرے ماننے والے ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس نہیں کرتے۔ پس جلسے پر آنے والوں کو جہاں جلسے کا مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 11 ستمبر 2015ء، صفحہ 6)

جذبات واحساسات کا خیال رکھیں

آپ جلسہ سالانہ کے دنوں کو اچھے طریق سے گزارنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پس اپنے ان دنوں کو ہر شامل ہونے والے کو اس طریق پر گزارنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا اور ہم سے توقع رکھی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں اور دوسرے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے بھریں۔ اپنے بھائیوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں۔ یہاں جلسے پر آ کر اگر کسی میں رنجشیں بھی ہیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ لیکن ان تمام راستوں سے گزرنے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ محنت شرط ہے۔ یہ جلسے اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ روحانی ماحول سے، نیکی کی باتیں سننے سے، ذکر الٰہی کرنے سے ہم میں وہ عادتیں مستقل پیدا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہوں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 جون 2015ء، صفحہ 6)

ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں

آپ خطبہ جمعہ 5 جون 2015ء میں جلسے کے دنوں میں ذکر الٰہی کرتے رہنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ذکر الٰہی کے ضمن میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مجالس میں بیٹھنے والوں کا ذکر چاہے اپنے اپنے رنگ میں ہو رہا ہوا لگ الگ انفرادی طور پر ہر کوئی کر رہا ہو جماعتی رنگ رکھتا ہے اور جہاں انسان کی ذات کو اس سے فائدہ ہو رہا ہوتا ہے وہاں جماعتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

پس جلسے کی کارروائی سنتے ہوئے، چلتے پھرتے ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں اور پھر یہ بھی فائدہ ہے کہ جب انسان ذکر کر رہا ہوتا ہے، ایسی مجلس ہوتی ہے تو دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ بھی اپنے ان دنوں کو بامقصد بنانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بے مقصد مجالس لگائی جائیں بے مقصد گفتگو کی جائے ان دنوں کو ہر ایک کو بامقصد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں کی عادت کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بھی کچھ عرصہ تک تو رہتا ہے اور اگر انسان کی توجہ نہ رہے تو پھر لمبا عرصہ رہتا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 جون 2015ء، صفحہ 6)

جلسے کی کارروائی کی جگالی کرتے رہیں

آپ خطبہ جمعہ 28 اگست 2015ء میں فرماتے ہیں:

’’پس ہماری خوشی اور مبارکباد صرف جلسے کے کامیاب انعقاد کی مبارکبادوں تک محدود نہ رہے بلکہ یہاں شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سننے والے بھی جو انہوں نے سنا ہے، دیکھا ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اس مادی دور میں ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ہماری اصلاح کے لئے، ہماری علمی، عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے، بہتری کے لئے ذریعہ بنا دیا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 ستمبر 2015ء، صفحہ 6)

جلسے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گئے

آپ خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2014ء میں جلسوں کے بین الاقوامی حیثیت اختیار کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے کہ آج ان دنوں میں دنیا کے کئی ممالک میں جلسے ہو رہے ہیں اور دوران سال اپنی اپنی سہولت اور حالات کے مطابق دنیا کے تقریباً تمام ان ممالک میں جلسے ہوتے ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ اس جلسے کے نظام نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ گو چند ممالک میں پہلے بھی جلسے ہوتے تھے جب ربوہ میں جلسے ہوا کرتے تھے لیکن اب ان جلسوں کی بھی وسعت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اور مزید نئے ممالک بھی شامل ہو چکے ہیں اور صرف احمدی ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک کے دنیاوی لیڈر اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے بلکہ بعض شریف الطبع مسلمان بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو ایک ایسی تقریب قرار دیتے ہیں جو دنیا کو اسلام کی حقیقت بتا کر اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرتی ہے۔ پس یہ نتائج تو نکلنے تھے اور نکل رہے ہیں کہ دنیا کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کا پتا لگ رہا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 18 جنوری 2015ء، صفحہ 6)

مہمان نوازی کے مختلف انداز

آپ خطبہ جمعہ 14 اگست 2015ء میں مہمان نوازی کے مختلف کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اس شعبہ کے صحیح رنگ میں اور وقت پر کام باقی پروگراموں کو بھی صحیح رنگ میں چلاتے ہیں۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا یا لنگر کا انتظام کرنا ہی نہیں ہے۔ اس میں لنگر کا انتظام بھی ہے، کھانا کھلانے کا انتظام بھی ہے۔ سٹور، تیج اور سپلائی کا انتظام بھی ہے۔ اگر سپلائی وغیرہ میں ذرا سا بھی فرق پڑ جائے تو کھانا پکانے کا انتظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ کھانا وقت پر نہیں بنایا جا سکتا اور پھر اس وجہ سے جلسے کے پروگرام بھی بعض دفعہ وقت پر شروع نہیں ہوتے۔ پھر مہمان نوازی میں رہائش کا انتظام بھی ہے۔ بستر مہیا کرنا بھی ذمہ داری ہے۔ جو جماعتی قیامگاہوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں، انہیں صحیح طرح مہیا کیا جائے۔ پھر صفائی کا انتظام بھی ہے۔ اس میں عمومی صفائی بھی ہے اور غسل خانوں کی صفائی بھی ہے۔ پھر پارکنگ کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا انتظام بھی ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی میں آتا ہے۔ پارکنگ میں اگر مشکل ہو اور افراتفری ہو پھر جہاں مہمانوں کو دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں جلسے کے پروگرام بھی ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ پھر بارشوں کی وجہ سے راستوں کی تکلیف دور کرنے کا انتظام بھی ہے یہ بھی مہمان نوازی ہے کہ راستوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ پھر بوڑھوں معذوروں کے لئے بگھیوں کا انتظام ہے۔ پھر جو دور دس پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر پارکنگ کی جگہیں لی گئی ہیں وہاں سے جلسہ گاہ تک لانے کے لئے شٹل سروس کا انتظام ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ اس کا بھی صحیح انتظام ہونا چاہئے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 4 ستمبر 2015ء، صفحہ 7)

مہمان نوازی کا یہ معیار قائم کرنے کی ضرورت

آپ خطبہ جمعہ 22 اگست 2014ء میں کارکنوں کو مہمان نوازی کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پس ہر وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور حقیقی طور پر ایسی خدمت کرنی ہے جو ہمیں حقیقی خوشی پہنچانے والی ہو۔ پس ہمارے ہر آنے والے مہمان سے ہمیں اس طرح خوشی پہنچنی چاہئے جس طرح اپنے عزیز مہمان کو دیکھ کر ہوتی ہے، کسی قریبی کو دیکھ کر ہوتی ہے اور جب ایسی خوشی ہو تو پھر ہی خدمت کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔ اپنوں کی خدمت اور مہمان نوازی، قریبیوں کی خدمت اور مہمان نوازی یہ تو سب کر لیتے ہیں۔ زیادہ پیارے اگر کسی کے ہوں تو ان کے نخرے بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ اصل جذبہ خدمت تو اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی خونی رشتہ نہ ہو۔ جب مہمان آتے ہیں تو سلامتی حاصل کرنے اور سمیٹنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ جلسے کے مہمان ہیں جن کے کوئی دنیاوی مقاصد نہیں ہوتے۔ پس ایسے مہمانوں کے لئے حتی المقدور سلامتی اور آسانیوں کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت

ہے جو ہمیں کرنے چاہئیں۔ پھر مہمان نوازی کا یہ معیار ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنے تمام تر وسائل کے مطابق اور حالات کے مطابق جو بہترین مہمان نوازی کی سہولت ہم مہیا کر سکتے ہیں وہ کریں۔ انتظامیہ کو اس بارے میں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ ہم سے اس قسم کی مہمان نوازی چاہتا ہے کہ بہترین سہولت مہیا ہو۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔12 جولائی 2014ء، صفحہ 6)

انتظامیہ سے تعاون ہوگا تو صحیح انتظام چلیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 15 جولائی 2015ء میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو جلسہ کے مقصد کو سامنے رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس آنے والے مہمان تمام شاملین جلسہ اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو سامنے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز انتظامی لحاظ سے بھی چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ انتظامیہ جہاں آپ کی خدمت کے لئے ہے وہاں آپ کے فائدے کے لئے ہے اور اگر تعاون ہوگا تو صحیح انتظام چلیں گے۔ چاہے وہ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی اور بچوں والی ماؤں کے لئے بھی جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی ہدایات ہیں یا کھانا کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے اوقات میں جانے اور ایک نظام کے تحت کھانا کھانے کی ہدایات ہیں، ان پر عمل کریں۔ لیکن کھانا کھلانے کی انتظامیہ جو ہے ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں کو اپنی بیماری کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے بعض دفعہ دیر سے آنے کی وجہ سے اور بعض بچوں والی عورتوں کو کسی وجہ سے کھانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا مارکی میں جانا پڑتا ہے اس لئے وہاں کچھ نہ کچھ انتظام ہر وقت بھی رہنا چاہئے کیونکہ بازار تو پھر بند ہوتے ہیں۔ لیکن عام طور پر آپ کو، مہمانوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے اور ہر ایک شخص جو ہے وہ جلسے کے اوقات میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس نے جلسے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ تھوڑی سی اجازت ہے تو انتظامیہ کو بلاوجہ تنگ بھی کرنا شروع کر دیں۔ عمومی کوشش کریں کہ بچوں والی مائیں اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ کھانا ساتھ لے کر آئیں اور علیحدہ ہو کر پھر ان کو کھلا دیں۔ ان کی مارکیاں بھی علیحدہ ہیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔11 ستمبر 2015ء، صفحہ 7)

روایات حضرت مسیح موعود علیہ السلام از صحابہ کرامؓ

اب یہاں پر دو روایات درج کی جارہی ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کا خلق نمایاں ہو کر چمک رہا ہے۔ ان واقعات سے بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں مہمان نوازی کے خلق کی کس قدر اہمیت ہے پھر آپؑ نے مہمان نوازی کے خلق پر نہ صرف زور دیا بلکہ اپنے عمل کر بھی دکھایا۔ اب خاکسار صحابہ کرامؓ کی بیان کردہ روایات درج کر رہا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ روایت کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ عشاء کے بعد حضرت صاحبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے۔ اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔ اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔ پھر میں لے آیا۔''

(اصحاب احمدؑ۔ جلد چہارم، صفحہ 180)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ اور روایت کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادموں نے کہا آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضور کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم سے چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا اور کہا میں ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے حضور نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھائے مگر خدام نے اتار لیا۔ حضور نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کرائے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے مہیا فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آکر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے حضور کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس آکر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا۔ حضور نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے۔ اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے۔ راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکہ میں سوار ہو لیں۔ مگر وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کر حضور واپس تشریف لائے۔''

(اصحاب احمدؑ۔ جلد چہارم، صفحہ 160-161)

خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد ڈالی گئی ہے تا کہ ہر احمدی اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے باندھنے کی کوشش کرے اور ایک جگہ جمع ہو کر اپنے عملی و اخلاقی قوت کا اظہار کر سکیں۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ افراد ایک جگہ جمع ہو کر دین کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کریں اور سیکھے ہوئے دین پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں چنانچہ جہاں جلسہ سالانہ اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا حقیقی رنگ میں اظہار کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے وہاں اخلاق فاضلہ کو اپنانے کے لئے، نفس کی اصلاح کے لئے اپنی روح کو تیار کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان پر معارف نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

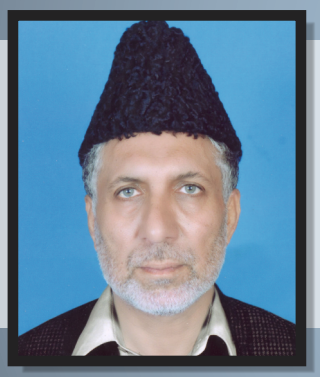

خلافتِ خامسہ میں پوری ہونے والی پیش گوئیاں۔ حیرت انگیز نشانات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے والی خلافت میں جماعتی ترقیات کا لامتناہی سلسلہ

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خاں صاحب، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

چلتا پھرتا معجزہ

خلافت کا مضمون جماعت احمدیہ کے لئے کوئی علمی اور تحقیقی مسئلہ نہیں ایک زندہ اور چلتا پھرتا معجزہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی زبردست فعلی شہادت نے ہمیں فلسفیانہ دلائل سے بے نیاز کر دیا ہے۔ خالق کائنات کی پے در پے نصرتوں نے اسے صداقت کا جامہ پہنا دیا ہے جسے کوئی دشمن اتار نہیں سکتا۔ جبکہ دوسروں کے لئے خلافت ایک علمی اور متنازعہ مضمون ہے اور ہر مرحلے پر اختلاف ہے۔

خلافت احمدیہ کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے کا ایک ثبوت وہ پیشگوئیاں ہیں جو کسی خلیفہ کے دور میں پوری ہوتی ہیں۔ ان غیبی خبروں کا متشکل ہو جانا اس خلیفہ کی سچائی کا بھی نشان ہے اور اس وجود کے اہل اللہ ہونے کا بھی جس کے منہ سے وہ مقدس الفاظ نکلے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں بھی صلحاء کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہو کر اس بات کا ثبوت مہیا کرتے ہیں کہ وہ بھی خدا کی طرف سے تھے اور سیدنا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ نمائندے اور تائید یافتہ رہنما ہیں۔

اس حوالہ سے جب ہم خلافت خامسہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ان کے 3 حصے معلوم ہوتے ہیں۔

1۔ وہ پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور سے ایک تسلسل کے ساتھ ہر خلافت میں چمک دکھلا رہی ہیں اور اُن کی چمکار میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

2۔ وہ پیشگوئیاں جو کسی وقت پوری ہوئیں۔ پھر ان کا سلسلہ کچھ دیر رُک گیا اور اب دوبارہ جاری ہو گیا ہے۔

3۔ وہ پیشگوئیاں جو بالکل پہلی دفعہ خلافت خامسہ میں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

آیئے اس پس منظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیشگوئیوں پر نظر ڈالیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات وکشوف

ان پیشگوئیوں کا مربوط سلسلہ کئی جہتوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ان میں ایک پہلو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہامات اور رؤیا وکشوف کا ہے جن میں آپ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی خدمات اور عظیم مقام کی خبر دی گئی مگر انہوں نے کامل طور پر آپ کی اولاد میں سے ایک بابرکت وجود کے ذریعہ پورا ہونا تھا جن کو الہامات میں 'مسرور' کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں:

ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے کے متعلق کہا تھا کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ 406)

28 مئی 1907ء کے الہامات میں ہے۔

عمّرہ اللّٰہ علیٰ خلاف التوقع

اس کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ (تذکرہ صفحہ 609)

امّرہ اللّٰہ علیٰ خلاف التوقع

اس کو یعنی شریف کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔ (تذکرہ صفحہ 609)

جنوری 1907ء۔ شریف احمدؓ کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمدؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ''وہ بادشاہ آیا'' دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ فرمایا قاضی حَکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔ (تذکرہ صفحہ 584)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1991ء میں صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو قضا بورڈ ربوہ کا ممبر بنایا گیا۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک

دسمبر 1907ء کا الہام ہے۔ انی معک یا مسرور اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ (تذکرہ صفحہ 630)

ان معروف الہامات کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ملا لیں تو مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بارہ میں فرمایا:

یہ بادشاہ ہوگا اگر یہ نہ ہوا تو اس کا بیٹا ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کا پوتا ضرور بادشاہ ہوگا۔ (جماعت احمدیہ میں قیام خلافت، صفحہ 485)

صحابہؓ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویاء

پیشگوئیوں کا دوسرا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کے ذریعہ چلتا ہے جن میں یہ خبر دی گئی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے آپ کے جانشین اور خلفاء پیدا ہوں گے۔

1۔ حضرت مولوی عبدالستار صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن خوست جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ:

خواب: خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی میں دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ میاں محمودؓ اور شریف احمدؓ مسیح موعود کے ولی عہد ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 25 مارچ 1914ء، صفحہ 5)

2۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1944ء میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا تو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تین رؤیا لکھے۔ ایک کے متعلق فرماتے ہیں:

دوسری رؤیا پرسوں رات کی ہے کہ دارالامان کی سب آبادی ایک جشن عظیم کی تیاری میں ہے بہت بڑا اجتماع ہے اس میں ایک میز بچھی ہے جس کے جنوب کی طرف حضور یعنی سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور جانب مشرق حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ دونوں حضرات کے چہرے عجیب شان دکھا رہے ہیں۔ اس وقت حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلفی سے اور ہاتھوں کے اشارہ سے حضور کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔ اسی اثناء میں بیدار ہو گیا۔

(حیات قدسی، جلد چہارم، صفحہ 132)

منصور کے ذریعہ تمکنت

یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ امام مہدی کا جانشین بھی زمیندار ہوگا اور مہدی کے لشکر کا ایک سردار منصور نامی ہوگا۔

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ نے آنحضرت ﷺ سے یہ روایت فرمائی کہ ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا جو حارث بن حراث کہلائے گا یعنی پیشے کے اعتبار سے زمیندار ہوگا اس کے لشکر کا ایک سردار منصور نامی ہوگا اس سے آل محمدؐ کو تمکنت حاصل ہوگی اور اس کی مدد کرنا ہر مومن پر واجب ہوگا۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب المہدی، نمبر 3739)

خدا کی قدرت نمائی دیکھئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے والد ماجد کا اسم گرامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد ہے۔ اسے کوئی دہریہ ہی محض اتفاق کہہ سکتا ہے۔

حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے حارث حراث ہونے میں بھلا کون کلام کر سکتا ہے۔ خود حضرت سیدی مرزا مسرور احمد صاحب نے 1976ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایگریکلچرل اکنامکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور زمانہ خلافت سے قبل قیام غانا (از 1977ء تا 1985ء) احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا کے مینیجر رہے اور مملکت غانا میں پہلی مرتبہ گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 3 دسمبر 2008ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد لمبا عرصہ ناظر اعلیٰ و امیر

مقامی ربوہ کی حیثیت سے جماعت کو سنبھالے رکھا۔ اس کو تقویت اور تمکنت دینے کی کوششوں میں لگے رہے۔

حضرت بوزینب اور نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ 8 مئی 1987ء میں فرمایا:

چند روز پہلے میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت بوزینب چچی جان حضرت چھوٹے چچا جان کی بیگم صاحبہ مرحومہ جو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی والدہ صاحبہ تھیں وہ تشریف لائی ہیں۔ ان کو میں نے پہلے تو کبھی خواب میں نہیں دیکھا تھا شائد ایک مرتبہ دیکھا ہو۔ وہ آئی ہیں اور قد بھی بڑا ہے جس حالت میں جسم تھا۔ اس کے مقابل پر زیادہ پُر شوکت نظر آتی ہیں۔ آپ آ کے مجھے گلے لگتی ہیں لیکن گلے لگ کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں اور بغیر الفاظ کے مجھ تک ان کا یہ مضمون پہنچتا ہے کہ میں خود نہیں ملنے آئی بلکہ ملانے آئی ہوں۔ اس کے معاً بعد ایک خیمہ سے حضرت پھوپھی جان (حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نکلتی ہیں گویا کہ وہ ان کو ملانے کی خاطر تشریف لائی تھیں۔ خواب میں ایسا منظر ہے کہ اور نہ کوئی بات ہوئی ہے نہ کوئی اور نظارہ ہے دائیں بائیں صرف خیمہ سے آپ کا نکلنا ہے اور بہت ہی خوش لباس ہیں اچھی صحت ہے آپ جب گلے لگتی ہیں تو اس قدر محبت اور پیار سے گلے لگتی ہیں اور اتنی دیر تک گلے لگائے رکھتی ہیں کہ اس خواب میں حقیقت کا احساس ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ جب میری آنکھ کھلی تو لذت سے میرا سینہ بھرا ہوا تھا اور بالکل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی مل کے گئی ہیں۔ لیکن اس میں ایک غم کے پہلو کی طرف توجہ گئی کہ زینب نام میں ایک غم کا پہلو پایا جاتا ہے لیکن اس وقت یہ خیال نہیں آیا کہ یہ الوداعی معانقہ ہے۔ میرا دل اس طرف گیا کہ شاید جماعت پر کوئی اور ابتلا آنے والا ہے ایک غم کی خبر ہوگی اس سے۔ فکر پیدا ہوگئی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو حفاظت میں رکھے گا۔ (خطبات طاہرؒ۔ جلد 6، صفحہ 316)

میرے خیال میں اس رؤیا میں حضرت بوزینب بیگم (دادی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے نام میں غم سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات اور ان کا بغیر لفظوں کے یہ پیغام پہنچانا کہ میں خود ملنے نہیں آئی بلکہ ملانے آئی ہوں میں واضح طور پر یہ مضمون ہے کہ وہ اپنی اولاد کے ذریعہ سلسلہ خلافت کو جوڑنے آئی ہیں اور قد اور زیادہ پُر شوکت نظر آنے سے مراد بھی خلافت کی بڑھتی ہوئی شوکت مراد ہے۔

اس کے بعد حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام میں حفاظت کا مضمون اس الہام کی تائید کر رہا ہے۔

انی معک یا مسرور

ایک احمدی شاعر نے سچ کہا ہے۔

دلوں کی سلطنت پر کر رہا ہے حکمرانی بھی
وہ جس سے منسلک ہے بادشاہت آسمانی بھی
جمال مصطفیٰؐ کی ہے جہاں میں وہ نشانی بھی
عیاں جس کی فصاحت سے ہوا یار نہانی بھی
صدائے انی معک شش جہت میں پھیل جاتی ہے
خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

یہاں تک غیبی خبروں کا سلسلہ تو ذاتی رنگ رکھتا ہے اور خاندانی پہچان سے منسلک ہے۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے درج بالا پیشگوئیوں کی ابھی تک جو تعبیریں ظاہر کیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ آئندہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا۔

2۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مراد اُن کا پوتا ہے۔

3۔ اس پوتے کا نام مسرور ہوگا۔

4۔ مسرور کے والد کا نام منصور ہوگا اور وہ بھی مہدی کی جماعت کا ایک اہم سردار ہوگا۔

5۔ مسرور کی خلافت حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعد ہوگی اور خلافت کا سلسلہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اولاد کی بجائے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے مل جائے گا۔

زمین کے کناروں تک احمدیت کا پیغام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ میں تیرے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

یہ الہام مختلف رنگوں میں پورا ہوتا رہا مگر خلافت خامسہ میں اس الہام نے ایک نیا جلوہ دکھایا اور 16 دسمبر 2005ء کو قادیان کی مسجد اقصیٰ سے معجزانہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کی صورت میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنے لگی اور یہ پیغام جلسہ کے خطابات کے علاوہ 5 خطبات جمعہ اور ایک خطبہ عید الاضحیٰ کی صورت میں گونجتا رہا۔

اس کے 3 ماہ بعد 28 اپریل 2006ء کو زمین کے کنارے فجی آئی لینڈ سے حضور کا خطبہ جمعہ زمین کی تمام بلندیوں اور پستیوں میں نشر ہوا جسے فجی کے نیشنل ٹی وی نے بھی براہ راست نشر کیا۔ حضور نے 2 مئی 2006ء کو جزیرہ تاویونی پر لوائے احمدیت لہرایا جہاں سے Date Line گزرتی ہے۔

پس قادیان سے زمین کے کناروں تک اور زمین کے کناروں سے تمام دنیا تک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کا ابلاغ احمدیت کے مواصلاتی اور فضائی دور کا ایک نیا سنگِ میل ہے۔

یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ مختلف قوموں کے نزدیک زمین کے جو بھی کنارے ہیں خواہ وہ فجی ہو یا ماریشس یا آئرلینڈ یا قطب شمالی کے قریب امریکہ اور کینیڈا کے علاقے ان سب جگہوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے کا اعزاز بخشا ہے۔

خلافت رابعہ کے اختتام تک جماعت 175 ملکوں میں پھیل چکی تھی اور اب خلافت خامسہ میں یہ تعداد بڑھ کر 207 ہو چکی ہے۔ اس طرح 32 نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوئے۔ بتائیں کون سا خطہ ہے جہاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام نہیں پہنچا۔

خلافت رابعہ کے آخر تک مشنز اور مراکز دعوت الی اللہ کی تعداد 656 تھی جو 2800 سے زائد ہوگئی ہے۔ تراجم قرآن 74 زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ اشاعت

ایم ٹی اے کے بارہ میں قدیم پیشگوئیوں کا ایک وسیع سلسلہ موجود ہے۔ جس میں آسمانی منادی کا ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1994ء میں اس کی بنیاد ڈالی اور پھر اسے مسلسل ترقیات عطا ہوتی رہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ مواصلاتی فتوحات کے تذکرہ کے دوران خلافت خامسہ میں اس کی نئی شاخوں کا ذکر بھی ضروری ہے۔

23 جون 2003ء سے ایم ٹی اے کی نشریات Asia Sat 3 پر شروع ہوگئیں اور دنیا کے آخری جزیرہ تاویونی میں بھی واضح سگنل موصول ہونے لگے۔

22 اپریل 2004ء سے ایم ٹی اے کے دوسرے چینل MTA الثانیہ کا اجراء ہوا۔

23 مارچ 2006ء کو ایم ٹی اے کے نئے آٹومیٹڈ براڈ کاسٹ سسٹم کا افتتاح ہوا۔

10 جولائی 2006ء کو انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے کی نشریات شروع ہوگئیں۔

23 مارچ 2007ء کو ایم ٹی اے العربیہ کا اجراء ہوا۔ اس چینل نے عرب دنیا میں ایک ہلچل مچادی ہے اور جس شان سے دین کا دفاع کر رہا ہے اس سے سعید روحوں کی بھرپور توجہ ہو رہی ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28 مئی 2008ء)

سلسلہ سوال و جواب

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا میں ایم ٹی اے پر ٹیلی فون کالوں اور اعتراضوں کا جواب دینے کا ذکر بھی موجود ہے۔ فرماتے ہیں:

اس رؤیا کے شروع میں میں نے دیکھا کہ کسی سرکاری افسر نے کوئی تقریر ایسی کی ہے جس میں احمدیت پر کچھ اعتراضات ہیں اس کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پبلک فون کی جگہ پر چلے گئے ہیں اور فون پر اس کی تردید شروع کی ہے مگر بجائے آپ کی آواز فون میں جانے کے ساری دنیا میں پھیل رہی ہے اس فون میں آپ نے سب اعتراضوں کو رد کیا ہے جو اس افسر کی طرف سے لئے گئے ہیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 5 اکتوبر 1954ء، صفحہ 3)

خلافت خامسہ میں ایم ٹی اے پر براہ راست سوال و جواب کے پروگرام کئی زبانوں میں نشر ہو رہے ہیں۔ جو دشمنوں کے ہر اعتراض کو رد کر رہے ہیں۔ ٹیلی فون پر وہ سوال آتا ہے اور پھر ساری دنیا میں وہ آواز پھیل جاتی ہے۔ ان میں راہ ھدیٰ خصوصیت سے ذکر کے قابل ہے۔

آدھا نام عربی آدھا انگریزی میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قریباً 1880ء کا کشف ہے فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رویاء نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ (الحکم، قادیان۔10 ستمبر 1905ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہجرت بھی کی اور پھر ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب پروگرام میں انگریزی اور عربی گفتگو کے ذریعہ دعوت الی اللہ کی توفیق پائی۔ نیز عربی رسالہ التقویٰ اور انگریزی رسالہ Review of Religions لندن سے باقاعدگی سے جاری ہوئے۔

خلافت خامسہ میں اس مضمون میں نئے رنگ بھرے گئے۔

جماعت احمدیہ کے 125ویں یوم تاسیس کے بابرکت موقع پر 21 تا 23 مارچ 2014ء کو قادیان سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر خصوصی عربی پروگرام اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح کی براہ راست نشریات جاری رہیں جس کے آخر پر حضور انور نے عربی زبان میں ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔16 مئی 2014ء)

مکرم منیر عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک دفعہ عربوں کے لئے عربی زبان میں خطاب ریکارڈ کروانے کا بھی ارادہ فرمایا۔ لیکن پھر ارشاد فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔

دوسری طرف جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا تو حضور انور نے فرمایا کہ میرے عہد میں عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 24 مئی 2012ء)

اس کے متعلق پہلے بھی پیشگوئیاں موجود ہیں۔

بلاد عرب میں قبولیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درج ذیل رؤیا میں خلافت خامسہ میں بلاد عربیہ میں احمدیت پھیلنے کی طرف خاص اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ 23 نومبر 1945ء میں فرماتے ہیں:

''تین چار دن ہوئے، میں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں عربی بلاد میں ہوں اور ایک موٹر میں سوار ہوں۔ ساتھ ہی ایک اور موٹر ہے جو غالباً میاں شریف احمد صاحبؓ کی ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے اور اس میں کچھ ٹیلے سے ہیں۔ جیسے پہل گام، کشمیر یا پالم پور میں ہوتے ہیں۔ ایک جگہ جا کر دوسری موٹر جو میں سمجھتا ہوں میاں شریف احمد صاحبؓ کی ہے کسی اور طرف چلی گئی ہے اور میری موٹر اور طرف۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری موٹر ڈاک بنگلے کی طرف جا رہی ہے۔ بنگلہ کے پاس جب میں موٹر سے اترا تو میں نے دیکھا کہ بہت سے عرب جن میں کچھ سیاہ رنگ کے ہیں اور کچھ سفید رنگ کے، میرے پاس آئے ہیں میں اس وقت اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرف جانا چاہتا ہوں لیکن ان عربوں کے آجانے کی وجہ سے گیا ہوں۔ انہوں نے آتے ہی کہا:

السلام علیکم یا سیدی

میں ان سے پوچھتا ہوں۔

من این جئتم؟

کہ آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ

جئنا من بلاد العرب وذھبنا الی قادیان وعلمنا انک سافرت فاتبعناک علمنا انک جئت الی ھذاالمقام۔

یعنی (ہم عربی بلاد سے آئے ہیں اور) ہم قادیان گئے اور وہاں معلوم ہوا کہ آپ باہر گئے ہیں اور ہم آپ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ یہاں ہیں۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ:

لای مقصد جئتم؟

کس غرض سے آپ تشریف لائے ہو؟ تو ان میں سے لیڈر نے جواب دیا کہ:

جئنا لنستشیرک فی الامور الاقتصادیۃ والتعلیمیۃ۔

اور غالباً سیاسی اور ایک اور لفظ بھی کہا۔ اس پر میں ڈاک بنگلہ کی طرف مڑا اور ان سے کہا کہ مکان میں آجائیے، وہاں مشورہ کریں گے۔ جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ میز پر کھانا چنا ہوا ہے اور کرسیاں لگی ہیں اور میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی انگریز مسافر ہوں۔ ان کے لئے یہ انتظام ہوا اور میں آگے دوسرے کمرے کی طرف بڑھا۔ وہاں فرش پر کچھ پھل اور مٹھائیاں رکھی ہیں اور اردگرد اس طرح بیٹھنے کی جگہ ہے جیسے کہ عرب گھروں میں ہوتی ہے۔ میں نے ان کو وہاں بیٹھنے کو کہا اور دل میں سمجھا کہ یہ انتظام ہمارے لئے ہے۔ ان لوگوں نے وہاں بیٹھ کر پھلوں کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اس رؤیا سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے بلاد عرب میں احمدیت کی ترقی کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ (روزنامہ الفضل قادیان۔17 دسمبر 1945ء)

خاکسار کے خیال میں

☆ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ سے حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مراد ہیں۔

☆ ان کی موٹر حضرت مصلح موعودؓ کی موٹر سے دوسری طرف جانے سے مراد الگ الگ حکمت عملی ہے جو پہلے اور تھی اب ایم ٹی اے کے ذریعہ بدل گئی ہے۔

☆ عرب حضور سے قادیان میں نہیں ملے بلکہ سفر کے دوران باہر ملے ہیں۔ اس سے مراد حضور کا مستقر لندن ہے۔ اسی لئے رؤیا میں انگریزوں کا ذکر بھی ہے۔

☆ پھلوں سے مراد بیعتیں ہیں۔

عربوں میں احمدیت کے پیغام کی خصوصی اشاعت کے حوالہ سے بہت سے عربوں کو بھی خواب دکھائے گئے۔ صرف 2 خوابیں ملاحظہ ہوں۔

مکرمہ فجر عطایا صاحبہ، مرحوم حلمی شافعی صاحب کی نواسی اور مکرم تمیم ابودقہ صاحب آف اردن کی اہلیہ ہیں، وہ لکھتی ہیں:

میں نے حضور انور کے خلافت پر متمکن ہونے سے تقریباً نو ماہ قبل مورخہ 22 جولائی 2002ء کو خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت کا روز ہے اور آسمان پر اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ لکھا ہے۔ ساتھ مَیں نے ایک پہاڑ پر ایک شخص کو دیکھا جس نے سفید لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور لوگ اسے ''اَلدَّاعِیْ'' کہہ کر پکار رہے تھے۔

میں اس وقت حضور انور کو جانتی تک نہ تھی اس لئے پہچاننے سے قاصر رہی۔ اب حضور انور کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد جب حضور انور کو دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھی کہ یہ تو وہی شخصیت ہے جسے لوگ ''اَلدَّاعِی'' کہہ کر پکار رہے تھے۔

مکرمہ خلود محمود صاحبہ دمشق سے لکھتی ہیں کہ:

انتخاب کے بعد حضور انور کو ٹی وی سکرین پر دیکھنے سے قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں ہی حضور انور کی زیارت سے نوازدیا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ حضور انور لِقَاء مَعَ الْعَرَب میں تشریف رکھتے ہیں اور درس دے رہے ہیں۔ ایک عجیب بات جو اس وقت نظر آئی یہ تھی کہ حضور انور کے بال سرخی مائل تھے۔ پھر جب حضور انور کو ٹی وی پر دیکھا تو بالوں کے سوا باقی شکل وصورت بعینہٖ وہی تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔24 مئی 2012ء)

چنانچہ پیشگوئیوں کے مطابق عربوں میں دعوت الی اللہ کا جو وسیع کام ہو رہا ہے اس کی تفاصیل حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کے خطابات اور خطبات جمعہ میں ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ یہاں اس کو دہرانے کی گنجائش نہیں۔

لندن میں مدلل تقریر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ میں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔

(ازالہ اوہام۔ حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516، طبع اول 1891ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ لندن اور پھر مختلف یورپی ملکوں اور امریکہ میں مدلل خطاب فرماتے رہے۔ خلافت خامسہ میں اس کا نیا جلوہ ظاہر ہوا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ لندن، جرمنی، ہالینڈ، یورپین یونین، امریکہ اور کینیڈا میں بڑے بڑے اجتماعات اور حکومتی و سیاسی شخصیات کے ہجوم سے انگریزی میں خطاب فرمایا اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ 11 فروری 2014ء کو حضور نے لندن میں مذاہب عالم کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں متعدد مذاہب کے نمائندے اور سرکردہ افراد موجود تھے اور کئی سربراہان کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔16 مئی 2014ء)

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا 1868ء کا الہام ہے۔

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ بھی دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 622)

یہ الہام پہلی دفعہ سو سال بعد 1968ء میں پورا ہوا جب گیمبیا کے گورنر جنرل ایف ایم سنگھاٹے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا متبرک کپڑا طلب کیا۔ خلافت رابعہ میں افریقہ میں بیسیوں بادشاہ احمدی ہوئے اور بعض نے جلسہ سالانہ 1986ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے تبرک وصول کیا۔ 2002ء کے جلسہ سالانہ بینن پر کئی بادشاہ گھوڑوں پر سوار ہو کر جلسہ میں شامل ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 4/اپریل 2004ء کو بینن تشریف لے گئے تو VIP لاؤنج کے قریب پورٹو نووو (Porto Novo) کے احمدی بادشاہ نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ذرا آگے بڑھے تو نائیجر (Niger) کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ سلطان اڑھائی ہزار کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر آئے تھے۔

6/اپریل کی صبح حضور انور Parakou کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں حضور انور نے کنگ آف الاڈا Alladaکے گھر ایک تقریب سے خطاب فرمایا۔ اگلا پڑاؤ داسا (Dassa) میں ہوا، جہاں کنگ آف داسا نے اپنے ماتحت 41 گاؤں کے بادشاہوں، اماموں اور لوگوں کے ساتھ حضور انور کو بڑے والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی ہے کہ:

وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (تذکرہ۔صفحہ 112)

28/اکتوبر 2013ء کو حضور انور نیوزی لینڈ تشریف لائے اور 29/اکتوبر کو نیوزی لینڈ کی قدیم ترین قوم ماؤری (Maori) کے بادشاہ کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیوزی لینڈ آنے کا پروگرام بنا تو ماؤری بادشاہ کی مرائے کی کونسل نے، اپنے بادشاہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعتی وفد کو مرائے آنے کی دعوت دی اور بادشاہ کی منظوری کے بعد یہ اطلاع دی گئی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے ایسے استقبال کا انتظام کیا جا رہا ہے جو کہ ماؤری روایات کے مطابق کسی سربراہ حکومت یا کسی بڑے قبیلہ کے بادشاہ کے لئے مخصوص ہے۔ اسی طرح ماؤری سنٹر مرائے پر ماؤری جھنڈے کے ساتھ لوائے احمدیت لہرائے جانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

جیسے ہی حضور انور کی کار گیٹ پر رکی، بادشاہ کے خاص چیف جو کہ بادشاہ کا بیٹا تھا نے حضور انور کو اندر آنے کی دعوت دی۔ گیٹ کے اندر داخل ہوتے ہی ماؤری کلچر کے مطابق تین جنگجو نوجوان اپنے روایتی ہتھیاروں کے ساتھ آگے بڑھے اور جنگی انداز میں، اپنی روایت کے مطابق چیلنج کیا کہ آیا آپ لوگ امن کے لئے آئے ہیں یا جنگ کے لئے، تینوں نوجوانوں نے جب یہ تسلی پالی کہ آنے والے امن کی خاطر آئے ہیں تو ایک نوجوان نے ایک تراشیدہ خنجر نما لکڑی کے ٹکڑے کو علامت کے طور پر حضور انور کے سامنے رکھ دیا کہ تم امن کے لئے آئے ہوئے۔ تو ہم اپنا ہتھیار پیش کرتے ہیں۔ اس ہتھیار کو دائیں ہاتھ سے اٹھانا اس بات کی نشانی ہوتا ہے کہ ہم امن اور دوستی کے لئے آئے ہیں۔ چنانچہ صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ نے اس لکڑی کے ہتھیار کو دائیں ہاتھ سے اٹھانے کے بعد، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دائیں ہاتھ میں پکڑایا۔ اس کے بعد بڑی شان اور بڑی عزت و احترام سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مرائے (Marae) میں لے جایا گیا۔ حضور انور کی آمد پر ماؤری بچوں اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں اپنی ماؤری زبان میں استقبالیہ گیت پیش کیا اور خوش آمدید کہا۔

بادشاہ اگرچہ عموماً اس تقریب میں شامل نہیں ہوتا اور دوسرے ماؤری چیف ہی مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں۔ لیکن آج حضور انور کے استقبال کے لئے منعقدہ اس تقریب میں بادشاہ اپنی ملکہ کے ساتھ شامل ہوا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اس جگہ میں بٹھایا گیا جو سب سے مقدس سمجھی جاتی ہے اور بادشاہ اس جگہ بیٹھ کر ایسی تقریبات کی صدارت کرتا ہے۔

بعد ازاں ماؤری سرکردہ افراد نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔ ان مقررین نے اپنے خطابات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مرائے (Marae) آمد پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور حضور انور کے لئے تعریفی کلمات کہے۔ ایک چیف نے کہا کہ آج عزت مآب خلیفۃ المسیح کے آنے کی وجہ سے ہماری شان میں اضافہ ہوا ہے اور حضور انور کا یہاں آنا ہمارے لئے باعث عزت ہے اور اس سے ہمارے تعلقات اور پختہ ہوں گے۔ ہر ایڈریس کے بعد کچھ لوگ کھڑے ہو کر اپنا روایتی استقبالیہ گیت پیش کرتے تھے۔

ایک نظم کے بعد ماؤری پروٹوکول کے مطابق بادشاہ نے آگے بڑھ کر حضور انور سے مصافحہ کیا۔ اسی طرح دیگر ماؤری Elders اور موجود لوگ باری باری جماعت کے وفد سے ملے اور اپنی دوستی اور تعلق کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور وفد کے اراکین کو مرائے کے اس ہال میں لے جایا گیا۔ جہاں قیمتی نوادرات وغیرہ رکھے ہوئے ہیں اور ماؤری بادشاہوں کی تصاویر آویزاں کی گئی ہیں۔ یہاں بھی صرف خاص الخاص مہمانوں کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ اسی ہال میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ماؤری کنگ حضور انور کے ساتھ بیٹھا رہا۔ حضور انور اس سے گفتگو فرماتے رہے۔

بعد ازاں بادشاہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مختلف نوادرات دکھائے، ان میں مختلف جنگی آلات بھی تھے اور دوسری ایسی اشیاء بھی تھیں جو گزشتہ سالہا سال سے ان قبائل کے ورثہ میں چلی آ رہی ہیں۔

بعد ازاں ماؤری روایات کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس ہال سے باہر ملحقہ برآمدے میں لے جایا گیا جہاں آج کے اس استقبال کا پروگرام منعقد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماؤری بادشاہ کو قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ کا تحفہ دیا اور کرسٹل سے بنا ہوا مینارۃ المسیح دیا۔ ماؤری بادشاہ نے بھی حضور انور کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختصر خطاب میں ماؤری بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں ماؤری بادشاہ کا بیٹا اور بعض دیگر ماؤری سرکردہ حکام حضور انور کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے اور حضور انور کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔25نومبر2013ء)

2نومبر 2013ء کو نیوزی لینڈ کی پہلی مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے سلسلہ میں تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ماؤری بادشاہ نے بھی شرکت کی۔

بعد ازاں ماؤری بادشاہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے داخلی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں ماؤری بادشاہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی اور اپنی روایت کے مطابق ناک سے ناک لگا کر حضور انور سے ملے اور تصویر بنوائی۔ اخبارات کے جرنلسٹ اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے موقع پر تصاویر بنائیں اور اگلے روز اخبار Sunday Star Times نے اپنے فرنٹ پیج پر بڑے سائز میں یہ تصویر شائع کی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2دسمبر2013ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ''وہ بادشاہ آیا'' کے مطابق ایک طرف حضور انور ان بادشاہوں کو اسلام احمدیت کا پیغام دے رہے ہیں اور دوسری طرف یہ بادشاہ محبت اور خلوص کے جذبات لے لے کر آ رہے ہیں اور انشاء اللہ ان کے رابطوں سے نئے جہان پیدا ہوں گے جو احمدیت اور انسانیت کے لئے نئی خوشیوں کا سامان لے کر آئیں گے۔

وسع مکانک

''وسع مکانک''، یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کا الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 3 دفعہ ہوا۔ 1882ء، 1903ء، 1907ء۔

چنانچہ یہ الہام جماعت کی زندگی کے ہر دن میں پورا ہو رہا ہے۔ قادیان کی وسعت سے لے کر ربوہ کی تعمیر تک، بیرون پاکستان کے تمام مشنز، مساجد، جماعت کی مرکزی اور ذیلی تنظیموں کی جائیدادیں، جلسہ گاہ وغیرہ سب اسی الہام کے تابع ہیں اور ان میں توسیع کا عمل بھی جاری ہے۔ صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 15 فروری 2014ء کو طاہر ہاؤس لندن میں نئے ویئر ہاؤس اور مرکزی دفاتر کے نئے بلاک کا افتتاح فرمایا۔ 2002ء میں خریدی جانے والی اس عمارت میں 8 شعبے اور 9 کارکن تھے۔ اب 20 شعبہ جات اور 80 کے قریب کارکنان اور رضا کار ہیں۔ ان میں الفضل انٹرنیشنل، التقویٰ، رقیم پریس، ریویو آف ریلیجنز، ایم ٹی اے اور اشاعت کے شعبہ جات شامل ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔28مارچ2014ء)

لنگر خانوں میں وسعت

1874ء کے ایک رویا میں ایک فرشتہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نان دیتے ہوئے کہا:

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔
(نزول المسیح۔ روحانی خزائن، جلد18، صفحہ 207)

ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں انہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے ہے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لئے ہے۔ (سیرت المہدی، جلد3، صفحہ 885۔ تذکرہ۔ صفحہ 678)

جماعت کی تاریخ میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب حضرت مسیح موعود کا لنگر بند ہوا ہو یا کوئی کمی آئی ہو۔ پہلے صرف مرکز خلافت میں یہ لنگر تھا اب تو ہر بڑی جماعت اور ہر بڑے شہر میں یہ لنگر وسعت پذیر ہے۔ جماعت کی افرادی قوت اور سرگرمیوں کی وجہ سے لنگر بڑھ رہے ہیں۔

اس وسعت کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رؤیا میں بھی ہے۔

یہ رویا غالباً فروری 1954ء کی ہے۔

فرمایا: میں نے دیکھا کہ قادیان میں ایک نیا لنگر خانہ بنا ہے نہایت وسیع اور شاندار ہے میں اس کے معائنہ کے لئے گیا ہوں۔ سامان کا کمرہ اتنا وسیع ہے کہ بندرگاہوں کے بڑے گودام بھی اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتے ہیں کوئی دو اڑھائی سو گز لمبا اور کوئی ڈیڑھ سو گز چوڑا وہ کمرہ ہے۔ سامان کو گرد و غبار سے بچانے کے لئے چھت سے زنجیروں سے بندھے ہوئے پھٹے لٹکے ہوئے ہیں جن پر اجناس کی بوریاں دھری ہیں شاید لاکھوں کی ضیافت کا سامان ہے اس کے علاوہ دور تک تنوروں اور چولہوں کے لئے جگہ بنی ہوئی ہے اور دیگر اشیاء کے سٹور ہیں ایک بڑے قصبہ کے برابر وہ لنگر خانہ ہے اس وقت میں کہتا ہوں کہ موجودہ ضرورتوں کے مطابق میں نے یہ لنگر خانہ بنوایا ہے جب ضرورت بڑھ جائے گی میں اسے اور بڑھا دوں گا اس وقت مجھے معاً خیال آیا کہ اور جگہ کہاں ہے مگر پھر ذہن میں آیا کہ اور جگہ ہے اور اس لنگر کو اس طرف بڑھایا جا سکتا ہے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 ستمبر 1954ء، صفحہ 3 بحوالہ رؤیا و کشوف سیدنا محمودؓ صفحہ 524)

قادیان اور ربوہ میں لنگر خانوں میں اس دور میں بے پناہ وسعت پیدا ہوئی ہے۔ ربوہ میں 7 منزلہ نئی عمارت اس رویا کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اب تو اللہ کے فضل سے قادیان، ربوہ، لندن اور جرمنی میں روٹی پلانٹ بھی لگ گئے ہیں۔ جو صرف احمدیوں کی نہیں کثیر تعداد میں آنے والے مہمانوں کی ضرورت بھی پوری کر رہے ہیں۔

حضور نے 4 ستمبر 2015ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

قادیان ہی نہیں بلکہ قادیان سے باہر بھی دنیا کے کئی ممالک میں آپ کا لنگر چل رہا ہے۔ اُس وقت تو شاید دو تین تنوروں پر روٹی پکتی ہو اور لنگر چل رہا تھا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے لنگروں میں روٹی کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ قادیان میں بھی، ربوہ میں اور یہاں لنگر میں بھی لاکھوں روٹیاں ایک وقت میں پکتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہاں جلسہ پر جو انتظامات ہیں ان میں بڑا وسیع لنگر کا انتظام ہے۔ جیسا کہ میں پہلے پچھلے جمعہ ذکر کر چکا ہوں، اس دفعہ بہت سارے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ اخباری نمائندے آئے ہوئے تھے۔ وہ لنگر کے انتظام کو دیکھ کے، کھانا پکتے دیکھ کے، روٹی پلانٹ کو دیکھ کے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔ مشین کی روٹی ساروں کو پسند آئی۔ ایک جرنلسٹ جو دیکھ رہے تھے انہوں نے وہاں کھڑے کھڑے کھانے کی خواہش کی۔ انہیں روٹی دی گئی تو ان کو بڑی پسند آئی اور کھا گئے۔ پھر انہوں نے کہا اور کھا سکتا ہوں؟ تو احمدی نے جو اُن کے ساتھ تھے کہا کہ بیشک کھائیں، جتنی مرضی کھائیں کیونکہ یہ مسیح کا لنگر ہے یہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

پس کیا وہ زمانہ تھا کہ ایک مہمان آتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے دے دیتے تھے اور خود فاقہ کرتے تھے اور کہاں آج کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں لوگ آپ کے دستر خوان سے کھانا کھا رہے ہیں اور یہ بھی انتہا نہیں ہے۔ ابھی تو ان لنگروں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ لاکھوں لوگوں نے، کروڑوں لوگوں نے آپ کے دستر خوان سے کھانا کھانا ہے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 20 اکتوبر 2015ء)

اسی طرح جرمنی اور لندن میں دیگیں دھونے کی مشینیں بھی بنائی گئی ہیں جو اس شعبہ کے ماہرین کے لئے بھی تعجب کا موجب ہیں۔

افرادی قوت میں اضافہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد17، صفحہ 182)

جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔
(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 250)

اس الہام کے تابع بھی جماعت کی افرادی قوت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1993ء میں عالمی بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا تھا۔ 2015ء کی عالمی بیعت کی تقریب میں 5 لاکھ 67 ہزار 9 احمدیوں نے بیعت کی توفیق پائی۔
(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2 ستمبر 2015ء)

ذرائع سفر کی ترقیات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 1920ء میں برطانیہ میں دعوت الی اللہ میں مصروف تھے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو امریکہ میں احمدیہ مشن کھولنے کا ارشاد فرمایا اور آپ 26 جنوری 1920ء کو انگلستان سے روانہ ہوئے اور 15 فروری کو فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امریکہ سے ایک مضمون جلسہ سالانہ 1920ء پر سنانے کے لئے بھیجا جو 28 دسمبر کو سنایا گیا۔ اس میں اپنے سفر اور جہاز کی تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جہاز کی سواری بالخصوص ایسے ایام میں جب کہ ہوا تیز ہو۔ میرے واسطے ایک مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ اتفاق سے مجھے ایسا جہاز ملا۔ جس نے بعض سرکاری ضرورتوں کی خاطر اِدھر اُدھر کے بندرگاہوں میں اتنے چکر لگائے کہ پانچ روز کا سفر انیس روز میں طے ہوا۔ ہوا تیز تھی۔ اس واسطے جہاز کی حرکت سے سر کا چکرانا۔ جی متلانا۔ قے ہونا اور کئی قسم کی تکالیف ہوئیں۔ کئی دن بستر سے سر اٹھانا مشکل ہو گیا اول تو کچھ کھانے کی خواہش ہی نہ ہوتی۔ اور جو کچھ تھوڑا بہت کھایا جاتا وہ بھی لیٹے ہی لیٹے۔ اس سے بڑھ کر دوسری تکلیف یہ کہ جہاز میں جو کچھ کھانا ملتا۔ اس میں سے گوشت اور گوشت سے بنی ہوئی اشیاء شوربا وغیرہ سب چھوڑنی پڑتی۔ کیونکہ وہ مشکوک تھیں۔

ان سب حالات کو دیکھ کر اور پھر اس کے ساتھ راہداری کی تکالیف کو پا کر مجھے بارہا خیال آیا کہ ہمیں ایک اپنا احمدیہ جہاز بنانا چاہئے جو ہمارے مشنریوں کو مختلف ممالک میں پہنچائے اور احمدیوں کو حج کے واسطے بمبئی سے جدہ لے جائے اور حسب گنجائش احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسافر بھی سوار ہوں۔ یہ جہاز بڑے سائز کا ہونا چاہئے تا کہ اس میں جنبش کم ہو۔ اور آج تک جس قدر ترقیات جہاز سازی میں ہو چکی ہیں۔ وہ سب اس میں شامل ہونی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر اُمید رکھتا ہوں کہ وہ دن دُور نہیں کہ ایسا جہاز تیار ہو جائے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 17 جنوری 1921ء)

اس خواہش کی بازگشت 1924ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر یورپ میں سنائی دیتی ہے۔ جب حضور نے بذریعہ بحری جہاز بمبئی سے سفر یورپ شروع کیا۔ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر یورپ کی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

چونکہ ہماری قوم کو اب انشاء اللہ جہازی سفروں کا کثرت سے موقع ملنے والا ہے کیونکہ حضور کا منشاء ہے کہ جہاز اپنے بنوائے جائیں تا کہ تجارتی اور تبلیغ اغراض میں معاون ہو سکیں۔
(سفر یورپ 1924ء، صفحہ 37)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1936ء کی مجلس مشاورت میں ایک عجیب رنگ میں اس خواہش کا اظہار کیا۔

میں نہیں جانتا کہ دوسرے دوستوں کا کیا حال ہے لیکن میں تو جب ریل گاڑی میں بیٹھتا ہوں میرے دل میں حسرت ہوتی ہے کہ کاش! یہ ریل گاڑی احمدیوں کی بنائی ہوئی ہو اور اس کی کمپنی کے وہ مالک ہوں اور جب میں جہاز میں بیٹھتا ہوں تو کہتا ہوں کاش! یہ جہاز احمدیوں کے بنائے ہوئے ہوں اور وہ ان کمپنیوں کے مالک ہوں۔ (خطابات شوریٰ، جلد2، صفحہ 79)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی خواہش کو حیرت انگیز اور عجیب رنگ میں پورا فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ صد سالہ خلافت جوبلی سال کے دوران دورہ امریکہ 2008ء کے بعد جس جہاز سے کینیڈا تشریف لے گئے اسے خلافت فلائٹ کا نام دیا گیا۔ یہ سفر 24 جون 2008ء کو Continental ایئر لائن پر کیا گیا۔ منعم نعیم

صاحب (نائب امیر یو ایس اے) اس ایئرلائن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔

اس جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 27 تھی۔ جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا اس پر صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو (Logo) بنا ہوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔ بورڈنگ کارڈ کے اوپر لکھا ہوا تھا "Khilafat Flight" اور ایک حصہ پر Ahmadiyya ... Community لکھا ہوا تھا اور نچلے حصہ میں "Khilafat Centenary Celebration" کے الفاظ درج تھے۔

جہاز کی روانگی کے بعد منعم نعیم صاحب نے جہاز کے سٹاف کی طرف سے یہ اعلان کیا۔

''خاکسار منعم نعیم پیارے آقا کی خدمت میں، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں السلام علیکم اور خوش آمدید کہتا ہے۔ ہم اس وقت پیارے آقا کے ہمراہ ''خلافت احمدیہ'' کی فلائٹ 2008ء پر ٹورانٹو کی جانب رواں دواں ہیں۔ یہ فلائٹ کانٹی نینٹل ایئرلائن کی چارٹرڈ ڈویژن کی جانب سے چلائی جارہی ہے۔ آپ اس وقت برازیلین کمپنی Embrey E.R.J. کے تیار کردہ جہاز پر سفر کررہے ہیں۔ اس طرح کے 250 جہاز کانٹی نینٹل ایئرلائن کے Fleet میں ہیں۔ اس کے علاوہ 350 بڑے جہاز جن میں بوئنگ 777، بوئنگ 767، بوئنگ 757 اور بوئنگ 737 کے ماڈل ہمارے Fleet میں شامل ہیں۔ کانٹی نینٹل ایئرلائن اس وقت دنیا کی چوتھی بڑی ایئرلائن ہے۔

اس سفر کی تفصیلی روئیداد روزنامہ الفضل ربوہ 11 جولائی 2008ء میں شائع ہوچکی ہے۔

مساجد کی تعمیر

علامہ برزنجی تحریر فرماتے ہیں:

مہدی ساری دنیا کو اسی طرح فتح کریں گے جس طرح ذوالقرنین اور سلیمان علیہ السلام نے فتح کیا تھا۔ وہ تمام آفاق میں داخل ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں آتا ہے۔ اور وہ سب شہروں میں بیوت الذکر بنائیں گے۔

(الاشاعة لاشراط الساعه از محمد بن رسول الحسینی البرزنجی۔ بیروت : دارالکتب العلمه، صفحہ 106)

خلافت خامسہ میں حضور نے مساجد کی تعمیر کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی میں 100 بیوت الذکر کی تحریک فرمائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت فرمائی اور اب جرمنی میں 40 کے قریب مساجد مکمل ہوچکی ہیں۔ جرمنی میں ہی حضور نے برلن مسجد بیت الذکر کی بنیاد رکھی جس کی ابتدائی تحریک خلافت ثالثہ میں ہوئی تھی مگر مختلف وجوہ کی بناء پر یہ تعمیر نہ ہوسکی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 2 جنوری 2007ء کو مسجد خدیجہ برلن کا سنگ بنیاد رکھا۔

100 مساجد کی یہی سکیم حضور نے افریقن ملکوں میں بھی عطا کی تھی۔ چنانچہ کئی ممالک میں یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔

حضور نے کینیڈا میں کئی مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ کیلگری کی مسجد بیت النور کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

فرانس کی پہلی مسجد بیت الذکر کا سنگ بنیاد 26 جنوری 2007ء کو اور کمبوڈیا کی پہلی مسجد بیت الذکر نورالدین کا افتتاح 17 مارچ 2004ء کو ہوا۔

جن ممالک میں جماعت کی مساجد نہیں تھیں یا صرف ایک مسجد تھی حضور نے ان میں مساجد بنانے اور اضافہ کی تحریک فرمائی۔ ان میں خصوصیت سے ناروے پرتگال، سپین اور ہالینڈ شامل ہیں۔

اس طرح خلافت خامسہ میں 3000 نئی مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور بہت سی بنی بنائی ملی ہیں۔ کئی ممالک میں پہلی دفعہ مسجد تعمیر ہوئی۔ اس میں آئرلینڈ، مڈغاسکر، برازیل، جاپان بھی شامل ہیں۔

عالمی بیعت خلافت

خلافت خامسہ میں جماعتی ترقیات کی پہلی اینٹ انتخاب خلافت کے چند لمحوں بعد رکھی گئی۔ جب مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کل عالم کے احمدیوں نے اجتماعی بیعت کرکے مذاہب عالم اور خلافت کی تاریخ میں ایک نیا جھنڈا نصب کیا اور یہی پرچم ہمیں خلافت خامسہ کے ہر صبح و شام لہراتا ہوا نظر آتا ہے۔

اسی ضمن میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث رسول ہے۔ ''فتاتیه الخلافة ولم یهرق فیها عجمة من دم''۔

(ناسخ التواریخ لعلامہ مجلسی جلد1 ص186 مطبوعہ ایران)

یعنی مہدی موعود کی خلافت کا قیام نہایت امن پرور ماحول میں ہوگا اور اس کے لئے کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی خون نہیں بہایا جائے گا۔

سبحان اللہ جہاں پچھلی دو صدیاں خون کے طوفان میں گھری ہوئی ہیں وہاں خلافت احمدیہ کا سو سالہ نظام صلح، آشتی اور عالمی اخوت کے پُرامن ماحول میں پروان چڑھ رہا ہے جو سینکڑوں سے بڑھ کر عظیم معجزہ ہے۔

ہومیوپیتھی کی ترویج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عندی معالجات اور 18 اکتوبر 1902ء کو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ شیخ رحمت اللہ کی طرف سے ایک صندوق دوائیوں سے بھرا ہوا آیا ہے۔ جس میں ڈبیاں ہیں۔ شیشیاں ہیں۔

خلافت رابعہ میں ہومیوپیتھی کی بہت ترویج ہوئی اور یہ سلسلہ خلافت خامسہ میں بھی جاری وساری ہے۔ حضور کو ہومیوپیتھی کا ذاتی طور پر بہت شغف بھی ہے اور اللہ نے اس کے اندر شفا بھی رکھی ہے۔ ایک دنیا اس سے مستفید ہورہی ہے۔

جامعہ احمدیہ میں وسعت پذیری

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا بیکراں جذبہ موجزن تھا۔ آپ جماعت کے ہر فرد کو داعی الی اللہ بنانا چاہتے تھے۔ واقفین کی تعداد بڑھانے کی ترغیب بھی دیتے تھے۔ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھتے دیکھتے داعیان الی اللہ کو 20 لاکھ تک پہنچا دیتے تھے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28 اگست 1959ء)

آپ نے جامعہ احمدیہ کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرمایا۔ بیرون ہند اس کی شاخیں کھلنی شروع ہوئیں اور اب ان کی دنیا بھر میں تعداد 14 ہوچکی ہے۔ سینکڑوں بچے ان سے فارغ التحصیل ہوچکے ہیں۔ 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک وقف نو کی بنیاد ڈالی اس میں اب تک 50 ہزار سے زیادہ بچے شریک ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔

20 اگست 2008ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کرتے ہوئے سیدہ امۃ المتین صاحبہ بنت مصلح موعودؓ کی ایک رویا اور اس کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

جامعہ کے بارے میں چند دن ہوئے۔ میر محمود احمد صاحب نے اپنی اہلیہ کی خواب لکھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک جہاز ہے اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ وہ بیٹھی ہوئی ہیں اور جہاز اڑ رہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ ہے اور جہاز اڑتا چلا جارہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ چلتا جارہا ہے۔ ختم نہیں ہورہا۔ تو اس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے۔ جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیش نظر ہوسکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں، امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں تو یہ تو کھلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 ستمبر 2008ء)

الحمدللہ کہ اب خلافت خامسہ میں یہ سلسلہ ترقی پذیر ہے اور نئے نئے ممالک میں جامعہ کا قیام ہورہا ہے اور واعظین، مبلغین اور مربیان سلسلہ کی ایک بڑی تعداد میدان عمل میں پہنچ رہی ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب پورے ہورہے ہیں۔

آفات سماوی

امام مہدی کے ظہور کی ایک علامت کثرت زلازل اور قتل و غارت اور موتا موتی بھی ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو لوگوں کے اختلاف اور زلازل کے وقت آئے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر:10898)

خلافت خامسہ میں اب تک جو بڑے بڑے زلزلے آچکے ہیں ان کی کسی قدر تفصیل یہ ہے۔

☆ 26 دسمبر 2003ء کو ایران میں زلزلہ آیا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے اور زمین تہہ وبالا ہوگئی۔

☆ 26 دسمبر 2004ء میں انڈونیشیا اور بحر ہند میں زلزلہ سے 2 لاکھ 30 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

☆ 8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان اور کشمیر میں زلزلہ آیا جس میں 90 ہزار لوگ مارے گئے۔

☆ 12 جنوری 2010ء کو ہیٹی میں زلزلہ آیا جس میں 2 لاکھ 30 ہزار سے زائد لوگ مارے گئے۔

(باقی صفحہ 33)

جلسہ سالانہ کی تاریخ سے چند دلچسپ واقعات

جستہ جستہ

محترمہ امتہ الباری ناصرؔ صاحبہ ایم اے

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے لیے سرمائی بستروں کی کمی تھی۔ نبی بخش نمبردار نے حضرت اقدس سے بستر منگوا کر مہمانوں کو دیئے۔ ان بستروں میں حضرت اقدس کا بستر بھی چلا گیا۔ حضور کے لیے ایک اور بستر منگوایا گیا۔ حضور نے فرمایا یہ کسی دوست کو دے دو۔ میرا کیا ہے مجھے تو اکثر رات کو نیند نہیں آتی۔ سردی کی وہ رات حضور نے اس طرح گزاری کہ ایک صاحبزادہ پر، جو غالباً حضرت مصلح موعود تھے، ایک شتری چوغہ اوڑھایا ہوا تھا، اور خود حضور بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور اس طرح وہ رات گزر گئی۔ (مضامین مظہر، صفحہ 9)

آپ مسکرا رہے تھے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ناقل) نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے کیونکہ اب اخراجات کے لیے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو اس وقت مسکرا رہے تھے واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرہ میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشان دیکھنے کے بعد بعض دفعہ بدظنی سے کام لیتا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر کے لئے روپیہ نہیں اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی میں اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے مگر جب گھر آکر اسے کھولا تو اس میں سے کوئی سو روپیہ نکل آیا۔

(تفسیر کبیر، جلد نہم، صفحہ 341)

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ والدہ صاحبہ نے فرمایا شروع میں سب لوگ لنگر سے ہی کھانا کھاتے تھے خواہ مہمان ہوں یا یہاں مقیم ہو چکے ہوں مقیم لوگ بعض اوقات اپنے پسند کی کوئی خاص چیز اپنے گھروں میں پکا لیتے تھے مگر حضرت صاحب کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ اگر ہو سکے تو ایسی چیزیں بھی ان کے لیے آپ ہی کی طرف سے تیار ہو کر جاویں اور آپ کی خواہش رہتی تھی کہ جو شخص جس قسم کے کھانے کا عادی ہو اس کو اسی قسم کا کھانا دیا جا سکے۔ (سیرت حضرت اماں جان، صفحہ 676)

جن کا خیال و گمان نہ تھا

ایک دفعہ مارچ 1905ء کے مہینے میں بوجہ قلت آمدنی لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی۔ 5 مارچ 1905ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت کام آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعے سے اور کیا براہِ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 346)

جماعت کی ترقی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1907 کے جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے تو جلسہ پر آنے والے مہمان بھی آپ کے ساتھ چل پڑے۔ راستہ میں لوگوں کے پاؤں کی ٹھوکریں لگنے کی وجہ سے آپ کی جوتی بار بار اتر جاتی اور کوئی مخلص آگے بڑھ کر آپ کو جوتی پہنا دیتا جب بار بار ایسا ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری زندگی ختم ہونے کے قریب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جو ترقی مقدر کی ہے وہ اس نے ہمیں دکھا دی ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 8 دسمبر 1958ء)

بنفسِ نفیس

میری آنکھ نے پھر ایک حیرت افزا چیز دیکھی جو کانوں کے ذریعے پیش ہوئی تھی۔ حضرت اماں جانؓ بہ نفسِ نفیس لنگر خانہ میں تشریف لے جاتی ہیں اور وہاں کے انتظامات کو دیکھتی ہیں اور اپنی تسلی کرتی ہیں پھر اپنے ذاتی اخراجات سے ایک پلاؤ کی دیگ مہمان خواتین کے لئے تیار کرواتی ہیں۔ سوال پلاؤ کی ایک دیگ کا نہیں اکرامِ ضیف کے اس وصف کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجیت کے ساتھ آپ کو ملا۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اماں جانؓ کی سیر کا باب بہت وسیع اور اس کی شاندار مثالیں بے شمار ہیں۔...

پھر یہی نہیں آپ اسٹیشن پر تشریف لے جاتی ہیں اور اپنی موٹر کو اس وقت مہمان عورتوں کو شہر لے جانے کے لیے پیش کر دیتی ہیں اور خود اسٹیشن پر کھڑی رہتی ہیں۔

(نوٹ: از حضرت یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الحکم قادیان۔ 14 جنوری 1934ء)

جو دوڑ رہے ہیں

اندازاً 1925 کا واقعہ ہے کہ:

ایک دفعہ قادیان جلسے کے موقع پر گیا ہوا تھا۔ آپ (حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ناقل) جلسہ گاہ سے آکر نماز مغرب وعشا مسجد مبارک میں پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا آج میں جلسہ گاہ میں جانے کے لئے موٹر میں سوار ہو کر سڑک کے راستے جا رہا تھا اور لوگ مولوی شیر علی صاحبؓ کے مکان اور شفا خانہ نور کے پاس پگڈنڈی کے راستے جا رہے تھے میری موٹر کی آواز سن کر پگڈنڈی پر جانے والے لوگوں میں سے کچھ لوگ دوڑنے لگے تا جلدی سے جلسہ گاہ پہنچ جائیں۔ میں نے ان کی طرف دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ اے خدا! جو لوگ دوڑ رہے ہیں تیرا فضل بھی ان پر دوڑ کر آوے۔ لیکن الٰہی تصرف عجیب رنگ میں ظاہر ہوا کہ دوڑنے والوں میں سے بعض لوگ ہلکے چلنے لگ گئے اور ہلکے چلنے والوں میں سے بعض لوگ دوڑنے لگ گئے۔

(تجلی قدرت از الحاج مولوی قدرت اللہ سنوریؓ۔ صفحہ 138)

میری مریم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک مضمون 'میری مریم' میں حضرت سیدہ امِ طاہر صاحبہ مرحومہ کا محبت بھرا ذکر فرماتے ہوئے ان کے نمایاں وصفِ مہمان نوازی کو بایں الفاظ خراجِ تحسین پیش فرماتے ہیں۔

مہمان نواز انتہا درجہ کی تھیں ہر ایک کو اپنے گھر میں جگہ دینے کی کوشش کرتیں اور حتی الوسع جلسہ کے موقع پر گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کا لنگر سے کھانا نہ منگواتیں خود تکلیف اٹھاتی۔ بچوں کو تکلیف دیتیں لیکن مہمان کو خوش کرنے کی کوشش کرتیں۔ بعض دفعہ اپنے پر اس قدر بوجھ لا لیتیں کہ میں بھی خفا ہوتا کہ آخر لنگر خانہ کا عملہ اسی غرض کے لیے ہے تم کیوں اس قدر تکلیف میں اپنے آپ کو ڈال کر اپنی صحت برباد کرتی ہو آخر تمہاری بیماری کی تکلیف مجھے ہی اٹھانی پڑتی ہے مگر اس بارہ میں کسی نصیحت کا ان پر اثر نہ ہوتا۔ کاش اب جبکہ وہ اپنے رب کی مہمان ہیں ان کی یہ مہمان نوازیاں ان کے کام آجائیں اور وہ کریم میزبان اس وادیٔ غربت میں بھٹکنے والی روح کو اپنی جنت الفردوس میں مہمان کر کے لے جائے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 12 جولائی 1944ء)

جلسوں پر بھی وہی ہماری میزبان ہوتی تھیں۔ حالانکہ جلسہ سالانہ پر ان کی مصروفیات کا جو عالم ہوتا تھا اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صبح کا ناشتہ وہ جلسہ گاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں کرتی تھیں۔ جلسہ سالانہ پر دارالمسیح کے اندر اور باہر یعنی پورے قادیان میں مہمان ہوتے تھے مگر موصوفہ کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ہر شخص سمجھتا تھا کہ ان کی تمام تر توجہ وعنایات کا واحد مرکز صرف اس کی ذات ہے جلسہ گاہ کا انتظام اُن کی پُر جوش اور دبنگ آواز کا مرہونِ منت ہوتا تھا ورنہ گاؤں سے جمع شدہ مجمع کو سنبھالنا آسان امر نہیں۔

(روایت از محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن۔ سیرت اُمِ طاہر، صفحہ 113)

ایک بابرکت رؤیا

غالباً 1919 کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ کی تقریب پر قادیان پہنچا رات کو میں نے رؤیا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں رہتا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قیام گاہ بھی دارالمسیح ہی ہے اس وقت حضرت ابراہیمؑ نے مجھے ایک ڈبیہ جو خالص مشک سے بھری ہوئی تھی عطا فرمائی۔ میں نے اس میں سے کچھ مشک کھالی اور پھر اس ڈبیہ کو جیب میں ڈال لیا۔ یہ مشک بہت ہی عمدہ اور خوش ذائقہ تھی اس کے بعد میں حضرت ابراہیمؑ کے سامنے آیت اِنِی جاعِلک لِلناسِ اِماماً پڑھ کر عرض کرتا ہوں کہ منصب امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس وقت جب میں نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیمؑ کی جگہ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظر آئے۔ دوسرے دن جلسہ سالانہ میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کا پُر معارف لیکچر جو عرفانِ الٰہی کے موضوع پر تھا ہوا نماز ظہر وعصر کے بعد حضور کا لیکچر شروع ہوا اور عشا کے وقت تک جاری رہا جب تقریر ختم ہوئی تو حضورؓ نے اونچی آواز سے میرا نام لے کر ارشاد فرمایا کہ مولوی غلام رسول راجیکی صاحبؓ نمازِ مغرب وعشا پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں۔ اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔

(روایت از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ۔ حیاتِ قدسی صفحہ، 120)

دعا میں شرکت

جلسہ سالانہ 1950ء کے موقع پر جب آپ (حضرت غلام رسول راجیکی صاحبؓ، اصحابِ احمد، جلد ہشتم، صفحہ 42) نے قافلہ زائرین کو تکیہ کمال الدین کے پاس ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں تو آپ نے کشف میں حضرت اقدسؑ کی زیارت کی پھر جب قادیان میں داخل ہو کر (حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) کے مزار پر قافلہ درویشاں سمیت آپ نے دعا کرائی تو پھر آپ نے کشف دیکھا کہ حضرت اقدسؑ تشریف لائے ہیں اور حضور کے دستِ مبارک میں ایک طشت پلاؤ کا ہے اور حضور نے وہ طشت آپ کو پکڑا دیا اسی طرح اس جلسہ سالانہ میں مسجد اقصیٰ میں آپ دعا کر رہے تھے تو پھر آپ پر کشفی حالت طاری ہوگئی آپ نے دیکھا کہ حضرت اقدسؑ بھی دعا میں شریک ہوئے ہیں۔

وہ چاند سے مکھڑے والا

میرے دل نے خواہش کی کہ حضور سیدنا مسیح پاک کو دور سے تو دیکھ لیا ہے مگر نزدیک بیٹھ کر دیکھنے کا موقع مل جائے تو کیا ہی خوش قسمتی ہے ابھی اس خیال ہی میں مسجد اقصیٰ کے آخری حصہ میں نماز جمعہ کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ وہ چاند سے مکھڑے والا خوشبو سے معطر دلبر آتا ہے اور عین میرے اور میرے بھائی حافظ ملک محمد صاحب کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور میں شکر مولیٰ میں لگ جاتا اور حیرت میں پڑ جاتا ہوں کہ یہ ناچیز بندہ اور یہ انعام الٰہی یہ میرے دل کی خواہش تھی یا بجلی کی تار تھی کہ جس نے بندہ نواز کے دل پر اثر کیا اور بندہ کے پاس لا بٹھایا مجھے اس جلسہ (1907ء) میں حضرت اقدسؑ کی دونوں روز دونوں تقاریر سننے کا موقع ملتا ہے۔ ایک روز حضور سیر کے لئے قصبہ سے باہر تشریف لے جاتے ہیں اور بالارادہ بڑے بازار میں سے اپنے گرد بھیڑ سمیت باہر چلے جاتے ہیں تا کہ قادیان کے ہندو ساکنین کو یہ نظارہ دکھلایا جائے کہ یہ چھوٹا سا گاؤں اور یہ جم غفیر اور یاد کرایا جائے کہ حضور کا الہام یا تون من کلِ فج عمیق کیسی صداقت کے ساتھ پورا کیا ہے۔

(روایت از ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحبؓ۔ اصحاب احمد۔ جلد ہشتم، صفحہ 90)

شہادت کی انگلی کی شہادت

جلسہ سالانہ 1908ء سے چار پانچ روز پہلے حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ، منشی امام الدین پٹواری صاحبؓ کے پاس آئے اور حضرت میاں صاحب (حضرت مصلح موعودؓ) کا پیغام دیا کہ جلسہ سالانہ کے لیے لکڑی کا انتظام کریں۔...

منشی صاحب کی طبیعت بہت جوشیلی تھی فوراً لکڑی کے انتظام میں مشغول ہوگئے۔ اور تین چار دن میں حسبِ ضرورت لکڑی بھجوادی۔ سارا سارا دن خود کھڑے رہ کر لکڑی کٹواتے اور گڈوں پر لدوا کر قادیان بھیجتے۔ خود بڑھیوں کے ساتھ لکڑی کٹوانے میں مدد دے رہے تھے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کٹ گئی اپنی اولاد کو یہ سارا واقعہ سنا کر خوش ہوا کرتے تھے بعد ازاں مستقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کرنے کے بعد کئی سال تک جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ بطور افسر دیگ بیرون قصبہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔

(روایت از ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحبؓ، اصحابِ احمد۔ جلد ہشتم، صفحہ 102)

قیمتی تحفہ

میں اپنے کمرے میں تنہا لیٹا ہوا تھا۔ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی و شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پیکٹ دیتے ہوئے کہا کہ ابا جان نے قادیان سے آپ کے لئے تحفہ بھجوایا ہے۔ کھول کر دیکھا تو خشک روٹی کے ٹکڑے تھے اور گڑ تھا۔ بانی صاحب نے یہ روٹیاں مہمان خانے سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدا تھا۔ ذرا تصور فرمائیے مرحوم کو دیارِ مسیح سے کیسی عقیدت تھی اور آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔

تحریر مکرم نور عالم صاحب ایم۔اے، امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

روٹی کی لذت

کئی شاید سمجھتے ہوں کہ اتنی لذت نہیں ملتی جتنی ان کی گھر کی روٹی میں ملتی ہے لیکن ہمیں تو بہت لذت آتی ہے۔...

سب سے زیادہ مزے دار روٹی جو میں نے عمر میں کھائی ہے وہ تازہ گرم گرم تنوری روٹی تھی جو جلسہ سالانہ کے تنور سے نکلی اور میں نے بغیر سالن کے کھالی اور ساتھ پانی پی لیا۔ بہت سے کھانے میں نے کھائے ہیں۔ اب بھی اس روٹی کی لذت دل میں سرور پیدا کرتی ہے حالانکہ اس وقت نہ جلسہ ہو رہا ہے اور نہ وہ تنور چل رہا ہے۔

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرمودہ 28 نومبر 1975ء)

روٹی کے ٹکڑے

جناب شیخ عبدالقادر صاحب سوداگرمل لاہور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق رقم طراز ہیں:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے لنگر خانہ میں روٹی ختم ہو چکی تھی۔ اور سیالکوٹ کے کسی معزز زمیندار نے کھانا کھانا تھا اس نے آپؓ کے پاس شکایت کی کہ روٹی ختم ہو چکی ہے۔ اور مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپؓ اسی وقت اس کے ساتھ لنگر خانہ تشریف لے گئے۔ کھانے کی میز پر کافی تعداد میں بکھرے ہوئے بچے کھچے ٹکڑے پڑے تھے ان کو دیکھ کر آپؓ نے فرمایا کہ چودھری صاحب! کھانا تو موجود ہے۔ آیئے میں اور آپ دونوں کھائیں۔ چنانچہ آپؓ نے بعض ٹکڑے اکٹھے کر لئے اور پہلے خود کھانا شروع کر دیئے سالن تو موجود تھا ہی روٹی کے قائم مقام ٹکڑے جمع ہوگئے۔ آپؓ کو دیکھ کر اس معزز مہمان نے بھی وہ ٹکڑے کھانا شروع کر دیئے۔ اللھم صلِ علی محمد و علی اٰلِ محمد۔

(ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ ستمبر و اکتوبر 1961ء)

قوم کے خادم

میاں اللہ دتہ صاحب سپاہی پنشنر سیالکوٹ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

میں ملازمت کی حالت میں ایک دفعہ قادیان جلسہ دیکھنے آیا۔ میں رات کے کسی حصہ میں قادیان پہنچا تھا۔ میں اس وقت ناصر آباد میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ صبح کا وقت تھا کہ میں دودھ لینے کے لئے شہر میں گیا۔ راستہ میں کیا دیکھا کہ احمدیہ اسکول کے پاس حضرت میر صاحبؓ مجھے ملے اور میں نے السلام علیکم کہا۔ آپؓ کا گلا بیٹھا ہوا تھا۔ آپؓ نے السلام علیکم کا جواب دیا اور اشارے سے فرمایا۔ میاں اللہ دتہ آ میرے ساتھ۔ میں اُن کے ساتھ سٹور میں گیا۔ آپؓ نے 5,4 لوٹے اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھا لئے، میں نے بھی لوٹوں کا ایک ٹوکرہ سر پر اٹھا لیا۔ جہاں تک میرا خیال ہے آپؓ افسر جلسہ تھے۔ آگے آگے آپ جا رہے تھے پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا۔ ہم احمدیہ اسکول پہنچے اور لوٹے وضو کرنے کی جگہ پر رکھ دیئے۔ اس طرح لوگوں کے وضو کرنے کی تکلیف دور ہوگئی۔

(ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ ستمبر و اکتوبر 1961ء)

مجھے اب بھی یاد ہے

مجھے اب بھی یاد ہے شروع شروع میں جب جامعہ نصرت کے

میدان میں جلسہ ہوا کرتا تھا۔ غالباً حضرت صاحبؓ کی افتتاحی تقریر کے بعد میں باہر نکلا کیونکہ میں افسر جلسہ سالانہ تھا اور مجھے دوسری ڈیوٹیوں پر جانا تھا۔ ایک صاحب جن کو میں ذاتی طور پر جانتا تھا کہ وہ لکھ پتی تھے یا اس سے بھی زیادہ امیر تھے۔ انہوں نے ہاتھ میں ایک بکس پکڑا ہوا تھا اور ساتھ ان کی بیوی تھی وہ اڈے کی طرف سے چلے آرہے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ تو ابھی پہنچے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا:

آپ کے لئے رہائش کی جگہ مقرر ہے؟

کہنے لگے نہیں، اب جا کر تلاش کروں گا۔

میں نے سوچا یہ اب کہاں تلاش کریں گے۔ ...

میں نے ان سے کہا، آیئے میں آپ کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ میں اپنے گھروں میں ایک جگہ گیا۔ گھر والوں سے پوچھا کوئی کمرہ یا کوئی ڈریسنگ روم خالی ہو مگر پتہ لگا کہ کوئی بھی خالی نہیں۔ پھر ہم دوسرے گھر گئے، حتی کہ تیسرے گھر میں تلاش کرتے کرتے ایک چھوٹا سا غسل خانہ ٹائپ کمرہ تھا، جس میں گھر والوں کی کچھ چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا: کیا یہ کمرہ آپ کے لئے ٹھیک ہے؟ کہنے لگے بڑا اچھا ہے، الحمدللہ، ہم اس میں بڑے آرام سے رہیں گے۔ میں نے وہ کمرہ خالی کروایا۔ دب (دب دراصل بوجوں والی گھاس ہوتی تھی جو کاٹ کر بچھاتے تھے اور جو تکلیف دہ ہوتی تھی۔ پھر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو کہا یہاں چاول اگا، ورنہ پہلے تو یہاں چاول نہیں ہوتا تھا۔) کی ایک پنڈ منگوائی اور وہاں ڈلوادی۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 15 دسمبر 1980ء)

صرف امام کے لئے

پچھلے سال آنے والوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں میں برٹش ایمبیسی اسلام آباد (پاکستان) میں بیٹھا ہوا تھا اور امیگریشن کا آفیسر ایک بوڑھی عورت کے ساتھ انٹرویو لے رہا تھا جو کہ تعلیم یافتہ بھی معلوم نہیں ہوتی تھی، معمر عورت تھی، سادہ سی غریب سی جب اس نے بہت سے سوال کئے اور ویزا دینے لگا تو اچانک اس کو خیال آیا کہ اس سے پوچھوں کہ اس کا کوئی رشتہ دار تو نہیں کیونکہ وہ کہہ رہی تھی کہ میں تو اپنے امام کو ملنے جارہی ہوں۔ اس نے کہا بی بی تمہارا کوئی رشتہ دار بھی وہاں ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں میرا ایک بیٹا ہے فلاں جگہ رہتا ہے تو اسی وقت امیگریشن افسر کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے کہا کہ یہ تو بہانہ بنا رہی ہے۔ اپنے بیٹے کے پاس ٹھہرنے کے لئے اور وہاں سیٹلمنٹ لینے کے لئے جارہی ہوگی۔ یہ بدظنی اس کے دل میں پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ اچھا یہ کیوں نہیں کہتی۔ امام امام کیوں کہہ رہی ہو، یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں اپنے بیٹے سے ملنے جارہی ہوں۔ اس کا جواب سنیئے کہتی ہے۔ درفٹے منہ!! اس طرح بے اختیار اس کے منہ سے درفٹے منہ نکلا کہ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ اس جذبات کی وجہ سے کہتی میرا پتہ تیس سال دا او تھے اے۔ میں مڑ کے اوس پاسے کدی نظر نہیں کیتی۔ میرا امام اے جیدے لئی میں بے قرار ہوگئی آں۔ کس بیٹے کی بات کہہ رہے ہو۔ 30 سال سے میرا بیٹا وہاں ہے میں نے کبھی اس ملک کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ ہاں جب سے میرا امام گیا ہے میں بے قرار ہوگئی ہوں اور بے چین ہوگئی ہوں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جلسہ برطانیہ 1988ء)

سادہ سی ترکیب۔ کامیاب تجربہ

چند سال پہلے میں نے گھر میں ایک بڑی اچھی ترکیب دیکھی تھی، بستر بنانے کی، وہ بڑی سادہ سی ترکیب ہے، اگر اسے اختیار کیا جائے تو وقتی ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔ انہوں نے پرانی کھاد کی بوریاں دھو کر اس سے غلاف بنالئے اور ان میں پرالی بھر لی اور ان کو اوپر نیچے سے ٹھیک کر کے ایک طرف رکھ لیا اور جب ان کے مہمان آئے جن کے پاس بستر وغیرہ نہیں تھے تو ان کو اس کی توشکیں دے دیں اور جو زائد توشکیں ہیں وہ اوپر لینے کے کام آجاتی ہیں چنانچہ اس طرح ڈبل بستر بن گئے۔ میں نے جب ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نہایت ہی کامیاب تجربہ ہے، نرم بھی رہتا ہے اور گرم بھی۔ اس توشک کو دیکھ کر مہمان بہت خوش ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 4 نومبر 1983ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 نومبر 1983ء)

اولاد کے لئے باپ کا گھر

یہاں کا جسمانی دسترخوان یعنی لنگر بھی آپ کی خدا تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے۔ جو نان فرشتہ آپ کے روحانی باپ کو اس کے اور اس کے درویشوں کے لئے دے گیا ہے۔ اس کی بھی قدر کریں اور ان ایام میں خصوصاً درویش صفت بنیں۔ گھر آپ کا ہے اولاد کے لئے باپ کا گھر اپنا ہوتا ہے۔ سال بھر کے بعد بچھڑی ہوئی اولاد باپ کے دسترخوان پر جمع ہوتی ہے تو کس قدر خوش ہوتی ہے خواہ اپنے گھر میں کیسی بھی خوشحال ہو۔ خصوصاً بیٹیاں باپ کے گھر روکھی سوکھی بھی ملے تو اس کو نعمت جان کر خوشی سے کھاتی ہیں۔ وہ خوشی اپنے گھر کبھی محسوس نہیں کرسکتیں تو اس کا بھی خیال رہے کہ آپ ہی مہمان ہیں اور آپ ہی میزبان۔ یہ مبارک روٹی آپ کو مسیح موعود ہی کھلا رہے ہیں۔

(تقریر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، جلسہ سالانہ 1961ء)

تبرک

یہاں اگر خراب روٹی بھی کبھی ملے تو آپ کے لیے ہزار ہا کھانوں سے زیادہ مبارک ہے۔ اور جو اس میں مزہ آپ کو آئے وہ دنیا کی کسی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت میں بھی نہ پائیں۔ اس لنگر کے تو ٹکڑے بھی تبرک ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ لنگر کا کھانا بھی اندر گھر میں پکتا تھا اور جلسہ کی روٹی ہمارے صحن میں پکنا، تو کئی سال تک مجھے بھی یقینی طور پر یاد ہے۔ اس وقت وہ بھی ایک بہت بڑی رونق نظر آتی تھی۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے وسیع سے وسیع تر کیا اور کرے گا۔ اب لنگر کے تنور ایک جگہ کی بجائے کئی جگہ بنتے ہیں اور کئی جگہ سے روٹی تقسیم ہوتی ہے، کام بڑھ گیا ہے۔ مگر آپ ہمیشہ وہی تصور کریں کہ آپ دارالمسیح موعود کے خاص مہمان ہیں۔ آپ میں سے بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پورے گھر کا نام دارالامن آپ کا رکھا ہوا تھا۔ جیسا کہ مختلف کمروں کے نام بیت الذکر اور بیت الفکر وغیرہ آپ نے سنے ہوں گے۔ تو جہاں بھی آپ لوگ اس سلسلہ میں جمع ہوں۔ اپنے کو اسی طرح 'دارالامن' میں سمجھیں اور امن و محبت کو شعار بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنگر بہت محبت سے اپنے مہمانوں کے لئے جاری کیا اور اس کا آپؑ کو بہت خیال رہتا تھا کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں۔ اور اس سے آرام پائیں۔ لنگر کا کام قریباً بہت آخر زمانہ تک آپ کے ہاتھ میں ہی تھا۔ مجھے یاد آتے ہیں وہ دن کہ میاں نجم الدینؓ بھیرہ والے جو منتظم ہوا کرتے تھے۔ آتے اور بتاتے کہ آٹا ختم ہے یا دوسری چیزیں تو آپ جلدی سے جو رقم موجود ہوتی ان کو دیتے اور فرماتے کہ جائیں اور سامان لیں کہیں مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ ایک دفعہ کا خوب یاد ہے مجھے کہ آپ نے جیب اور اپنے رومالوں کی گرہیں کھول کھول روپے پیسے جتنے نکلے میاں نجم الدینؓ کو پکڑا دیئے اور فرمایا بس اس وقت یہی نکلا ہے۔ صرف 32 روپے کچھ آنے اور کچھ پیسے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزار ہا پر نوبت پہنچتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اُس کا شکر کریں اور دعائیں کریں کہ تمام روحانی برکات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ ظاہری لنگر بھی کہ یہ بھی ایک نشان ہے بڑھتا چلا جائے۔

(حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاریخ لجنہ۔ جلد سوم، صفحہ 124)

ایک نصیحت ایک تنبیہ

مستورات میں مہمان نوازی کے فرائض حضرت اُم داؤد صاحبہ 1922ء سے 1951ء تک ادا کرتی رہیں۔ 1952ء کے جلسہ سالانہ پر آپ بیمار تھیں مگر مہمانانِ مسیح کے ساتھ قلبی تعلق کا اندازہ ان کی اس تحریر سے ہوتا ہے جو باوجود بیماری کے آپ نے کارکنات کے لئے تحریر فرمائی۔

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے اس جلسہ کو خیر و خوبی سے اختتام تک پہنچایا اور ہمیں مہمانوں کی خدمت عطا کی، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک لمبے عرصے سے ہم جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کرتے چلے آئے ہیں مجھے وہ دن بھی یاد ہے جب کہ قادیان میں حضرت اماں جانؓ کے مکان کے نچلے حصے میں صرف چند ایک مہمانوں کے سامنے دسترخوان بچھا کر اور قطاریں بنوا کر کھانا کھلوایا کرتے تھے۔ لیکن اب وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہزار ہا کی گنتی میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے اس کام کے لئے ہمیں نوازا اور نہ دنیا میں کروڑوں کروڑ مخلوق بھری پڑی ہے ہم نہ ہوتے تو کوئی اور لوگ اس کام کو سرانجام دینے والے ہوتے۔ اس شکریہ میں کہ اپنے اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ کام نیک نیتی اور اخلاص سے کریں اور آئندہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ لیکن اگر ہماری نیتوں میں اخلاص نہ ہوگا اور ہم اس کام کو آئندہ بہتر بنانے کی کوشش نہ کریں گی تو ہم ثواب سے محروم ہوجائیں گی۔

(تاریخ لجنہ، جلد دوم، صفحہ 296)

(باقی صفحہ 33)

قوم کے لوگو! ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب

جلسہ سالانہ: قبولیتِ دعا کی مبارک ساعتیں

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ۔ ربوہ

اس تاریک ماحول میں جہاں ہر طرف کفر والحاد کی کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ وہاں ایک شمع بھی روشن ہے اور وہ ہے ہمارا جلسہ سالانہ جو خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت کم وبیش سوا صدی سے قائم ہے۔ اور ہر سال نئی برکتیں اور رحمتیں اپنے جلو میں لے کر ہر طرف نورانیت بکھیرتا چلا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی یہ عظیم الشان خصوصیت ہے کہ وہ روحانی انتشار کا ذریعہ ہے۔ الحمدللہ ایک سال کے بعد مرکز میں شمع احمدیت کے پروانے پھر جمع ہو رہے ہیں اور خزاں رسیدہ چمن میں موسم بہار کا آغاز ہو چکا ہے۔ اللہ جلشانہ ملّت اسلامیہ کے اس بابرکت اور پُر کیف اور پُر انوار اور مثالی اجتماع کو ہر اعتبار سے مسلمانانِ عالم کے لئے عموماً اور فرزندان احمدیت کے لئے خصوصاً بہت مبارک کرے۔ آمین ؎

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کو صرف یہی عظمت حاصل نہیں ہے کہ اس موقع پر سیدنا و مرشدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطاب سے نور بصیرت میں اضافہ ہوتا اور مردہ دلوں میں نئی برقی لہر دوڑ جاتی ہے بلکہ اسے یہ عدیم النظیر شان بھی حاصل ہے کہ یہ مقدس اجتماع فخر کائنات سردار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی قوتوں کا زبردست معجزہ اور خدائی نصرتوں کا ایک عظیم تاریخی نشان ہے جو امام وقت حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نمودار ہوا۔ اس ضمن میں ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

حضرت مولوی محمد الیاس خاں (متوفی 1948ء) صوبہ سرحد کے ایک پاک نفس، پیکر صبر وحیا اور صاحب کشف والہام بزرگ تھے جنہیں 1909ء میں چارسدہ میں سب سے پہلے داخل احمدیت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرم خان عبدالسلام خاں صاحب مرحوم (متوفی 22 مارچ 1989ء) حضرت مولوی محمد الیاس خاں کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’کوئٹہ میں عموماً آپ کا قیام حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحبؓ کے گھر ہوتا اور کبھی حضرت ڈاکٹر عبدالمجید صاحبؓ کے گھر پر۔ دن کے وقت شیخ کریم بخش صاحب والد شیخ محمد حنیف صاحب، امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی دوکان پر مجلس لگی رہتی۔ شیخ صاحب کافی غیر احمدی احباب کو بلاتے۔ ...

ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان جاتے ہوئے جب آپ کوئٹہ میں فروکش ہوئے تو ڈاکٹر عبداللہ صاحبؓ نے جو امیر جماعت تھے، حضرت مولوی صاحبؓ سے فرمایا۔ کل خطبہ جمعہ آپ دیں اور دوستوں کو قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کی تلقین کریں۔ کیونکہ گزشتہ سال کے زلزلہ کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوست مالی تنگی کی وجہ سے کم جائیں گے۔ خاکسار بھی اس خطبہ میں شامل تھا۔ آپ نے خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ایسے زوردار الفاظ میں تحریک فرمائی کہ جس سے احباب جماعت کے دلوں میں جلسہ سالانہ پر جانے کا جوش پیدا ہوا اور کافی دوست جلسہ سالانہ پر گئے۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ محمد الیاس کو چند اہم امور درپیش تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوگی مگر تین شرطوں کے ساتھ۔ پہلی یہ کہ تم بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤ اور تین دن کی ان کی دعوت کرو، رہائش کا انتظام کرو (2) صحابہ کرامؓ کو بلاؤ، وہ بھی آئیں (3) خلیفہ وقت کو بھی بلاؤ اور ان سب سے عرض کرو کہ تمہارے لئے رو رو کر دعا کریں۔

میں نے اپنے خدا سے عرض کی میری حقیر حیثیت کو تو خوب جانتا ہے۔ میں تو تین آدمیوں کو تین دن بھی کھانا نہیں دے سکتا اور نہ رہائش کا انتظام کر سکتا ہوں۔ پھر میری حیثیت کیا ہے کہ میں بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤں۔ جواب میں لوگ کہیں گے ہمیں فرصت نہیں۔ پھر صحابہ کرامؓ اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ میرے یہ اہم کام ہیں؟ آپ ان امور کی انجام دہی کے لئے رو رو کر خدا سے میرے لئے دعا کریں۔ ممکن ہے جن امور کو میں اہم سمجھتا ہوں وہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رویا کہ اے اللہ یہ شرائط بہت سخت ہیں۔ ...

یہ شرائط میری وسعت سے باہر ہیں، مجھ پر رحم فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد الیاس یہ سب انتظام میں نے تمہارے لئے کر دیا ہے۔ تم قادیان جلسہ سالانہ پر جاؤ۔ وہاں بیس ہزار احمدی بھی آئیں گے۔ صحابہ کرامؓ بھی آئیں گے، خلیفۂ وقت بھی موجود ہو گا۔ ان کی خوراک اور رہائش کا انتظام بھی میں کروں گا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی اور اختتامی دعا میں جب جلسہ سالانہ کے تمام احباب مع خلیفۂ وقت روئیں گے، تم بھی رونا اور اپنا مدعا پیش کرنا، میں قبول کروں گا۔

آپ نے فرمایا۔ میں احباب جماعت سے پوچھتا ہوں۔ کیا یہ سودا دس پندرہ روپے کے لئے واپسی ٹکٹ (Return Ticket) میں مہنگا ہے؟ کیا تم لوگوں کی کوئی ضروریات نہیں ہیں اور تم ہر چیز سے بے نیاز ہو؟ اٹھو اور جلسہ سالانہ پر جانے کی تیاری کرو کہ یہ وقت پھر ایک سال بعد ہاتھ آئے گا۔ کس کو پتا اس وقت کون زندہ ہوگا؟ ایسے سنہری موقع پر اپنے ہاتھ سے گنوانا کہاں کی عقل مندی ہے؟

(حیات الیاس۔ ناشر ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب انگلینڈ، صفحہ 85-87)

اے طیور ابراہیمی! اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار فرزانو!

اے مسیح محمدی کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!!

یہ وہ جلسہ ہے جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے خالص امر سے رکھی گئی۔ اور اس میں خدائی وعدہ کے مطابق خاص طور پر تیار کردہ قومیں آن ملتی ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ الٰہی نصرت سے موید اقلیم خلافت کا روحانی تاجدار بنفسِ نفیس اپنے انفاسِ قدسیہ سے ہمیں فیض یاب کرتا ہے۔

دن چلے آتے ہیں اور بہت نزدیک آتے ہیں۔ اے محرومو!! اس چشمہ سے سیراب ہونے کے لئے جوق در جوق آؤ اور اپنی جھولیاں علم و معرفت کے خزینوں سے بھر لو۔ قبولیتِ دعا کی یہ مبارک ساعتیں تمہیں بلا رہی ہیں۔

آؤ! آؤ! سعادتیں تا ابد تمہیں مبارک ہوں۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

حضور آئے ہیں

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

خوش ہیں احمدؐ کے فدائی کہ حضور آئے ہیں
حمد باری میں مگن پیکرِ نور آئے ہیں
مئے عرفان کی لذت کی کشش میں پیاسے
پینے آئے ہیں پئے کیف و سرور آئے ہیں
عبد و معبود میں پھر ہونے لگے راز و نیاز
ایسے لگتا ہے کہ موسیٰ سرِ طور آئے ہیں
کیوں کھنچے آئے سبھی شہر کے دیوانے یہاں
شمع روشن ہو تو پروانے ضرور آئے ہیں
اک اشارے پہ فدا کرتے ہیں مال و اولاد
نقد جاں لے کے براہیمی طیور آئے ہیں

خلافت کے قیام کے لئے دانشوروں کی پکار

مکرم مولانا نعمان ظفر بلوچ صاحب مربی سلسلہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تم ضلالت و گمراہی کا دور دیکھو تو اس جماعت کے ساتھ چمٹ جانا جس کا کوئی امام ہو۔ آج اس رُوئے زمین پر اگر کچھ پروانے ایک شمع کے گرد جمع دکھائی دیتے ہیں تو وہ شمع خلافت احمدیہ ہے۔ آج اگر کوئی جماعت ایک امام کے ساتھ ہے یا کسی جماعت کا ایک امام اور مولیٰ ہے تو صرف جماعت احمدیہ ہے۔

جماعت احمدیہ کی ترقیات کو دیکھ کر اور متاثر ہو کر بعض لوگ اور تنظیمیں خلافت کی داعی بن کر یہ شور مچا رہی ہیں کہ خلافت قائم کرو کیونکہ دین حق کے غلبہ کے لئے خلافت کا قیام بہت ضروری ہے۔ اصولاً بات تو ان کی درست ہے مگر یہ نہیں سمجھتے کہ مامور کے بغیر خلافت قائم کیسے ہوگی۔ پس جب تک مامور زمانہ کو قبول نہ کیا جائے خلافت کا انعام عطا نہیں ہوسکتا۔ ان داعیان خلافت کی نظریں خلافتِ راشدہ کی ترقیات پر تو ہوں مگر انہیں یہ یاد نہیں کہ قیامِ خلافت کے لئے تو بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ آج یہ قربانیاں جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور خلافت کی برکات بھی پا رہی ہے۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ میں بھی ایک مخالف لیڈر مولوی ظفر علی خاں ظفرؔ نے مسجد خیر الدین امرتسر میں احراری جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

’’احرار یو! کان کھول کر سن لو کہ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود نہیں جانتے لوگوں کو کیا بتاؤ گے؟ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمارے پاس کیا ہے، گالیاں اور بدزبانی! تُف ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر یک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔‘‘

(ایک خوفناک سازش، مصنفہ مولوی مظہر علی اظہرؔ، جنرل سیکرٹری احرار اسلام، صفحہ 195)

آج کے دور کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت قیامِ امن ہے۔ دنیا کی خشکی اور تری دونوں فساد سے بھر گئے ہیں۔ افراتفری کا یہ عالم ہے کہ مہذب کہلانے والے بھی تہذیب وتمدن سے عاری ہو چکے ہیں۔ انسانیت کی تذلیل ہو رہی ہے۔ بلاوجہ ایک دوسرے پر جنگیں مسلط کی جا رہی ہیں اور بے گناہ انسانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف دیکھیں تو اخبار اور میڈیا گندگی اور غلاظت کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ ان سب کی صفائی کے لئے ضروری ہے کہ الٰہی نظام نافذ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ لوگ چاہے لاکھ کوشش کریں مگر خلیفہ بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ انسانی تدبیروں سے خلافت قائم نہیں کی جاسکتی۔

حضرت سیدنا اسماعیل شہیدؓ خلافت کی جستجو اور اس نعمت کے لئے دعا کرنے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’نزولِ رحمتِ الٰہی یعنی ظہورِ خلافت راشدہ سے کسی زمانے میں مایوس نہ ہونا چاہئے اور اسے مجیب الدعوات سے طلب کرتے رہنا چاہئے اور اپنی دعا کی قبولیت کی امید رکھنا اور خلیفہ راشد کی جستجو میں ہر وقت ہمت صرف کرنا چاہئے۔ شاید کہ یہ نعمتِ کاملہ اسی زمانہ میں ظہور فرماوے اور خلافتِ راشدہ اسی وقت جلوہ گر ہو جائے۔‘‘

(منصبِ امامت از حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ، مترجمہ حکیم محمد حسین علوی، صفحہ 142)

برصغیر کے ایک جید عالم صاحبِ طرز انشاء پرداز اور قادر الکلام مقرر مولانا ابوالکلام آزاد گزرے ہیں۔ آپ نے ’’مسئلہ خلافت‘‘ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مسلمانوں کی قومی زندگی اور عروج کا اصل دور وہی تھا جب ان کی قومی وانفرادی، مادی ومعنوی، اعتقادی وعملی زندگی پر اجتماع و ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور اُن کے تنزل وادبار کی اصلی بنیاد اُسی دن پڑی جب اجتماع وائتلاف کی جگہ اشتتات وانتشار کی نحوست چھانی شروع ہوگئی۔ ابتداء میں ہر مادہ مجتمع تھا، ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی، ہر چیز بندھی ہوئی تھی، لیکن بتدریج تفرقہ اور انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بندھن کھلا، ہر جماؤ پھیلا، ہر ملی جلی اور اکٹھی طاقت الگ الگ ہو کر منتشر اور تتر بتر ہوگئی۔ اجتماع وائتلاف کی یہ حالت حضرت علیؓ پر ختم ہوگئی اور اس کے بعد سے اشتتات وانتشار کا دور شروع ہوا جس نے فی الحقیقت امت کا تمام نظام شرعی، دراصل درہم برہم کر دیا۔ خلافت کے بعد یہ ساری یکجا قوتیں الگ الگ ہوگئیں۔‘‘

(مسئلہ خلافت از ابوالکلام آزاد۔ خیابانِ عرفان، کچہری روڈ لاہور، صفحہ 17)

افریقہ میں ایک ضرب المثل ہے کہ ایک انسان بغیر ہاتھ پاؤں اور دیگر انسانی اعضاء کے زندہ رہ سکتا ہے لیکن کیا کسی نے یہ دیکھا ہے کہ ایک انسان بغیر سر کے زندہ رہا ہو۔ پس اسلام بغیر امام کے کس طرح زندہ رہ سکتا ہے۔ تحریکِ خلافت کے ایک کارکن رحمت علی چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’شرق وغرب گھوم جائیں، آج کی کوئی قوم، خواہ توانا ہو یا کمزور، کوئی ملک خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، کوئی فرد خواہ امیر ہو یا غریب، بے سکونی، بے اطمینانی اور بے بسی کا شکار ہے۔ دنیا بھر میں جس قدر ظلم وجور، فتنہ وفساد، جوڑ توڑ، لوٹ کسوٹ، دھکم پیل وغیرہ ہے، اسی وجہ سے ہے کہ وہ اُمت جسے اللہ تعالیٰ دنیا والوں کی اصلاح کے لئے میدان میں لایا تھا (آل عمران 3:110) آج خود خلافت کے مبارک نظام کو کھو کر در در کی جوتیاں چٹخاتی پھرتی ہے۔ عذاب کی اس شکل نے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں، غیر مسلموں کو ہی نہیں، زمین کی ہر ذی روح کو مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ بڑی وسعت ہے اس عذاب کی، پوری انسانیت کو اس نے بے رحم اور بھیانک شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ فساد تو وقت کے اس موڑ پر ہر سُو نظر آ رہا ہے۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے، فضا سے تحت الثریٰ تک۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ فتنہ کیا ہے جس کا نتیجہ یہ فساد ہے۔ فتنہ یہ ہے کہ دنیا کی قیادت اس موڑ پر کفر کے ہاتھ میں ہے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شر براجمان ہے اور وہ انسانیت کی کشتی کو اندھیرے غاروں میں لئے پھر رہا ہے۔ کشتی میں سوار پوری انسانیت شر کے رحم وکرم پر ہے۔ اس کشتی میں کھڈے لائن مسلمان لگے ہوئے ہیں۔ سہمے ہوئے، دبکے ہوئے، مجبور وبے بس۔ نظامِ خلافت ہوتا تو ’’خیر امت‘‘ کیا یوں ’’نشانِ عبرت‘‘ بنتی؟ (خلافت از رحمت علی چوہدری، صفحہ 103)

اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت کے ذریعہ ہی تمام ترقیات ممکن ہیں مگر اس کے لئے اعمال صالحہ کی شرط خود خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ جب اعمال صالحہ ہوں گے تبھی خلافت کا قیام ہوگا۔

پھر اہل قرآن کے لیڈر غلام احمد صاحب پرویز لکھتے ہیں کہ:

’’ہمارے لئے کرنے کا کام یہ ہے کہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج رسالت کا سلسلہ قائم کیا جائے جو اُمت کو احکام وقوانین خداوندی کے مطابق چلائے۔‘‘

(ماہنامہ طلوع اسلام لاہور۔ مارچ 1977ء، صفحہ 6)

بے شک ہمارے لئے یہ کرنے کا کام ہے لیکن کیا محض قیل و قال سے یہ ممکن ہے؟

اہل حدیث کا ترجمان رسالہ ’تنظیم اہلحدیث‘ لکھتا ہے کہ:

’’اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہوسکتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی بگڑی سنبھل جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گری ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحلِ عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔ ورنہ قیامت میں خدا

ہم سے پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے زمین ہموار کی۔ کیا اسلام کے غلبہ اور قرآن کریم کے اقتدار کے لئے بھی کچھ کیا؟‘‘ (ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث، لاہور۔12 ستمبر 1969ء)

شہاب الدین ندوی، نوائے وقت میں لکھتے ہیں:

’’تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان جب تک دنیا میں طاقتور رہے اور خلافت کے تقاضوں کے مطابق عمل پیرا رہے، دنیا کی حکومت و قیادت بھی انہیں حاصل رہی اور ان کی شان و شوکت اور عب و دبدبہ برابر قائم رہا، مگر جیسے ہی ان کی یہ خصوصیت یعنی مقصد سے لگن اور جفا کشی زائل ہوئی اور اس کی جگہ دنیا داری اور عیاشی نے لے لی وہ پست سطح پر آ گئے اور خلافت کی باگیں بھی ان کے ہاتھوں سے چھین لی گئیں گویا کہ کسی نے انہیں آسمان سے زمین پر دے پٹخا ہو۔‘‘

(نوائے وقت، لاہور۔نومبر، دسمبر 2012ء، صفحہ 9)

فضل محمد یوسف زئی استاد جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی لکھتے ہیں:

’’مسلمان ترس رہے ہیں کہ کاش ہماری ایک خلافت ہوتی، ہمارا ایک خلیفہ ہوتا، کاش ہماری ایک بادشاہت ہوتی، کاش ہمارا ایک بادشاہ ہوتا جس کی بات پوری دنیا کے مسلمانوں کی بات ہوتی، جس میں وزن ہوتا، جس میں عظمت ہوتی، جس میں شجاعت ہوتی، جس کی وجہ سے اقوام متحدہ میں ان کی حیثیت ہوتی، عالمی برادری میں اُن کی قیمت ہوتی، ویٹو پاور میں اُن کا مقام ہوتا، سلامتی کونسل میں اُن کا نام ہوتا۔‘‘ (ماہنامہ الحق، اکوڑا خٹک۔ مارچ 2000ء، صفحہ 51)

تحریکِ خلافت کے کارکن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’اول دور خود حضور ﷺ اور خلفاء راشدین کا دور ہے جسے ’خلافت علیٰ منہاج النبوۃ‘ کہا جاتا ہے۔ اب قیامت سے پہلے آخری دور میں پھر ’خلافت علیٰ منہاج نبوت‘ کا نظام ہوگا۔ اس قول سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ آنحضور ﷺ نے اسلام کا نظام عدل اجتماعی جس طریقے سے قائم فرمایا تھا صرف اسی طریقے سے اب یہ نظام قائم ہوسکتا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہر شخص اپنی ذات میں اللہ کا خلیفہ بنے، پھر اپنے گھر اور دائرہ اختیار میں خلافت کا حق ادا کرے۔ اس کا تقاضا کرے اور جو لوگ یہ دو مرحلے طے کر لیں انہیں ’بنیان مرصوص‘ بنا کر ایک نظم میں پرو دیا جائے اور پھر یہ لوگ باطل کے ساتھ ٹکرا جائیں۔ میدان میں آ کر منکرات کو چیلنج کریں اور اپنے سینوں میں گولیاں کھائیں کہ:

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

ہم نہ تو توڑ پھوڑ کے قائل ہیں اور نہ ہی دنگا فساد کو صحیح سمجھتے ہیں۔ کسی کی املاک کو نقصان پہنچانا بھی ہمارا کام نہ ہوگا۔ ہم کسی پر گولی نہیں چلائیں گے بلکہ اپنے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کرانے کے لئے کھول دیں گے کہ یا ہم نہیں یا کافر کا یہ نظام نہیں۔ لیکن یہ مرحلہ اس وقت آئے گا جب ہمارے پاس طاقت ہوگی۔‘‘

(پاکستان میں نظامِ خلافت۔ یہ کیا، کیوں اور کیسے۔ مجموعہ تقاریر ڈاکٹر اسرار احمد۔ تحریک خلافت پاکستان، صفحہ 85)

محمد زاہد اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’دین اسلام کے شیدائیو! ہمیں اب بیدار ہونا ہوگا، اپنے اور لوگوں کے اندر اقامتِ خلافت کی فرضیت اور اس کے لئے عملی جدو جہد کا شعور پیدا کرنا ہوگا، ہمیں نظامِ خلافت کے احیاء و نفوذ اور باطل نظاموں کے خلاف کام کرنا ہوگا۔ اگر آج ہم نے اس کے لئے اقدام نہ کیا تو نہ صرف اقامتِ خلافت کے فریضے کو ترک کرنے والے قرار پائیں گے بلکہ اس کے نتیجے میں امتِ مسلمہ پر جو مزید تباہی و بربادی اور دینی و دنیاوی خسارہ آئے گا، اُس کے ذمہ دار بھی ہم ہوں گے۔ چنانچہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں اچھے الفاظ میں یاد کریں گی نہ مؤرخ ہمیں معاف کرے گا۔ لہٰذا آج ہمیں اس فریضے کی انجام دہی اور نظامِ خلافت کے احیاء کے لئے نہ صرف خود کام کرنا ہوگا بلکہ دوسروں کو بھی اس کے لئے تیار کرنا ہوگا تا کہ ایک منظم جماعت جامع منصوبہ بندی اور ٹھوس لائحہ عمل کے ساتھ اس جدو جہد کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔‘‘

(اسلامی نظام خلافت اور ہماری ذمہ داری۔2008ء، صفحہ 451)

پس آج جماعت احمدیہ کا ہر ایک، کیا بچہ اور کیا بڑا، کیا عورت اور کیا مرد اس ترقی کا گواہ ہے کہ جو برکات خلافت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئیں اور جس سے دوسرے یکسر محروم ہیں:

مبارک وہ حقیقت جان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ قیادت مان لی جس نے خلافت کی
مبارک وہ جو پیوستہ خلافت کے شجر سے ہے
کہ وہ محفوظ ہر خوف و خطر، ہر فتنہ گر سے ہے

اتفاق، وحدت اور یگانگت کی جو فضا ہمیں خلافت کے زیرِ سایہ ملی دنیا اس سے ناواقف اور بے خبر ہے اور آج جاں نثاروں کی یہ جماعت صرف اور صرف خلافت کی وجہ سے ہی قائم و دائم ہے جو اپنے امام اور آقا کی ہر آواز پر سَمِعْنَا و اَطَعْنَا کے سوا کچھ بھی کہنا نہیں جانتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

☆ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔2 ستمبر 2016ء، صفحہ 5)

یا امیر المؤمنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس

مکرم پروفیسر سعید احمد کوکبؔ صاحب

میری باتوں سے، سوچوں سے، اشعار سے
ساری کلیوں سے، پھولوں سے، اشجار سے
سب گھروں سے، ہر اک در سے دیوار سے
منبروں سے مساجد کے مینار سے
آئی اقصائے عالم سے یہ اِک ندا
آپ تشریف لائے ہیں صد شکریہ

اپنی پلکیں بچھائے ہوئے راہ میں
سب کے سب ہیں کھڑے آپ کی چاہ میں
بڑھ گئی روشنی اب مہ و ماہ میں
تیری آمد سے ہے ارتقا جاہ میں
آمد آمد مسرت کی ہے انتہا
آپ تشریف لائے ہیں صد شکریہ

آپ کے فیض سے برکات حاصل کریں
جو ہے دامن میں اس کو فاضل کریں
ہر برائی کو ہم بڑھ کر باطل کریں
کج روی سے سدا حدِّ فاصل کریں
آپ سالار ہیں اور ہم قافلہ
آپ تشریف لائے ہیں صد شکریہ

یہ خلافت ہمیشہ ہی جاری رہے[2]
باغِ احمدؑ کی یوں آبیاری رہے
سر پہ باطل کے یہ ضرب کاری رہے
جیت اوّل تا آخر، ہماری رہے
ساتھ اپنے وہ ہر دم ہو مشکل کُشا
آپ تشریف لائے ہیں صد شکریہ

آپ مہدیؑ کی فوجوں[1] کے سالار ہیں
پاس ہر دم دعاؤں کے ہتھیار ہیں
مل رہے ہم کو ان کے ہی اثمار ہیں
یہ مسیحا کی عظمت کے مینار ہیں
سر پہ سایہ فگن، آپ کی ہے وفا
آپ تشریف لائے ہیں صد شکریہ

1۔روحانی
2۔آمین

جلسہ سالانہ 2016ء اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا چالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ سات، آٹھ، نو اکتوبر 2016ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار انٹرنیشنل سینٹرز دائیر پورٹ مسسساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اور اس جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے طول وعرض میں پھیلے تمام احمدی مرد وزن اور بچے بڑی کثرت سے شرکت کرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں سے قائم ہونے والا جلسہ سالانہ کا یہ نظام بہت سادگی اور پورے وقار کے ساتھ قائم ہوا تھا جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے شمار عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو قائم کرنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت سے انتظار کرتے، پورے جوش وخروش سے ان میں شرکت کرتے اور ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اپنے آقا ومطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ الحمدللہ!

اس سال کینیڈا کے جلسہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس جلسہ میں شرکت فرما رہے ہیں۔ جہاں ایک طرف یہ ہمارے لئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کے دیدار سے براہ راست فیضیاب ہو سکیں گے۔ اور اُن کے روح پرور خطابات سن سکیں گے وہاں دوسری طرف ہماری ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ جائیں گی۔ میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ اور حضور انور کے دورۂ کینیڈا کے حوالہ سے ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو اُن پر عائد ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

☆ سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اولین مقصد کو نہ بھولیں۔ یہ جلسہ سالانہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غرض سے قائم فرمایا کہ:

''اس جلسہ کے شاملین حقائق ومعرفت اس جلسہ میں سن کر دینی فائدہ حاصل کریں اور ایمان ومعرفت میں ترقی کریں۔''

اس لئے احباب جماعت ان اغراض ومقاصد کو نہ بھولیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔ خلیفۂ وقت کے خطابات تو اِس جلسہ کا اصل اور اِس کی روح ہیں۔ اُن کو غور سے سننا اور اُن پر عمل کرنا ہر احمدی مرد وزن کا فرض ہے۔ دوسرے مقررین کی تقاریر جو توحید، سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام، خلافت اور بعض دوسرے موضوعات پر ہوں گی، اُن کو بھی پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ سنیں اور اسلام/احمدیت کی حقیقی تعلیمات جو اُن میں بیان کی جائیں گی، اُن پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

''حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالےٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔''

اس پاک تبدیلی کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں وردِ زبان رکھیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں اُن کا غور سے مطالعہ کریں اور اُن پر عمل کرنے کی کما حقہ کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے وقت کا ضیاع کرنا، عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب لوگ جلسہ کی اصل غرض سے ہی جوق در جوق تشریف لائیں گے اور کما حقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ انشاء اللہ۔

☆ حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر خلیفۂ وقت کی ہدایت ہے کہ:

''اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہرحال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے۔''

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

اسی طرح جماعت کے رجسٹریشن بیجز لے کر آئیں۔ سیکیورٹی کارکنان سے تعاون کریں خواہ اِس کے لئے آپ کو تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔ اور آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

☆ سیکیورٹی کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ بہت بڑی امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارے نظام کا حُسن بھی ہے اور کامیابی کا راز بھی۔

☆ اتنے بڑے انتظامات میں بسا اوقات کچھ کمیاں، خامیاں، کمزوریاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ صرف کارکنان یا رضا کاروں کا جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اس کو کامیاب وکامراں کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کمی کو مناسب طور پر دور کر سکیں تو ضرور کیجئے وگرنہ مناسب انداز میں متعلقہ کارکنان کو توجہ دلا دیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کریں۔

☆ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شرکت کرتے ہیں اُن پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہئے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے، پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز الغرض ہر پہلو سے باوقار ہونا چاہئے۔

☆ خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اور اس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشادات خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

خلیفہ وقت کی آمد۔ ہماری خوش قسمتی
ہماری ذمہ داریاں

جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ اس سال جلسہ میں ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بنفسِ نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔ یہ ہم سب کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ہمیں اپنے آقا کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے، آپ کے ارشادات کو براہ راست سننے اور آپ کے دیدار کا موقع ملے گا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم سب پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں کہ ہم اپنے آقا کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

(باقی صفحہ 33)

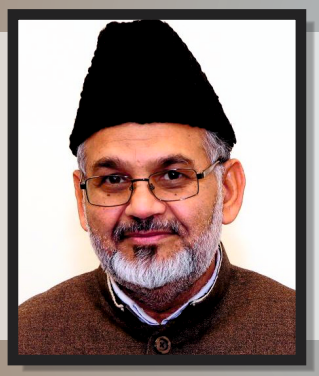

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق زرّیں ہدایات

مرتبہ: مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصرؔ صاحب، شکاگو امریکہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں ان کے سالانہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو کامیاب و بابرکت فرمائے۔ اور صحیح معنوں میں جلسوں کی برکات سمیٹنے کی توفیق دے۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں چند ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ افادہ عام کے لئے درج ذیل ہیں۔

1۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ جلسہ کے مقاصد یہ ہیں:

’’دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت محض اس کے فضل سے بڑھے اور بڑھانے کی توفیق ملے۔ تیسرے یہ کہ آپس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ بڑھے اور چوتھے یہ کہ تبلیغی سرگرمیوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔‘‘

(خطبات مسرور۔ جلد ہفتم صفحہ 271)

2۔ حضور انور نے احباب جماعت کو جلسہ سے قبل ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:

مہمان نوازی ایسا خلق ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی کا ذکر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ وہ مہمان کے لئے موٹا تازہ بچھڑا لے آیا (یعنی پکا کر) پس بہترین خاطر تواضع کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ احادیث میں بھی مہمان نوازی کی بہت تاکید ہے۔ صحابہ کی مہمان نوازی کی مثالیں مشعل راہ ہیں۔

3۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہؓ کی مہمان نوازی بھی مشعل راہ ہیں۔

4۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو جلسہ کا مقصد اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اصل غرض اس کی یہ ہے کہ دین سیکھا جائے، مہمانوں کو ڈیوٹی والوں سے مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ ان دنوں میں ’السلام علیکم‘ کو خاص رواج دیں۔ ڈیوٹی والوں کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں میں گزاریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23 جولائی 2010ء بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 7 ستمبر 2010ء)

5۔ مہمان نوازی بہت عمدہ خلق ہے۔ اور مہمان کی یہ عزت صرف اپنے تک ہی محدود نہیں ہے۔ اپنے عزیزوں تک ہی محدود نہیں ہے، اپنے قریبیوں سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر مہمان قطع نظر اس کے کہ اس کا دین اور مذہب کیا ہے، عزیز داری ہے کہ نہیں، اس کی مہمان نوازی کا آپ نے حکم دیا۔ ... پس مہمانوں کے حق کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور جو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر روحانی مائدہ حاصل کرنے کے لئے آ رہے ہوں جو اس لئے دور دراز سے خرچ کر کے آ رہے ہوں۔... ہم سے جو بھی بَن پڑتا ہے کرنا ہے اور کرنا چاہئے۔...

ہر کارکن کو اس سوچ کے ساتھ ہر مہمان کا خیال رکھنا چاہئے کہ اُس کی مہمان نوازی کا حق ادا ہو، اُس کی ضرورت کا خیال رکھا جائے، اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے، اپنی تکلیفوں کی کچھ پرواہ نہ کی جائے، کیونکہ حق ادا کرنے کے لئے تکلیفیں تو بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ...

تمام کارکنان شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ پورے خلوص سے ہر وقت ان مہمانوں کی خدمت پر کمربستہ رہیں۔ مختلف شعبہ جات کے کارکنان ہیں، ان شعبہ جات میں رہائش بھی ہے، ٹرانسپورٹ ہے، خوراک، صفائی، آب رسانی، طبی امداد، جلسہ گاہ وغیرہ اور ہر ایک کے اپنے اپنے فرائض اور ڈیوٹیاں ہیں۔ ... کارکن کا کام یہی ہے کہ صبر اور حوصلے سے برداشت کرے۔

(خطبہ جمعہ 20 جون 2007ء۔ خطبات مسرور۔ جلد 5، صفحہ 299-306)

بعض انتظامی امور

6-27 جولائی 2007ء کے خطبہ جمعہ میں بعض انتظامی امور کی طرف حضور انور نے راہنمائی فرمائی:

بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلا دوں۔... ایک اہم بات سیکیورٹی کے حوالے سے ہے۔ سب شامل ہونے والوں سے مَیں کہنا چاہتا ہوں اور تمام شعبہ جات کے کارکنان سے بھی اور جلسہ میں شامل ہونے والوں سے بھی کہ اپنے اردگرد ماحول پر نظر رکھیں۔.....اس نظام سے مکمل تعاون کریں۔

7۔ بعض دفعہ بعض مہمان بڑے مشکل ہوتے ہیں۔ کھانا وقت پر نہ ملے، اچھا نہ ملے تو اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں، شکوے شروع ہو جاتے ہیں تو ایسی باتوں سے بھی ایک احمدی کو بچنا چاہئے۔ ... جو پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھانا چاہئے اور یہ خوشی سے کھانا ہی ہے جو مہمان اور میزبان کے رشتے کو مضبوط کرتا ہے۔

8۔ جلسہ کے دنوں میں بعض اوقات ایسے ہو جاتا کہ کھانے میں وقتی طور پر کمی آ جاتی ہے اس لئے ایک تو یہ کھانا کھانے والوں کو، مہمانوں کو اس وقت صبر سے کام لینا چاہئے۔‘‘

9۔ بچوں کے ضمن میں یہ بھی بتا دوں کہ بچے کھانا کھاتے کم ہیں اور ضائع زیادہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو ہمیشہ تھوڑی مقدار میں کھانا ڈال کر دینا چاہئے۔ ... لیکن عموماً دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ بچوں کی پلیٹیں بھر دی جاتی ہیں اور وہ کھا بھی نہیں سکتے۔ اسی طرح بعض لوگ عادتاً خود بھی اپنی پلیٹیں بھر لیتے ہیں اور کھا نہیں سکتے اور کھانا ضائع ہو رہا ہوتا ہے اس لحاظ سے بھی بہت احتیاط کرنی چاہئے۔

10۔ مہمان کی مہمان نوازی تو ضروری ہے لیکن مہمان کو بھی یہ خیال ہونا چاہئے کہ دھونس سے تو اپنا حق نہ لے۔ ... مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا حق بھی جائز طور پر استعمال کرنا چاہئے۔

11۔ ایک جلسہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

جس میں یہ بھی توجہ دلائی کہ جلسے میں بیٹھ کر آرام سے جلسہ سنو۔ اور مکمل سنو، صرف تقریروں وغیرہ اور اچھائی یا برائی کو نہ دیکھو بلکہ اس بات کو دیکھو جو بیان ہو رہی ہیں۔

12۔ سب سے ضروری ہدایت یہی ہے کہ دعا اور نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ یہاں بازاروں میں بھی جو سٹال لگے ہوئے ہیں کوشش کریں کہ جلسے کے وقت میں ... اور نمازوں کے وقت میں نہ جائیں۔

(خطبات مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 462 بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 18 ستمبر 2007ء)

شعبہ تربیت

حضور انور نے شعبہ تربیت کو توجہ دلائی کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ:

13۔ کارکنان بھی دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام کام خیریت سے ہوں۔ دعاؤں کے بغیر چارہ نہیں اور اللہ تعالیٰ اگر خوش ہو گیا تو مہمان خود ہی آپ سے خوش ہو جائیں گے۔ نمازوں کا بھی باقاعدہ انتظام رکھیں۔ اُن کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ (خطبات مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 463)

14۔ بچوں والی مائیں یا باپ جو بچوں کو لے کر آتے ہیں وہ کوشش کریں کہ بچوں کے لئے جو مخصوص جگہیں ہیں، وہیں بیٹھیں۔

(باقی صفحہ 34)

مہمان نوازی۔ایک عظیم الشان خلق

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اُس کی رضا کے حصول کا باعث بنتی ہے

مکرم مولانا محمد مقصود احمد منیبؔ صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ! یقیناً تو عظیم الشان اخلاق پر قائم ہے۔ خود اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''مجھے اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔''

مکارم اخلاق میں جہاں اور بہت سے اخلاق ہیں اُن میں سے ایک عظیم الشان خلق مہمان نوازی کا خلق ہے۔ اِس خلق کو بھی آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و فعل سے ہمارے لئے واضح فرما دیا ہے اور ایسا اُسوہ چھوڑا جو ہمیشہ ہمارے لئے مشعلِ راہ رہے گا۔

قرآن کریم میں ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کے جن حالات و واقعات سے آگاہ کیا گیا ہے اُن میں مہمان نوازی کا خلق نمایاں ہو کر اُبھرتا ہے ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اُن کے پاس کچھ اجنبی معزز مہمان آئے تو اُن کی تواضع کے لئے بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت پیش فرما دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

''کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے کہا سلام! اُس نے بھی کہا سلام! (اور جی میں کہا) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے ہیں)۔ وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ (بھُنا ہوا) بچھڑا لے آیا''۔ (الذاریات 51:25-27)

مہمان نوازی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا اُسوۂ حسنہ پیش خدمت ہے۔

آنحضرت ﷺ پر غارِ حرا میں جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ گھبرائے ہوئے اِس حالت میں گھر آئے کہ آپؐ کا جسم کانپ رہا تھا اور گھبراہٹ کے مارے بخار نے آن لیا تھا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بات سننے کے بعد آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے جن چند اخلاق کریمہ کا ذکر فرمایا اُن میں ایک خلق مہمان نوازی اور تکریم ضیف کا بھی تھا۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

''ہرگز ہرگز آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ آپ تسلی رکھیں اور خوش ہو جائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رُسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، دوسروں کے بوجھ اُٹھاتے ہیں، ضرورت مندوں اور محتاجوں کی مدد فرماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی اور تکریم کرتے ہیں اور آفاتِ سماوی کے نازل ہونے پر نیز حق کی خاطر لوگوں کی مدد کرتے ہیں''۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، سورۃ ''اقرء باسم ربک.....حدیث:4953)

آنحضرت ﷺ نے انسان کے ذمہ جو حقوق بیان فرمائے ہیں اُن میں مہمان کے حق کو بھی بیان فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن عاصؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ کہا کہ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب حق الضیف فی الصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

آنحضرت ﷺ کے اُسوہ سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آپؐ کی مہمان نوازی صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ کی مہمان نوازی کا دائرہ سب کے لئے وسیع تھا جس میں مومن و کافر کی بھی کوئی تمیز نہ تھی۔ اور آپؐ کی مہمان نوازی کا خلق ہی کئی کفار کو ایمان کی سعادت نصیب کرنے کا موجب ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار ایک کافر حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ آپؐ نے اُس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اُس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اگلی صبح اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت ﷺ نے اُس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا ارشاد فرمایا جو اُس نے پی لیا۔ پھر آپؐ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جب کہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند باقی المکثرین من الصحابۃ)

آنحضور ﷺ کی مہمان نوازی اپنے غریب صحابہؓ کے لئے کیا تھی اور کس قدر آپؐ اُن کا خیال رکھتے تھے حدیث میں مذکور درج ذیل واقعہ اس امر پر روشنی ڈالتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تا کہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابو ہریرہؓ گزرے۔ میں نے اُن سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا اور میں نے اُن سے بھی اُس آیت کا مطلب پوچھا۔ غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی آیت کا معنی بتا کر چلے گئے۔۔ پھر میرے پاس سے آنحضرت ﷺ گزرے تو آپؐ نے تبسم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ آپؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپؐ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفتاً دے گئی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! صفہ میں رہنے والے سب لوگوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور اُن کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو اُن کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے۔ اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ صفہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہرحال رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ میں اُن کو بلا لاؤں مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا، میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تا کہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہل صفہ آ جائیں اور مجھے ہی رسول اللہ ﷺ اُن کو بلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی برا ہوگا۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہل صفہ کو بلا لایا۔ جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اُن کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ۔ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا) بہرحال میں یہ پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپؐ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرما پھر کہا: اے ابو ہریرہ! میں نے کہا یا رسول اللہ! فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں، بیٹھو اور خوب پیئو۔ میں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی میں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے ابو ہریرہ اور پیئو۔ جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔ چنانچہ میں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا۔ آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر

دودھ نوش فرمایا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔باب کیف کان عیش النبی صلی االہ علیہ و سلم و اصحابہ و تخلیھم من الدنیا)

آنحضور ﷺ کی تربیت کے نتیجہ میں آپؐ کے صحابہؓ میں بھی مہمان نوازی کے خلق کی شان بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔ایک انصاری صحابیؓ کی مہمان نوازی کا واقعہ جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا بھی اظہار ہوا، یوں مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔اِس پر آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں انتظام کرتا ہوں ۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو اُن کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو (بھوکا ہی) سلا دیا۔پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں ۔ اِس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔صبح جب وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔اِسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ’’یہ پاک باطن اور ایثار مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ وہ خود ضرورت مند و اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب ۔ باب یوثرون علی انفسھم و لو کانا بھم خصاصۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ سے بھی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مہمان نوازی کی کتنی زیادہ اہمیت تھی۔آپؑ کے ارشادات اور سیرت کے واقعات سے اِس بارے میں ہمیں پتہ چلتا ہے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی تو آپؑ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے دوران ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دستر خوان بھی بچھ جاتا تھا۔ایسے موقعوں پر آپؑ عموماً ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے اور اِس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دستر خوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دستر خوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسّی یا پان کی عادت تو نہیں اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اُس کی عادت کے موافق چیز مہیا کرتے تھے۔بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دستر خوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لا کر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔اور چونکہ آپؑ بہت تھوڑا کھانے کی وجہ سے جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اُٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تا کہ کوئی مہمان اس خیال سے کہ آپ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دستر خوان سے بھوکا ہی نہ اُٹھ جائے۔ (سیرت طیبہ۔صفحہ 113)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ:

’’حضرت صاحب مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔جب تک تھوڑے مہمان ہوا کرتے تھے آپؑ خود اُن کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب، میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔اُن کی تمام ضروریات، خورد و نوش و رہائش کا خیال رکھا کرو۔بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔اِس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر اُن کی تواضع کرو۔سردی کے ایام میں فرمایا کرتے کہ مہمانوں کو چائے پلاؤ۔اُن سب کی خوب خدمت کرو۔اگر کسی کو علیحدہ کمرے یا مکان کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کر دو۔اگر کسی کو سردی کا خوف ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو‘‘۔ (ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔صفحہ 195)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب اِن کو کہاں ٹھہرایا جائے۔اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضعیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کوارٹروں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کی اندر کی آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔

’’فرمایا: دیکھو! ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔رات اندھیری تھی۔قریب کوئی بستی اُسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔اُس درخت کے اُوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانے کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار پایا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ ہی تھوڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور اُن سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔تب درختوں پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔اور تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے۔چنانچہ اُن پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔‘‘ (ذکر حبیب۔صفحہ 86-87)

چنانچہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپوری تھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

’’ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا لیکن ان خدام کو اس طرف فوری توجہ نہ ہوئی اور وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آ جائے گی۔اُن تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اُسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔مگر جب حضرت صاحبؑ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا اُن کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے چل پڑے۔چند خدام بھی ساتھ ہو لئے۔حضرت منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہو لیا۔حضرت صاحب اُس وقت اتنی تیزی کے ساتھ اُن کے پیچھے گئے کہ قادیان سے اڑھائی میل پر نہر کے پُل کے پاس اُنہیں جا لیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے اور آپؑ اُنہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آ گئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر اُن کا سامان اُتارنے کے لئے آپ نے اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔اس کے بعد حضرت صاحب اُن کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانا وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور جب تک کھانا نہ آیا آپ ان کے پاس بیٹھے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو آپ نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر اُن کے سامنے بڑی محبت سے پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستے والی نہر تک چھوڑنے کے لئے اُن کے ساتھ گئے اور اپنے سامنے یکہ پر سوار کرا کے واپس تشریف لائے۔ (اصحاب احمدؑ۔جلد چہارم، صفحہ 11-113)

اسی عظیم خُلق کے نتیجہ میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کی بنیاد رکھی گئی۔

(باقی صفحہ 34)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورہ جاتِ کینیڈا

چند جھلکیاں، چند تاثرات

ہدایت اللہ ہادیؔ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

اللہ تعالیٰ نے 1898ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘ (تذکرہ، ایڈیشن ہفتم، صفحہ 260)

جغرافیائی اعتبار سے کینیڈا، شمالی امریکہ کے انتہائی شمال میں زمین کا ایک کنارہ ہی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک یہ الہام کئی رنگ میں پورا ہو چکا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے قیام کو پچاس سال (1966-2016) ہوا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ سال جماعت احمدیہ کے اظہارِ تشکر کا سال ہے۔ ان تقریبات میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکاتِ خلافت کا ذکر ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا اب تک تین خلفائے کرام کے بابرکت دورہ جات سے مستفیض ہوئی ہے۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سرزمین کینیڈا میں دو بار تشریف لائے پہلی بار حضورؒ 8 اگست 1976ء کو تشریف لائے اور 11 اگست 1976ء کو حضورؒ کی واپسی ہوئی۔

دوسری بار یورپ کے سات ملکوں کا دورہ کر کے حضورؒ 4 ستمبر 1980 کو پھر ٹورانٹو تشریف لائے اور 11 ستمبر 1980ء کو کیلگری سے واپسی ہوئی۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا کینیڈا میں نو مرتبہ ورود مسعود ہوا۔ اور آپؒ نے 1986، 1987، 1989، 1991، 1992، 1994، 1996 اور 1997 میں کینیڈا کے دورہ جات فرمائے اور آخری بار آپؒ دو مرتبہ تشریف لائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکتوبر 2016 کے شروع میں چھٹی مرتبہ جماعت احمدیہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اس سے قبل آپ 2004، 2005، 2008، 2012 اور 2013 میں کینیڈا تشریف لا چکے ہیں۔ ان کے دوروں کی چند جھلکیاں اور چند تاثرات کا ذکر پیش خدمت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منصب خلافت پر فائز المرام ہونے کے بعد پہلی مرتبہ 21 جون 2004ء کو لندن سے ٹورانٹو تشریف لائے اور 5 جولائی 2004ء کو لندن کے لئے واپس روانہ ہوئے۔

اس دورہ کے دوران 21 جون 2004ء کو سٹی آف وان کے میئر Michael Dibiase نے حضور انور کی خدمت میں سٹی آف وان کی چابی پیش کی۔

سی این ٹاور (CN Tower) کی سیر

حضور انور ٹورانٹو ڈاؤن ٹاؤن میں سی این ٹاور کی سیر کے لئے 24 جون 2004ء کو تشریف لے گئے۔ جونہی سی این ٹاور کی انتظامیہ کو علم ہوا تو انہوں نے جماعت کے نمائندہ کو کہا کہ آپ کو نہ بکنگ کرانے کی ضرورت ہے اور نہ ٹکٹ خریدنے کی۔ حضور انور (His Holiness) کا ٹاور پر تشریف لانا ہماری عزت افزائی ہے۔ اور یہ کہ حضور کا ٹاور کا ٹور (tour) انتظامیہ کے لئے ایک نہایت قابل احترام مہمان کے طور پر ہوگا۔

(ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا جون و جولائی 2004ء)

معزز مہمانوں کے خطابات

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ 2004 کے تیسرے روز 3 جولائی کو معزز مہمانوں نے تقاریر کیں اور حضور انور کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔

☆ مارکھم شہر کے سٹی کونسلر جناب خالد عثمان صاحب نے ایک مختصر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی اعلیٰ تعلیمات کو سراہا۔ انہوں نے ڈپٹی میئر آف مارکھم کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور بتایا کہ آج کا دن مارکھم میں سرکاری طور پر ’’احمدیہ ڈے‘‘ کے طور پر منایا جا رہا ہے۔

☆ ہملٹن کے میئر Larry Di Ianni نے کہا کہ میں پہلی مرتبہ آپ کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہوا ہوں اور انہوں نے حضور انور کی خدمت میں ہملٹن شہر کی چابی پیش کی۔

☆ مسی ساگا شہر کی ہر دلعزیز میئر Her Worship Hazel McCallion تشریف لائیں واضح رہے کہ انٹرنیشنل سینٹر جہاں ہر سال جلسہ ہوتا ہے مسی ساگا کی حدود میں واقع ہے انہوں نے حضور انور کو اپنے شہر میں خوش آمدید کہا اور تحفہ پیش کیا۔

☆ صوبہ اونٹاریو کے وزیر خزانہ Hon. Greg Sorbara نے اپنی نیک خواہشات کا حضور انور سے اظہار کیا۔

☆ سٹی آف وان کے میئر Michael Di Biase جو حضور انور کی آمد پر مسجد بیت الاسلام میں اپنے شہر کی چابی حضور انور کی خدمت میں پیش کر چکے تھے، انہوں نے وان ہسپتال کے لئے پچاس ہزار ڈالر الرجع کر کے دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

☆ آخر میں وزیر اعظم کینیڈا کے خصوصی نمائندہ اور وفاقی وزیر ہیومن ریسورسس نے وزیر اعظم کینیڈا اور ان کی کابینہ کی طرف سے حضور انور اور حاضرین جلسہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام پیش کیا اور کینیڈا تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا نیز آئندہ بھی کینیڈا آتے رہنے کی دعوت دی۔

☆ 5 جولائی 2004ء کو عزت مآب پال مارٹن وزیر اعظم کینیڈا نے آپ سے موبائل فون پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور سرزمین کینیڈا سے رخصت ہونے پر الوداع کہا۔

(ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا جون و جولائی 2004ء)

☆ ہمارے پیارے امام اگلے سال دوسری مرتبہ 4 جون 2005ء کو وینکوور اور پھر ٹورانٹو تشریف لائے اور 6 جولائی 2005ء کو یہاں سے لندن کے لئے مراجعت فرمائی۔

اپنے قیام کے دوران حضور انور نے 11 جون 2005ء کو وینکوور میں صوبہ برٹش کولمبیا کی سب سے پہلی احمدیہ مسجد ’مسجد بیت الرحمٰن‘ کا اپنے دستِ مبارک سے سنگ بنیاد بھی رکھا۔

وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام

Dr.Hedy Fry سابق وزیر ملٹی کلچرازم اور سیٹیز ن شپ تھیں۔ اور اب فیڈرل پارلیمنٹ کی ممبر اور پارلیمنٹری سیکرٹری برائے امیگریشن ہیں۔ انہوں نے اپنی نیک تمناؤں کے اظہار کے علاوہ وزیر اعظم کینیڈا عزت مآب پال مارٹن کا پیغام پڑھ کر سنایا اور تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

مسجد بیت الرحمٰن کے سنگ بنیاد کے موقع پر Ujjal Dosan سابق وزیر اعلیٰ برٹش کولمبیا و حال فیڈرل وزیر صحت اور Herb Dhaliwal سابق وزیر مال کینیڈا نے اجلاس سے خطاب اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

ان احباب کے علاوہ دو فیڈرل ممبران پارلیمنٹ، 9 صوبائی ممبران پارلیمنٹ، ہندوستان کے کونسل جنرل، ایکواڈور کے آنریری کونسل جنرل اور انڈونیشیا کے کونسل جنرل بھی موجود تھے۔

مسجد بیت النور کیلگری کا سنگ بنیاد

18 جون 2005ء کو حضور انور نے صوبہ البرٹا کی سب سے پہلی احمدیہ مسجد کیلگری کا اپنے دستِ مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ اور اس مسجد کا نام ’مسجد بیت النور‘ تجویز فرمایا۔

معزز مہمانوں کے خطاب

اس موقع پر آئے ہوئے بعض معزز مہمانوں نے سٹیج پر آ کر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

1۔ Shiraz Sharif ممبر پارلیمنٹ نے البرٹا صوبہ کے وزیر اعلیٰ کا پیغام تہنیت بھی پڑھ کر سنایا۔

2۔ Raj Rannu صوبائی ممبر پارلیمنٹ

3۔ Deepak Oberoy صاحب ممبر فیڈرل پارلیمنٹ نے پروگریسو کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر Hon. Stephen Harper جو لیڈر آف اپوزیشن بھی ہیں کا پیغام تہنیت بھی پڑھ کر سنایا۔

4۔ Mr.Jack Layton ممبر فیڈرل پارلیمنٹ New Democratic Party (NDP) کے لیڈر

5۔ میئر آف کیلگری Dave Bronconnier نے حضور کو ایک تحفہ پیش کیا جو ایک پینٹنگ تھی جس پر لکھا ہوا تھا "Calgary in Sunlight" یعنی ''کیلگری کھلی دھوپ میں''۔

6۔ البرٹا کے لیفٹیننٹ گورنر Hon.Norman L. Kwong جو چینی نسل کے پہلے شخص ہیں جو اس اہم عہدہ پر فائز ہیں اور ان کی بیگم بھی ہمراہ تھیں۔

گورنر نے خطاب میں کہا کہ مَیں آپ کی جماعت کے اس پراجیکٹ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ احمدیہ مسلم جماعت کی اقدار نے جن میں امن وسلامتی محبت اور خلق خدا کی ہمدردی اور خیر خواہی شامل ہیں۔ ہمیں بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ صرف کیلگری کے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری ساری ملٹی کلچرل سوسائٹی کے لئے خوش آئند بات ہے۔ اس پر مَیں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

تقریب کے آخر میں حضور انور نے ایمان افروز خطاب ارشاد فرمایا۔

ان احباب کے علاوہ مہمانوں میں پانچ فیڈرل ممبران پارلیمنٹ اور تین صوبائی ممبران پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔

حضور انور نے لائیڈ منسٹر، سیسکاٹون اور ایڈمنٹن کا بھی مختصر دورہ فرمایا۔ اور 21 جون 2005ء کو ٹورانٹو واپس تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2005ء میں بابرکت شمولیت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ٹورانٹو میں جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شمولیت فرمائی۔ اور ایمان افروز خطابات سے نوازا۔

26 جون 2005ء جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا تیسرا دن تھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب کو دعوت دی تھی۔ جن میں وزراء، ممبرز آف پارلیمنٹ مختلف علاقوں کے میئرز، مختلف ممالک کے کونسلر جنرلز، پولیس اور دوسرے محکموں کے اعلیٰ آفیسرز شامل تھے۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی یہ مہمان جلسہ گاہ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ساڑھے دس بجے جب جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری اجلاس شروع ہوا تو اس اجلاس میں حسب روایت معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے اور مختلف رنگ میں اظہار خیال کیا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کینیڈا کے آخری اجلاس میں شرکت کے لئے جیسے ہی تشریف لائے تو سارا ہال حضور انور کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جلسہ کی اس آخری تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

بعض معزز مہمانوں کے خطابات

درج ذیل معزز مہمانوں نے باری باری اپنے خیالات کا اظہار کیا:

☆ Hon. Jim Karygiannis,MP پارلیمانی سیکرٹری منسٹر آف ٹرانسپورٹ

☆ Hon.John Tory لیڈر آف کنزرویٹو پارٹی

☆ Hon.Greg Sorbara وزیر خزانہ انٹاریو نے کہا کہ جماعت احمدیہ میں ہمیں مذہبی اقدار کی شاندار مثالیں ملتی ہیں اور میری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف کینیڈا میں بلکہ ساری دنیا میں پھلے اور پھولے۔

☆ Hon.Stephen Harper لیڈر آف پراگریسو کنزرویٹو پارٹی ولیڈر آف آفیشل اپوزیشن

☆ Hon.Joe Volpe منسٹر آف امیگریشن جنہوں ہوں نے وزیر اعظم کینیڈا پال مارٹن کی نمائندگی کی۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ جو اقدار پیش کرتی ہے سارے کینیڈا میں انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ وان میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد اس جماعت کی ترقی کی ایک علامت ہے۔

آخر میں حضور انور نے ایمان افروز اختتامی خطاب ارشاد فرمایا جس میں ایک ہزار سے زائد غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب بطور مہمان شامل ہوئے۔ ان میں سے 47 مہمانوں کا تعلق حکومت کے سرکردہ حکام سے تھا۔ جن میں سے پندرہ ممبر آف پارلیمنٹ، 11 ممبر آف پراونشل پارلیمنٹ، 3 تین میئر، ایک ڈپٹی میئر، 10 دس کونسلرز، 3 تین ریجنل کونسلر، ایک کونسل جنرل (USA) ایک چیف آف پولیس (پیل ریجن) ڈپٹی چیف یارک ریجن پولیس اور ایک چیئر مین میونسپلٹی آف یارک تھے۔ ممبران پارلیمنٹ میں سے 9 حکومت کے منسٹر تھے اور 3 اپنی اپنی پارٹیوں کے لیڈر تھے۔

معزز مہمانوں کے ساتھ ظہرانہ

Hon.Joe Stephen Harper (لیڈر آف کنزرویٹو پارٹی) Volpe منسٹر آف امیگریشن، Greg Sorbara منسٹر آف فنانس، Deepak Obhari، Rahim Jaffer ممبران پارلیمنٹ اور چاروں شہروں کے میئرز کو حضور انور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ جون تا اگست 2006ء)

☆ تیسری مرتبہ حضور ایدہ اللہ واشنگٹن سے روانہ ہو کر 24 جون 2008ء کو ٹورانٹو تشریف لائے۔ اور صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی تقریبات میں شمولیت فرمائی۔ اور 6 جولائی 2008ء کو کیلگری سے لندن کے لئے روانہ ہوئے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی استقبالیہ تقریب

25 جون 2008ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا نے صد سالہ خلافت جوبلی کے ایک پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ٹورانٹو کے علاقہ سکاربرو میں واقع Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

اس اہم تقریب میں 775 سے زائد مہمان شامل ہوئے جن میں صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ، صوبائی اسمبلی کے 18 ممبران پارلیمنٹ، 5 صوبائی وزراء، ایک ہاؤس لیڈر، ایک سابقہ ممبر پارلیمنٹ، فیڈرل پارلیمنٹ کے 19 ممبران جن میں ایک وزیر مملکت اور 7 سابقہ وزراء شامل تھے، 4 میئر حضرات، 10 لوکل کونسلرز، 2 سابقہ میئرز، ہندوستان کے 7 ڈپلومیٹس، امریکہ، پاناما، فرانس، چین، ایکواڈور، تائیوان، جاپان اور تھائی لینڈ کے سفارت خانوں کے ڈپلومیٹس، 2 پولیس چیفس، 25 پولیس آفیسرز، مختلف مذاہب کے 30 سربراہان، 25 پروفیسرز، 30 ٹیچرز، 8 ججز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق پہلے ظہرانہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد سوا آٹھ بجے تقریب کے دوسرے حصہ کا آغاز ہوا۔

تقریب اور حضور انور اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد سٹیج پر تشریف فرما مہمانوں کو اپنے خطاب پیش کرنے کی درخواست کی گئی جن میں درج ذیل معزز مہمان شامل ہوئے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

☆ Hon.JimKarygiannis MP نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اپنا بھائی قرار دیا ہوا تھا۔ احمدیوں اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے کافی فعال ہیں۔ انہوں نے احمدیوں کا بہا ہوا خون خود اپنی آنکھوں سے اس وقت دیکھا ہے جب انہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔

☆ Hon. Jason Kenny نے خطاب کیا۔ موصوف وزیر اعظم کینیڈا Hon. Steven Harper کے نمائندہ کے طور پر ان کا پیغام لے کر آئے تھے۔ انہوں نے اردو زبان میں کہا کہ ہم خلیفہ مسرور احمد کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

☆ صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ Hon. Dalton McGuinty نے حاضرین سے خطاب کیا۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور کے ساتھ ابھی بیٹھ کر کچھ وقت گزارا ہے۔ یہ میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ حضور کے کام کے اوقات اور ٹائم ٹیبل سن کر مَیں تو دنگ رہ گیا کہ حضور اتنے معمور الاوقات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ احمدی افراد جماعت بہت محنتی ہیں اور ان کی وجہ سے ہمارا کلچر مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا مذہب بنیادی صداقت کو پیش کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ ہمیں ایک اور بنیادی بات کا درس دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کا احساس ہونا چاہئے اور ایک دوسرے سے محبت کے جذبات کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ اگر یہ بات حقیقت بن جائے تو دنیا کو ہر طرح کی افراتفری اور فتنہ وفساد سے نجات مل جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ سے خطاب

ان مہمانوں کے خطابات کے بعد حضور انور نے مہمانوں سے انگریزی میں خطاب فرمایا جو بہت مؤثر اور بصیرت افروز تھا۔ ہر ایک کے دل پر اس نے گہرا اثر چھوڑا اور ہر ایک نے برملا اس کا اظہار کیا۔

مہمانوں کے تأثرات

☆ مختلف مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے آج تک جہاد کی ایسی پُر معارف تشریح اور وضاحت نہیں سنی۔

☆ حضور کا خطاب بہت پُر اثر تھا اور معلومات سے بھرپور تھا۔

☆ حضور نے ہمیں بہت اچھی تعلیم دی ہے۔

☆ حضور کے خطاب نے ہمارے دلوں پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔

☆ ہمیں اور ہماری سوسائٹیز کو ایسے خطاب کی ضرورت تھی۔

☆ ہمیں اس پروگرام سے بہت خوشی ہوئی۔ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ یہ ایک بہت اچھی شام ہے جو ہم نے گزاری ہے۔

☆ آج کی شام ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی۔

☆ فیڈرل ممبر پارلیمنٹ جم کیری جیانس نے کہا کہ حضور میرا گھر آپ کا گھر ہے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کا اختتامی اجلاس

29 جون 2008ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے، ہر طرف سے پُر جوش اور بھرپور انداز میں نعرے بلند ہوئے اور جلسہ گاہ کچھ دیر تک نعروں سے گونجتی رہی۔ اور جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تقسیم ایوارڈز کی تقریب سے ہوا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

جس کے بعد درج ذیل معززین نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

☆ سب سے پہلے میئر آف ٹورانٹو His Worship Mayor David Miller نے تقریر کی۔

☆ His Worship Mayor Frank Scarpitti میئر آف مارکھم

☆ بریمپٹن شہر کی میئر Her. Worship Susan Fennell نے تقریر کی۔

☆ میئر آف مسس ساگا Her Worship Mayor Hazel McCallion جو بیس سال سے جماعت کی تقریبات میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں نوجوان بچوں کو تعلیمی ایوارڈ دیئے گئے ہیں وہ ان ایوارڈز سے بہت خوش ہوئی ہیں اور یہ نئی نسل ہی جماعت احمدیہ اور کینیڈا کا مستقبل ہے۔ ہمارا مستقبل ان بچوں کے ہاتھ میں ہے۔

☆ ممبر پارلیمنٹ Michael Ignateuf حال لبرل پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نے کہا کہ یہاں کے ماحول اور اس کنونشن نے بہت ہی متاثر کیا ہے اور میں یہاں کے محبت بھرے اور گرم جوش ماحول سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا یہ پیغام ابدی ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ پیدا نہ کرو۔ آپ لوگ اس پر عمل کر رہے ہیں اور تمام لوگوں کو اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

☆ Hon. Jason Kenny، 2006ء میں وزیر اعظم کینیڈا کے پارلیمانی سیکرٹری حال Multiculturism&Canadian Identity کے سیکرٹری آف سٹیٹ جو وزیر اعظم کا پیغام لے کر آئے تھے۔ اور جنہوں نے اردو زبان میں کہا۔ ''ہم خلیفہ مسرور احمد کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔'' حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے حضور انور کے دستِ مبارک کا بوسہ لیا۔

ان سبھی مہمانوں نے اپنے اپنے خطابات کے بعد حضور انور کی خدمت میں تحائف پیش کئے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا سپاس نامہ

مہمان حضرات کے خطاب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں استقبالیہ اردو اور انگریزی زبان میں پیش کیا۔

مسجد بیت النور، کیلگری

ویسٹرن کینیڈا کے صوبہ البرٹا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 جولائی 2008ء کو 'مسجد بیت النور' کیلگری کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا۔

حضور انور کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ تقریب

اگلے روز 5 جولائی 2008ء کو حضور انور کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں کینیڈا کے وزیر اعظم کے علاوہ، وفاقی، صوبائی وزراء ممبرز پارلیمنٹ، شہروں کے میئرز اور مختلف ممالک کے سفارت کاروں، مختلف تنظیموں کے سربراہوں، دانشوروں اور ملکی میڈیا نے شرکت کی۔ اور حضور انور نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ معزز مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا۔ مہمانوں نے خوبصورت، دیدہ زیب مسجد بیت النور کے بارہ میں نہایت اچھے اور دلکش تاثرات بیان کئے۔

وزیر اعظم کا خطاب

وزیر اعظم کینیڈا (Right Honorable Stephen Harper) نے مسجد بیت النور کی تعمیر کے موقع پر اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ کینیڈا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے اور کیلگری کی مختلف اہم عمارتوں میں اعلیٰ فن تعمیر کے لحاظ سے یہ ایک نہایت مفید اضافہ ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ جو لوگ اس جماعت کو جانتے ہیں، ان کے لئے یہ بات ہرگز کسی تعجب کا باعث نہیں ہونی چاہئے کہ اس جماعت کے افراد کتنی قربانی اور وقف کی روح رکھتے ہیں۔ امن، عالمگیر اخوت اور خدا کی رضا پر سر تسلیم خم کرنا ان لوگوں کی پہچان ہے اور یہی دراصل اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم اس لحاظ سے حضور کے ساتھ پورے طور پر متحد ہیں اور انہیں ان کے آزادئ مذہب کے پرچارک ہونے کا ایک بہادر چیمپین (champion) قرار دیتے ہیں اور ہم خلیفہ کی تعریف کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 ستمبر 2008ء، صفحہ 11)

بلاشبہ اس وقت شمالی اور جنوبی امریکہ کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔

☆ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چوتھی مرتبہ 3 جولائی 2012ء کو Harrisburg امریکہ سے بذریعہ کار حکومت کینیڈا کے سرکاری مہمان ہونے کے اعزاز میں Whirpool Bridge ٹورانٹو تشریف لائے۔ اور 17 جولائی 2012ء کو پیئرسن انٹرنیشنل ایئر پورٹ ٹورانٹو سے لندن کے لئے مراجعت فرمائی۔

معزز مہمانوں سے ملاقاتیں

4 جولائی 2012ء کو لبرل ممبر پارلیمنٹ آنریبل Justin Trudeau اور Mr. Doug White میئر آف بریڈفورڈ ویسٹ Gwillinbury نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتوں کی سعادت پائی۔

8 جولائی 2012ء کو جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ حضور انور کی موجودگی میں درج ذیل معزز مہمانوں نے خطاب کئے۔

Hon. Margret Baset- Minister for Community Services

Muhammad Imran Ch. Acting Counsel General for Pakistan

Hon. Shawn Casey-MP from Charlotte Twon, PEI)

Maurizio Bevilacqua - Mayor City of Vaughan

Dave Levac, Speaker of the House for the Ontario Legislature

Ms. Sama Ataullah Jan - Senator

Hon. Charles Sousa - MPP and Minister of Citizenship and Immigration for Province of Ontario

معزز مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور حضور انور کی جماعت احمدیہ عالمگیر کی قیادت وسیادت کے بارہ میں اچھے تاثرات بیان کئے۔

سر ظفر اللہ خان ایوارڈ

جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس سال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ ''سر ظفر اللہ خان ایوارڈ'' کا اجراء کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال ایسے سیاستدانوں کو دیا جائے گا جو اپنی شرافت اور انسانی ہمدردی کی وجہ سے کینیڈین سیاست میں قابل مقام رکھتے ہوں اور جماعت کے مفادات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس میں یہ ایوارڈ Hon. Greg Sorbara کو دیا گیا۔ موصوف سٹی آف وان (جس میں جماعت کا مرکز اور جامع مسجد بیت الاسلام واقع ہے) سے مقامی اور پھر صوبائی سطح پر سیاست میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ان کا تعلق لبرل پارٹی سے ہے۔ پارٹی اور کینیڈین سیاست میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

اس کے بعد Hon. Greg Sorbara نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور! اس انعام کا وصول کرنا میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ آپ نے میرے دل کی گہرائیوں کو چھوا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا میں ہرگز حقدار نہیں لیکن مَیں اسے نہایت عاجزی اور اعزاز کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔

حضور میرا اس جماعت سے ایک محبت کا تعلق ہے جو گزشتہ 21 سال پر محیط ہے۔اس جماعت کے ساتھ یہ تعلق مجھے ابتدائی ایام کی طرف لے جاتا ہے جب اس جماعت کے باغ کے پودے کا بیج بویا جارہا تھا۔

حضور آپ کو معلوم ہے کہ ہر ایک عظیم باغ کو تین عناصر کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک زرخیز زمین، دوسرا اعلیٰ درجہ کا بیج اور تیسرا عظیم باغبان۔اس مثال میں اعلیٰ بیج سے مراد جماعت احمدیہ کا اعلیٰ درجہ کا ایمان ہے۔جو آپ کے نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی بنیاد سے نکلتا ہے۔اور حضور، اس کے باغبان اور محافظ ہیں اور آپ کی اعلیٰ قیادت ہے۔

27 سال قبل اس باغ کو ابتدا میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔پس یہ آپ لوگوں کی قیادت اور ایمان تھا جس کے نتیجہ میں یہ باغ پھلا اور پھولا ہے اور اب تو یہ باغ ملک بھر میں لہلہا رہا ہے اور یہ باغ روح کی غذا مہیا کرتا ہے۔

آخر میں اس عظیم شخص کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔جس کا نام جسٹس سر محمد ظفر اللہ خان ہے۔وہ یقیناً گزشتہ ایک سو پچاس سال کی عظیم شخصیات میں سے ہیں جو اس چھوٹے سے سیارے یعنی زمین سے گزر چکے ہیں اور اگر آج وہ یہاں موجود ہوتے تو یقیناً سب سے پہلے وہ پاکستان کے توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا اعلان کرتے جو ایک خوفناک تعصب کے نتیجہ میں تراشا گیا ہے اور آخر میں یقیناً وہ آپ تمام لوگوں کو اپنی گھریلو اور روحانی زندگی میں عظیم کامیابی کی دعا دیتے۔

ان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت ایمان افروز اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔

خصوصی ظہرانہ

جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل حکومتی سرکردہ حکام اور دیگر مہمانوں کے لئے ظہرانہ کا انتظام کیا گیا تھا۔آج جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ایک فیڈرل منسٹر، گیارہ فیڈرل ممبرز پارلیمنٹ، پانچ صوبائی وزراء، سترہ صوبائی ممبرز پارلیمنٹ، ایک سینیٹر، چار ڈپلومیٹس، پانچ سابقہ فیڈرل ممبرز پارلیمنٹ، تین ہائی رینکنگ پولیس آفیسرز، دو پولیس چیفس، سولہ کونسلرز، چھ میئرز اور اس کے علاوہ بعض اداروں کے ڈائریکٹرز، پرنسپلز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔تقریب ظہرانہ میں قریباً ایک ہزار کے لگ بھگ مہمان شامل ہوئے۔

معزز مہمانوں کی حضور انور سے ملاقاتیں

9 جولائی 2012ء کو درج ذیل معزز مہمانوں کو حضور انور نے ملاقات کا شرف بخشا۔

☆ آنریبل جوڈی سگرو (Judy Sgro) فیڈرل ممبر پارلیمنٹ جو وزیر اعظم کی مشاورتی کونسل کی ممبر بھی ہیں اور سابق وزیر سیٹیزن شپ اینڈ امیگریشن بھی۔

☆ وان شہر کے ریجنل کونسلر Michael Di Biase سابق میئر وان سٹی

☆ خالد عثمان صاحب سابق کونسلر مارکھم شہر ''اونٹاریو میڈل'' کینیڈا اور ''تمغہ امتیاز پاکستان'' کے حامل ہیں۔

طاہر ہال کی افتتاحی تقریب

11 جولائی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس افتتاحی تقریب کے لئے طاہر ہال میں تشریف لائے اور Main Entrance کے پاس دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کے بعد دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑے ہال میں تشریف لائے۔جیسے ہی حضور انور ہال میں آئے تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے۔

بعد ازاں میئر آف وان نے اس تقریب کی مناسبت سے تعارفی کلمات کہے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

☆ اس کے بعد عزت مآب Julian Fantino، وفاقی وزیر برائے انٹرنیشنل کوآپریشن نے خطاب کیا۔اور وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام

کینیڈا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں احمدیہ مسلم جماعت بہت فعال ہے۔احمدی افراد حقیقی اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی امن، عالمی بھائی چارہ اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اپنی توجہ اور مسلسل کوشش کے باعث مشہور ہیں۔وسیع تر مفاد کی خاطر آپ کے مل جل کر کام کرنے کے عزم نے، جس کے تحت آپ مختلف سماجی، طبی اور تعلیمی خدمات بجالا رہے ہیں، ہمارے ملک کے سماجی تعلقات کو افزودگی بخشی ہے۔مجھے یقین ہے کہ یہ نیا کمیونٹی سنٹر آپ کے اچھے کاموں کا مرکز رہے گا اور آنے والی نسلوں تک یہ ہال وان کے کینیڈین احمدی مسلمانوں کی باہمی رفاقت کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتا رہے گا۔آپ کا مخلص

رائٹ آنریبل سٹیفن ہارپر
(وزیر اعظم کینیڈا)

☆ اس کے بعد بریمپٹن ویسٹ کے Kyle Seeback MP نے کہا کہ خدمت انسانیت کا جو کام آپ کی جماعت بجالا رہی ہے، چاہے وہ لوکل ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنا ہو یا عطیہ خون کی مہم ہو یا ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت دنیا بھر میں کام ہو رہا ہو ایسی خدمات میں آپ لوگوں کی شراکت حقیقی طور پر شاندار ہے۔یہ تمام کینیڈین افراد کے لئے نمونہ اور مشعل راہ ہے۔ہمیں ایسی مضبوط اور متحرک جماعت، یعنی جماعت احمدیہ کی کینیڈا میں موجودگی پر فخر ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ایک شاندار اور اعلیٰ ترین کامیابی ہے کہ بغیر کسی حکومتی مدد کے آپ نے اپنے طور پر فنڈز اکٹھے کر کے کمیونٹی سنٹر تعمیر کیا۔جہاں تک مجھے علم ہے پورے کینیڈا میں یہ اس قسم کا واحد کمیونٹی سنٹر ہے۔

☆ Hon. Judy Sgro, MP نے خطاب کیا اور کہا کہ جماعت کو اپنے آپ پر بہت فخر ہوگا، یعنی ایسی سہولیات آسانی سے تعمیر نہیں ہو جایا کرتیں، وہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ بہت ہی کم ایسی جماعتیں ہیں جو کہ 9 ملین ڈالر اکٹھے کر کے ایسی سہولت بنا دیں جسے تمام تر کمیونٹی کے زیر استعمال رہنا ہے۔اگر آپ غور کریں تو یہ کینیڈین معاشرہ کے لئے ایک بڑا عطیہ ہے۔

اس کے بعد آپ نے یادگاری تختی کی تحریر پڑھ کر سنائی۔

☆ Dr. Kirsty Duncan ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا خطاب کیا اور کہا کہ یہ ایک عظیم الشان سہولت ہے جو ہمارے معاشرے اور کینیڈا کے لئے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔

☆ Linda, Jeffrey MPP وزیر برائے قدرتی وسائل نے خطاب کیا اور کہا کہ یہ ہال ان مناظر میں ایک حسین اضافہ ہے اور یہ اس بات کی علامت بھی ہے کہ کس طرح یہ جماعت ایسے تعلقات مضبوط کر رہی ہے جو ہم سب کی وحدت کا ذریعہ ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے وزیر اعلیٰ کا سرٹیفکیٹ پڑھ کر سنایا۔

☆ Eric Joliiffe, Chief of Police نے خطاب کیا اور کہا کہ گزشتہ 25 سالوں میں اس خاص علاقہ میں جماعت کو پروان چڑھتے دیکھا ہے۔آپ لوگوں نے یہاں حیرت انگیز کام کیا ہے۔

☆ کینیڈا کی لبرل پارٹی کے راہنما Hon. Bob Rae نے خطاب کیا اور کہا کہ احمدیہ کمیونٹی کا پیغام اُن کا نہیں بلکہ کینیڈا کا پیغام ہے۔محبت، ہم آہنگی اور مذہبی رواداری جیسی اقدار کینیڈا کا دل ہیں اور یہ اقدار جماعت کے بنیادی عقائد اور منشور کا بھی حصہ ہیں۔انہوں نے کہا ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ملک میں احمدیہ مسلم کمیونٹی آباد ہے۔

☆ آنریبل Maurizio BevilacquaMP جن کا تعلق حلقہ وان سے ہے، نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ قول کے ساتھ فعل کا ہونا ضروری ہے۔احمدیہ کمیونٹی وہ کمیونٹی ہے جو اپنے خیالات کو بڑے واضح انداز میں پیش کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت نہ صرف اس شہر میں بلکہ پورے ملک میں اس قوم کی فلاح کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کیا انعام ہو سکتا ہے؟ میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ ایک دوسرے کی مدد کرنے سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں۔ہمیں پیس ویلج بنانا ہو، وان کے لئے ہسپتال تعمیر کرنا ہو، ہسپتال کے لئے خون کے عطیات لینے ہوں، یا پھر بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنی ہو تو جماعت احمدیہ ہمیشہ آگے ہوتی ہے۔آپ کی جماعت کینیڈا کے شہریوں کے لئے ایک عملی نمونہ ہے۔آپ کے دلوں میں ہمدردی ہے، آپ معاشرہ کو مستحکم اور شفاف بنانے کے لئے آگے آگے ہیں۔

مہمانوں کے خطابات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

معزز مہمانوں کی حضور انور سے ملاقاتیں

طاہر ہال کی افتتاحی تقریب کے بعد درج ذیل معزز مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ لبرل پارٹی کے چیئرمین Hon. Bob Rae نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Hon. Bob Rae انتہائی تجربہ کار اور ماہر سیاستدان ہیں۔
یہ صوبائی اور وفاقی سطح پر دس مرتبہ ممبر آف پارلیمنٹ منتخب ہو چکے ہیں اور جس الیکشن میں بھی حصہ لیا ہے اس میں ہمیشہ کامیاب ہوئے ہیں۔ موصوف اونٹاریو صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ ان کو کینیڈا کی حکومت میں اعلیٰ سطح پر کام کرنے کا تجربہ ہے۔

محترم امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے Bob Rae کی موجودگی میں یہ کہا تھا کہ کینیڈا ساری دنیا ہو جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آج میں نے بھی اپنے خطاب میں ان کی موجودگی میں اس کو دوہرایا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ سب سے قبل اگر میری کسی احمدی سے ملاقات ہوئی ہے تو وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان تھے۔ آپ سے 1969ء میں ایک ریلیجنس اینڈ انٹرنیشنل افیئرز کانفرنس پر ملاقات ہوئی تھی۔

☆ Hon. Julian Fantino MP منسٹر آف انٹرنیشنل کوآپریشن و ایسوسی ایٹ وزیر برائے قومی دفاع اور وزیر ریاست برائے سینئرز۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے طاہر ہال کی تعمیر کے لئے دی جانے والی گرانٹ حکومت کو واپس کر کے ایک بہت بڑی مثال قائم کی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

16 جولائی 2012ء کو صوبہ انٹاریو کے وزیر اعلیٰ Hon. Dalton McGuinty نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔

یہ تقریب وڈبرج کے علاقہ میں Paramount Conference and Event Venue میں منعقد ہوئی اور استقبالیہ تقریب کا آغاز ہوا۔

☆ آنریبل Sousa Charles جو کہ منسٹر آف سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن ہیں، نے تعارفی کلمات کہے اور بتایا کہ حضور کے علاوہ آج ہمارے ساتھ شفیق قادری MPP، عامر مانگٹ، رضا مریدی، ٹورانٹو پولیس کے چیف Phil Blair اور وان کے میئر His Worship Maurizio Bevilacqua ہمارے درمیان موجود ہیں۔

گزشتہ ہفتہ مجھے مسی ساگا میں آپ کا جلسہ میرے لئے انتہائی خوشگوار تجربہ تھا۔ یہ جلسہ اس کمیونٹی کے لوگوں کو اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ایک ساتھ رہنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا اور ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' سے ہی ممکن ہے۔

صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ کا خطاب

Hon. Dalton McGuinty جو کہ صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ ہیں نے اپنی تقریر کے آغاز میں السلام علیکم کے الفاظ کہے اور کہا: مَیں حضور انور کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور دیگر مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج آپ لوگوں کے ساتھ مل کر مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

صوبہ اونٹاریو کے ترقیاتی منصوبہ جات میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کی جانے والی امداد پر بھی مَیں شکرگزار ہوں۔ جماعت نے وان ہسپتال کے لئے بھی فنڈز اکٹھے کئے نیز خون کے عطیات کے ذریعہ بھی مدد کی۔ اس کے علاوہ جماعت کا کینیڈا ڈے کی تقریبات میں بھرپور شرکت کرنے پر مجھے فخر ہے اور اب طاہر ہال اس میں ایک عمدہ اضافہ ہے۔ مَیں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی اونٹاریو میں ایک مرتبہ پھر آمد پر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں جیسی اعلیٰ اقدار کو فروغ دینے کے جذبہ پر بھی آپ کے شکرگذار ہیں۔

ان کے بعد حضور انور نے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچویں مرتبہ 15 مئی 2013ء کو لاس اینجلیز امریکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز وینکوور پہنچے۔ اور 27 مئی 2013ء کو کیلگری سے براستہ شکاگو، لندن روانہ ہوئے۔

مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے افتتاح کا سارے ملک میں چرچا ہے۔ اور 18 مئی 2013ء بروز ہفتہ کے دن کو خاص اہمیت دی گئی ہے اور ملک کے مختلف شہروں میں اس دن کو ''احمدیہ ڈے'' Ahmadiyya Day قرار دیا گیا ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن وینکوور افتتاح کے موقع پر مختلف حکام کی Proclamations اور 18 مئی 2013ء احمدیہ ڈے (Ahmadiyya Day)

مسجد بیت الرحمٰن وینکوور افتتاح کے موقع پر 18 مئی 2013 کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرنے کا کینیڈا کے 16 شہروں نے اعلان کیا۔

مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے درج ذیل سرکردہ حکام کی طرف سے مبارکباد کے خطوط ملے۔ جن میں نیشنل ممبرانِ پارلیمنٹ، صوبائی ممبرانِ پارلیمنٹ، میئرز اور کونسلرز اور دیگر حکام شامل ہیں۔

پیغامات

☆ بریمپٹن ویسٹ کے Kyle Seeback MP نے اپنے پیغام میں لکھا: مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد ایک خوبصورت عبادت گاہ ثابت ہوگی اور اتحاد اور علم پھیلانے کا ذریعہ بنے گی۔

☆ اٹوبیکوک کے Laurel Broten MP نے لکھا: مسجد بیت الرحمٰن اتحاد اور تعلیم کے فروغ کا عظیم الشان نشان ہے۔ یہ مسجد صرف عبادت اور روحانیت بڑھانے کا ہی ذریعہ نہیں ہوگی بلکہ احمدیہ جماعت کا اپنے مذہب سے لگاؤ اور کینیڈا سے وفاداری کا نشان ہوگی۔

☆ یارک ویسٹ ٹورانٹو کی Judy Sgro MP نے لکھا: یہ صرف ایک عمارت نہیں بلکہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں انسان اپنے خدا کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق بڑھا سکتا ہے۔

☆ لبرل پارٹی کے راہنما Hon. Justin Trudeau نے لکھا: یہ بات میرے لئے بہت باعث عزت ہے کہ میں آپ کو اس مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔ یہ مسجد کمیونٹی میں صرف ایک عمارت کا ہی اضافہ نہیں کرتی بلکہ لوگوں کو اکٹھا کرنے اور ملنساری کا ذریعہ بھی ہے۔

☆ منسٹری آف فارن افیرز کے پارلیمانی سیکرٹری Deepak Obhrai نے لکھا: ہم اس بات پر بہت عزت محسوس کرتے ہیں کہ احمدیوں نے ہمارے ملک اور کمیونٹیز میں بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اس مسجد کا افتتاح کینیڈینز کے لئے باہمی مفاہمت کا ذریعہ ہوگا۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وینکوور کینیڈا میں آمد اور ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے افتتاح کی تقریب کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اس قدر وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی ہے کہ کینیڈا کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنی کوریج کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

چند تاثرات

وینکوور میں حضور انور کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر مختلف شخصیات نے اپنے خیالات اظہار کیا۔

☆ ایک سکھ سیاستدان منمیت بھلر نے کہا: میں نے کچھ دنوں تک (Geneva, Switzerland) میں ایک اہم تقریر کرنی ہے جس کا متن میں پہلے سے تیار کر چکا تھا۔ لیکن مَیں اب اپنی تقریر کا متن دوبارہ تیار کروں گا اور اس میں اُن باتوں کو بھی شامل کروں گا جو حضور انور نے بیان فرمائیں۔ حضور انور کے ارشادات سے میں پوری طرح اتفاق کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور انور ایک روحانی شخصیت ہیں۔

☆ شیر پنجاب ریڈیو کے نمائندہ راوندر سنگھ نے کہا: حضور انور کی سوچ میں صراحت پائی جاتی ہے۔ ان کے نقطۂ نظر میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ آپ کی تقریر میں جرأت دیکھنے کو ملتی ہے۔ روحانی لیڈر آپ کی طرح کا ہی ہونا چاہئے۔ آپ کی شخصیت میں ایک طاقت اور جاذبیت ہے۔

☆ Marilyn Iafrate جو کہ وان شہر کی کونسلر ہیں، نے کہا: جب بھی حضور انور کینیڈا تشریف لاتے ہیں تو کینیڈا میں ایک خاص قسم کی ہلچل اور رونق نظر آتی ہے۔ میں نے حضور کی بیان فرمودہ تمام باتوں کو سمجھا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں۔

☆ John Cummins MP برٹش کولمبیا میں کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر نے کہا کہ آپ کی تقریر انتہائی مؤثر اور جامع تھی۔ آپ کی تقریر آج کی دنیا کی ضرورت ہے۔

☆ Jim Karygiannis MP نے کہا: حضور انور کی معیت میرے لئے ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ میں جب بھی خلیفہ کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے آپ کو خدا کے نزدیک پاتا ہوں۔

☆ ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro کے میاں Sam Sgro نے کہا: حضور انور ایک عظیم شخصیت ہیں۔ آپ کا خطاب بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ حضور انور نے ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنے کا درس دیا

ہے اور اسی چیز کی ہمیں ضرورت ہے۔

☆ Christian Beckter نے کہا: مجھے حضور انور کی ایک بات بہت پسند آئی کہ حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی ہم کسی مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو ہم 'مذہبی آزادی' کے ایک نئے باب کو رقم کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا ہے کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

☆ کینیڈین براڈکاسٹنگ کارپوریشن (CBC) ریڈیو کے نمائندہ صحافی نے کہا: حضور انور نے میرے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا ہے۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی۔ اس پروگرام کو شام چھ بجے CBC پر کوریج دوں گا۔

☆ ایک مقامی تاجر نے کہا: مجھے آج علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن تو ہر مذہب کا حصہ ہے۔ میں نے جو بات آج یہاں سیکھی ہے وہ لازماً اپنے بچوں کو سکھاؤں گا۔

☆ مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان دوست نے کہا: حضور انور امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں۔ امید ہے میڈیا کے ذریعہ اسلام کے متعلق شدت پسندی کی بجائے امن کا پیغام پھیلے گا۔ میں خود بھی مسلمان ہوں لیکن حضور انور کے خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سے نئی باتیں سیکھیں۔

☆ ایک مہمان خاتون Marilyn Clayton نے کہا: حضور انور کا محبت سے بھرا ہوا پیغام میرے دل کو چھوا ہے۔ حضور انور کی یہ بات کہ کسی بھی شخص کو احمدیہ کمیونٹی سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے میرے دل کو بہت اچھی لگی۔ حضور انور کا پیغام سن کر بہت لطف حاصل ہوا۔

☆ ایک مہمان نے کہا: حضور انور کا خطاب نہایت پُر فکر تھا۔ خطاب میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ حضور انور کا خطاب انتہائی واضح تھا اور اس میں قابلِ تحسین دور اندیشی تھی۔

☆ ایک دوست Gurnan Johar نے کہا: حضور انور کے خطاب سے بہتر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ اپنے احساسات کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ موجود نہیں۔ میری زندگی کی بہترین تقاریب میں سے یہ تقریب تھی۔

☆ Sukh Johal نے کہا: آپ کا توحید کا پیغام تمام دنیا کے لئے اپنے اندر اہم معانی رکھتا ہے۔

☆ امریکہ سے تعلق رکھنے والے ایک بوسنین مسلمان دوست نے کہا: یہ میری زندگی میں کسی روحانی رہنما سے ملنے کا پہلا موقع تھا۔ اور آج کا دن میں کبھی نہیں بھول پاؤں گا۔

☆ ایک دوست نے کہا: حضور انور کی باتیں شعور سے بھری ہیں۔ آپ نے جو محبت کا پیغام دیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ مجھے فخر ہے کہ حضور انور برٹش کولمبیا تشریف لائے ہیں۔

(ماخوذ از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 جولائی 2013ء)

پریس کانفرنس

25 مئی 2013 کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کی حضور انور کے ساتھ پریس کانفرنس میں بہت سے نمائندگان اور جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

کیلگری میں معزز مہمانوں کے ساتھ حضور انور کی ملاقاتیں

☆ کیلگری کے میئر Naheed Nenshi نے میٹنگ کے آخر پر کہا کہ یہ وہ جماعت ہے جو ہر روز ہمارے شہر کی خدمت کرتی ہے۔

☆ کیلگری پولیس کا ایک وفد

☆ Hon. Deveinder Shory MP۔ یہ ہماری ''مسجد بیت النور'' کے حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے ہیں، ان کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے ہے۔

آخر پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت مثالی ہے۔ ان کا کردار بہت اعلیٰ ہے۔ معاشرہ میں مدغم ہو جاتے ہیں اور سب کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ ان کی تعریف کرتا ہوں اور ہر جگہ جماعت کی خوبیوں کے بارہ میں بتاتا ہوں۔

(ماخوذ از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 13 ستمبر 2013ء)

مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور دورہ کیلگری کی میڈیا کوریج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کی طرح یہاں کینیڈا کے سفر میں بھی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ وینکوور میں مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر بڑے وسیع پیمانہ پر میڈیا اور پریس نے کوریج دی۔ اسی طرح یہاں کیلگری میں کینیڈا کے نیشنل ٹی وی چینل CBC اور بعض دوسرے ٹی وی چینلز اور ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں نے مشن ہاؤس آکر حضور انور کے انٹرویوز لئے اور پھر ان کی بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی۔

کیلگری ہیرالڈ (Calgary Herald)

کیلگری ہیرالڈ (Calgary Herald) نے 26 مئی 2013 کو درج ذیل خبر شائع کی:

کیلگری کے دورہ کے دوران عالمی مسلم رہنما کا حالیہ ہونے والی دہشتگردی کے حملوں پر سخت مذمت کا اظہار

احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی رہنما مرزا مسرور احمد نے کہا کہ برطانوی فوجی کا قتل، میراتھن دوڑ میں ہونے والے دھماکے اور Via ریل میں دھماکوں کی سازش اسلام کی اصل تعلیمات کے برعکس غلط پیغام دیتے ہیں۔

مسجد بیت النور میں انہوں نے ہمارے رپورٹرز کو بتایا کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ امن، محبت اور ہم آہنگی پر مشتمل ہے۔

بعض رپورٹوں کے مطابق 25 ہزار سے 50 ہزار تک کی تعداد میں احمدی کینیڈا میں آباد ہیں جن میں سے بیشتر کیلگری، وینکوور اور ٹورانٹو کے شہری علاقوں میں ہیں۔

ہفتہ کے روز مرزا مسرور احمد صاحب نے شدت پسند مسلمانوں کی طرف سے کئے جانے والے حملوں کو امن کی راہ میں رکاوٹ کہا ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہم ہمیشہ سے شدت پسندی کی مذمت کرتے آئے ہیں اور اسی طرح ہمیشہ سے امن کا پیغام دیتے آئے ہیں۔

جنوبی امریکہ کے ایک بڑے شہر کیلگری کے میئر ناہید Nenshi نے بھی جماعت کی خدمات کو سراہا۔

48 ہزار فٹ کی بلندی پر واقع یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کہلاتی ہے اور دنیا کی بہترین مساجد میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

(ماخوذ از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20 ستمبر 2013ء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ کینیڈا کے موقع پر حضور انور کی ہدایات، ارشادات اور خطابات سننے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق دے اور برکاتِ خلافت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

نوٹ: اس مضمون کی تیاری کے لئے احمدیہ گزٹ کے شماروں اور حضور انور کے دورہ جات کینیڈا کی رپورٹوں سے مدد لی گئی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں شائع ہوئی ہیں۔

تختِ روحانی کا وارث

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن

جس کو پہنائی خدا نے ہے خلافت کی رِدا
ہے زمیں پر اک چنیدہ بس وہی مردِ خدا

تختِ روحانی کا وارث ہے فقط مسرور اب
جو دلوں کی سلطنت کا آج کل ہے بادشاہ

ہے فقط وہ واجبِ اطاعت امامِ وقت ایک
جس کے حق میں انی معک کا نوشتہ ہے لکھا

یوں تو دعویدار ایرے غیرے پھرتے ہیں مگر
کوئی بھی رکھتا نہیں تائیدِ حق اُس کے سوا

ہم رہیں اس نعمتِ عظمیٰ کے وارث تاابد
قومِ احمدؐ کو یونہی ملتا رہے اِک رہنما

منزلِ آخر کو پالے گی یقیناً لاجرم
کشتیٔ اسلام کا ہے مردِ فارس ناخدا

اپنی نسلیں بھی ہمیشہ ہوں خلافت کی غلام
وہ بھی دہراتی رہیں ہر دَور میں عہدِ وفا

ہو ظفرؔ کا نام بھی شامل اُنہی ابرار میں
آسماں پر جو لکھے جاتے مردِ باوفا

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصے

ایک دفعہ ایک سکھ طالب علم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اخلاص کا تعلق رکھتا تھا، اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھے خدا پر یقین تھا لیکن اب میرے دل میں اس کے متعلق شکوک بڑھنے لگے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کہلا بھیجا کہ کالج میں تم جہاں بیٹھتے ہو اس سیٹ کو بدل دو، چنانچہ اس نے جگہ بدل لی اور بتایا کہ اب خدا تعالیٰ کے بارہ میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا، جب یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنائی گئی تو آپؑ نے فرمایا اس پر ایک شخص کا اثر پڑ رہا تھا جو اس کے پاس بیٹھتا تھا اور وہ دہریہ تھا، جب جگہ بدلی تو اس کا اثر پڑنا بند ہو گیا۔

ایک گاؤں میں تین مولوی تھے اور اس گاؤں کے لوگ کہتے تھے کہ ان تینوں میں سے کوئی حضرت مرزا صاحب کو مان لے تو ہم سب کے سب مان لیں گے، ان میں سے ایک مولوی پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اس نے بیعت کر لی تو سب لوگوں نے کہہ دیا ایک نے مان لیا تو کیا ہوا اس کی تو عقل ماری گئی ہے، پھر ایک اور مولوی نے بیعت کر لی، پھر مخالفین نے یہی کہا کہ ان مولویوں کا کیا ہے یہ تو بیوقوف لوگ ہیں، ایک مولوی نے ابھی بیعت نہیں کی اس لئے ہم نہیں مانتے تو ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک دہریہ پڑھا کرتا تھا، ایک دفعہ زلزلہ آیا تو اس کے منہ سے بے اختیار رام رام نکل گیا، پہلے ہندو تھا، دہریہ ہو گیا، تو میر صاحبؓ نے جب اس سے پوچھا کہ تم تو خدا کے منکر ہو تو پھر تم نے رام رام کیوں کہا، کہنے لگا غلطی ہو گئی مگر اصل بات یہ ہے کہ دہریہ جہالت پر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماننے والے علم پر، اس لئے مرتے وقت یا خوف کے وقت دہریہ کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ میں ہی غلطی پر ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا اس لئے ہے کیونکہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعاؤں میں سستی کرتا ہے اور بہت سے ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے اور ان کو یہ بھی نہیں پتہ کہ دعا کیا ہے، دعا موت قبول کرنے کا نام ہے اور آپؑ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے، جو مرے سو منگن جائے، یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا، جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں وہ کب کسی کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔

بقیہ از خلافت خامسہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں حیرت انگیز نشانات

☆ 27 فروری 2010ء کو چلی میں زلزلہ آیا جس نے زمین کو اپنے ایکس سے ہلا دیا اور زمین کی رفتار میں کمی واقع ہو گئی۔ 700 افراد مارے گئے۔

☆ 11 مارچ 2011ء کو جاپان میں زلزلہ اور سونامی آیا جس سے زمین کا سنٹر اپنی جگہ سے 10 انچ کھسک گیا۔

☆ 25/اپریل 2015ء کو نیپال میں زلزلہ آیا جس میں 7 ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بنے۔

☆ 26 اکتوبر 2015ء کو پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ آیا جس کی شدت 8.1 نوٹ کی گئی۔ افغانستان، پاکستان، تاجکستان، کشمیر اور بھارت میں اس کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا میں تکالیف کے بعد تھک ہار کر جاپان کے احمدیت کی طرف توجہ کرنے کا بھی ذکر ہے۔ حضور کی یہ رؤیا اکتوبر 1945ء کی ہے فرمایا:

خواب میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی قوم جو اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اسی طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 19 اکتوبر 1945ء)

سیلاب اور طوفان

یورپ، امریکہ، آسٹریلیا میں بڑے بڑے سمندری طوفانوں کے علاوہ پاکستان میں 2010ء میں شدید سیلاب آیا۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رؤیا ایک بار پھر پوری ہوئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

17 یا 18 مارچ (1951ء) کی شب کو مجھے یہ الہام ہوا کہ سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا۔

جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا میرے دل میں ساتھ ہی ڈالا جاتا تھا کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے اور دونوں طرف سے مراد یا تو دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں اور یا ریل یا سڑک کے دونوں طرف ہیں جو کراچی اور پاکستان کے مشرقی علاقوں کو ملاتی ہے۔ ... دونوں طرف سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ خدانخواستہ اس سے کسی طوفان کی طرف اشارہ نہ ہو کیونکہ بظاہر دونوں طرف سے ظاہر ہونے والا نشان دریا کی طغیانی معلوم ہوتی ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 29 مارچ 1951ء، صفحہ 3)

الغرض پیشگوئیوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جو ایک طرف خلافت احمدیہ کی صداقت کو آشکار کر رہا ہے تو دوسری طرف خدائے لم یزل کی عظمت کے ترانے گا رہا ہے۔

ایک طرف دنیا کو جنگوں، قتل و غارت، تباہیوں اور بربادیوں کا سامنا ہے۔ تو دوسری طرف خدا کا ایک بندہ امن و انصاف کا جھنڈا اٹھائے ساری دنیا کو خدائے واحد کی طرف بلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی تائید و نصرت فرماتا رہے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25، 26 نومبر 2015ء۔ قسط اول، دوم و آخر)

بقیہ از جلسہ سالانہ کی تاریخ سے چند دلچسپ واقعات

کایا پلٹ گئی

ایک دفعہ لنگر خانہ میں رات کو بارش ہو گئی۔ نانبائی اور پیڑے بنانے والی عورتیں ایک دم اٹھ کر اندر کو بھاگیں کام رک گیا۔ بڑی پریشانی ہوئی۔ میں نے سب خدام و اطفال، بچوں بوڑھوں بڑوں کو بلایا اور کہا کہ جس کو جو چیز میسر آتی ہے وہ اٹھائے اور ان نانبائیوں کے سر پر چھتری کے طور پر پکڑے رہے، بارش اُن کو نہ بھگوئے۔ چنانچہ پھر کام شروع ہو گیا اور ساری رات قریباً اسی طرح گزری....

صبح کو ایک مولوی صاحب مجھے ملے، مجھے دیکھتے ہی بھاگ کر مجھ سے لپٹ گئے اور چھوٹتے ہی کہا میں نے بیعت کر لی ہے۔ میں حیران ہوا کہ یہ تو بڑے کٹر اور متعصب قسم کے شخص تھے اور سندھ میں (مخالفین۔ ناقل) کے پیش رووں میں سے تھے، اُن کی کایا کیسی پلٹی، انہوں نے بتایا کہ جب رات کو بارش ہوئی تو میں یہ دیکھنے آیا کہ دیکھیں اب احمدی کیا کرتے ہیں۔ میں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ افسر، ماتحت، کارکن، سب کنالیاں اور پراتیں لے کر نانبائیوں کو بارش سے بچا رہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر میری ایسی کایا پلٹ گئی۔ میں نے کہا میں لازماً بیعت کروں گا۔ میں نے باقی رات بڑی بے چینی سے کاٹی، اب صبح بیعت کر کے آ رہا ہوں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2 دسمبر 1982ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ کی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

بقیہ از جلسہ سالانہ 2016ء اور ہماری ذمہ داریاں

☆ دعاؤں پر زور دیں کہ حضور انور کا یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور حضور انور کی خوشنودی صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعا ہی ہے۔

☆ حضور انور سے ملاقات کی نیک خواہش ہر احمدی دل میں موجزن رہتی ہے۔ جب سے احباب جماعت کو حضور انور کی آمد کا پتہ چلا ہے ملاقاتوں کی درخواستوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو ملاقات کا موقع مل سکے لیکن حضور انور کے محدود دورہ کے پیش نظر تمام درخواستوں پر عمل ہونا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے انتظامیہ کی یہ کوشش ہو گی کہ جن خاندانوں نے کسی بھی خلیفہ وقت سے ملاقات نہیں کی یا جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں، اسی طرح شہداء اور شام سے آنے والے خاندانوں کو ترجیح دی جائے۔ اس لئے جو احباب

حضور انور کے گذشتہ دوروں کے دوران یا کسی بھی اور ملک میں ملاقات کر چکے ہوں ان کو اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے ایثار کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

☆ خلیفۂ وقت کے بعض پروگرام صرف محدود تعداد کے لئے ہوں گے۔ ان میں اگر شمولیت صرف دعوت نامہ (by invitation) سے ہو تو برا نہ منائیں بلکہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔

عمومی ذمہ داریاں

حضور انور کی آمد اور جلسہ سالانہ کے پیش نظر ان دنوں میں پیس ویلج میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے:

☆ اپنے کسی عمل سے ارد گرد کے رہائشیوں کو تکلیف نہ دیں۔

☆ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

☆ پیدل چلنے والے بھی سڑک پار کرتے وقت اشارے کا انتظار کریں اور ٹریفک میں خلل کا باعث نہ بنیں۔

☆ صفائی کا نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اگر راستہ میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کر کوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے، ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے خلیفہ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اوّل کی جماعت کے طور پر ابھرے جس سے خلیفہ وقت کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین۔

بقیہ از حضور انور کی جلسہ سالانہ کے متعلق زریں ہدایات

15۔ جلسے کے جو پروگرام ہیں ان کو غور سے سنیں اور خواتین پردے کا خیال رکھیں۔ مرد بھی غضِ بصر سے کام لیں۔ نظریں نیچی رکھیں۔

اور پھر یہ کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

(خطبات مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 463)

16۔ ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اصلاح نفس کے ساتھ ساتھ، خود برکتیں سمیٹنے کے ساتھ ساتھ جلسے کے بابرکت ہونے کے لئے بھی اور خیریت سے اختتام پذیر ہونے کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔

(خطبات مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 464)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی جملہ نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ سالانہ کی جملہ برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔

بقیہ از مہمان نوازی ایک عظیم الشان خلق

اسی طرح حضرت ڈاکٹر محمد مفتی صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دوستوں کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ میں نے مسجد مبارک میں حضور سے ملاقات کی۔ باتیں کرتے رہے۔ فرمانے لگے ”مفتی صاحب آپ کو بھوک لگی ہوگی میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں“ میں نے سمجھا اندر سے کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ حضور ایک کھڑکی میں سے تشریف لایا کرتے تھے جو کہ مسجد کی طرف کھلتی تھی۔ چند منٹ کے بعد وہ کھڑکی کھلی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود مجمع اٹھائے ہوئے ہیں جس میں سالن اور روٹی رکھی ہوئی تھی، آئے۔ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو اس پر حضورؑ نے فرمایا ”مفتی صاحب! آپ روتے کیوں ہیں۔ ہم تو اپنے دوستوں کی اس لئے خدمت کرتے ہیں تا کہ وہ بھی اپنے دوستوں کی خدمت کریں۔ اور ہم تو لوگوں کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں“ میں نے کہا کہ دیکھو یہ خدا کا پاک مسیح میرے جیسے نابکار کی خدمت کرتا ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ اصل میں (برگزیدہ) دنیا کی خدمت کے لئے آتے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں تا کہ لوگ ان کے اُسوہ سے سبق حاصل کریں۔

(اخبار الحکم قادیان۔ 14 نومبر 1936ء، صفحہ 3)

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خطبہ جمعہ 22 جولائی 2005ء میں مہمان نوازی کے خلق کے بارہ میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپ کے پاس معزز مہمان آئے تو سب سے پہلا کام جو آپ نے کیا وہ یہ تھا کہ فـــراغ الـــیٰ اهـلـــه ..... (الذاریات 27:51) یعنی وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دور سے آئے ہو یا نزدیک سے آئے ہو، یا بھوک لگی ہے یا نہیں لگی، کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے، بلکہ فوری طور پر گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کروا کر لے آئے۔ تو یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔ مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔“

(خطبات مسرور۔ جلد 3، صفحہ 429)

پس ان تمام ارشادات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مہمان نوازی کے خُلق کی کتنی زیادہ اہمیت ہے۔ آج ہمیں اِس خُلق کو جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصاً اپنانے اور اس کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2014ء، صفحہ 4-5)

مبارک صد مبارک آپ کا آنا حضور

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب

نازشِ مہر و وفا صد مرحبا خوش آمدید
اے امیرِ قافلہ صد مرحبا خوش آمدید

کہہ رہے ہیں یہ ادب سے یا امیرَ المؤمنین
سب طیورِ خوش نوا صد مرحبا خوش آمدید

جانِ جاں اِک آپ کے پُر جوش استقبال کو
سج گیا ہے کینیڈا صد مرحبا خوش آمدید

ہے یہاں کی سرزمیں بزمِ چراغاں بن گئی
اے ہمارے دلربا صد مرحبا خوش آمدید

جن کے آنے سے نکھر جاتا ہے حسنِ کہکشاں
آپ ہیں وہ مہ لقا صد مرحبا خوش آمدید

آپ آئے تو اُلوہی شادیانے ہر طرف
بج اٹھے ہیں جا بجا صد مرحبا خوش آمدید

سینہ چاکانِ چمن کو آپ کی نظرِ کرم
ہے بہارِ جاں فزا صد مرحبا خوش آمدید

آپ اس جشنِ تشکّر کے ہیں اک روحِ رواں
جو یہاں ہے ہو رہا صد مرحبا خوش آمدید

جانِ استقبال وہ دن جس کے ہم تھے منتظر
ہے وہی دن آج کا صد مرحبا خوش آمدید

ہر قدم پر آپ کی ہے ہم سفر تائیدِ حق
صاحبِ صدق و صفا صد مرحبا خوش آمدید

دیدہ و دل جس کی خاطر تھے بچھائے راہ میں
ہے وہ چہرہ آپ کا صد مرحبا خوش آمدید

ہو مبارک صد مبارک آپ آنا حضور
ہے یہ ہر دل کی صدا مرحبا خوش آمدید

سر پہ سایہ فگن ہر دم خلافت کی رِدا
یہ فقط میری نہیں عابدؔ ہے یہ سب کی دعا

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

شادی خانہ آبادی

خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت وتصنیف ربوہ اور محترمہ امۃ المجید صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ رضوانہ مسعود صاحبہ آف ایڈمنٹن کی شادی خانہ آبادی کی تقریب رخصتانہ 24 جولائی 2016ء کو مکرم محمد لقمان رانا صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم رانا محمد زکریا صاحب کے ساتھ سلطان بینکوئٹ ہال ایڈمنٹن میں عمل میں آئی۔

اس موقع پر مکرم مولانا ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ ایڈمنٹن نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس بابرکت تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اور مکرم ومحترم ملک خالد مسعود صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

26 جولائی 2016 کو مکرم رانا محمد زکریا صاحب اور محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم محمد لقمان رانا صاحب مربی سلسلہ کی تقریب ولیمہ کا ورڈی بنکوٹ ہال میں اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے دونوں خاندانوں کا تعارف اور دعائیہ کلمات پیش فرمائے اور مکرم ومحترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور بعد میں مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مکرم محمد لقمان رانا صاحب مکرم ومحترم رانا محمد یوسف صاحب کے پوتے ہیں۔ اور مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان (مصنف احمدی جنتری) کے پڑپوتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو باثمر فرمائے۔ اور دونوں خاندانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ اور ان کی نسلوں کو خادمِ دین بنائے اور خلافت کا سایہ ہمیشہ ان پر قائم رہے۔ آمین۔

ولادت

☆ یحییٰ محمود

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے محترمہ عدیلہ ارشد محمود صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد محمود صاحب پیس ویلیج ایسٹ کو بارہ سال کے بعد 16 اگست 2016ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام ''یحییٰ محمود'' عطا فرمایا۔ ماشاء اللہ وقف نو کی مبارک سکیم میں شامل ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالمنان صاحب مرحوم، مردان کا کا پوتا اور مکرم ملک عبدالوحید صاحب پیس ویلیج سینٹر کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے نیک اور خادم دین بنائے۔ صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمر عطا کرے۔ خلافت سے اس کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا وآخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ

3 اگست 2016ء کو محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم نصراللہ خاں باجوہ صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

5 اگست 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی روز میپل قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم فاروق احمد صاحب پاکستان، مکرم عرفان احمد صاحب پیس ویلیج ساؤتھ، مکرم توصیف احمد صاحب پیس ویلیج ساؤتھ، مکرم مبشر احمد صاحب لندن یوکے، مکرم منصور احمد صاحب مسس ساگا اور ایک بیٹی محترمہ مبشرہ نصراللہ صاحبہ، آسٹریلیا یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم لطیف احمد صاحب

16 اگست 2016ء کو مکرم لطیف احمد صاحب، مسس ساگا 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

19 اگست 2016ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی روز برمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد محترم انصر رضا صاحب واقف زندگی کینیڈا نے دعا کروائی۔ مرحوم، حضرت نور احمد خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ حمید احمد صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم فرید احمد صاحب رچمنڈ ہل اور دو بیٹیاں محترمہ نجمہ احمد صاحبہ، مسس ساگا، محترمہ صوفیہ احمد صاحبہ لندن انٹاریو یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم کیپٹن عزیز احمد ملک صاحب

18 اگست 2016ء کو مکرم کیپٹن عزیز احمد ملک صاحب ایم اے، پیس ویلیج 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت الاسلام مشن ہاؤس میں بطور رضا کار خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ بڑے ہی مخلص، نماز کے پابند، فرض شناس، منکسر المزاج، ہمدرد وخیر خواہ، خلافت کے شیدائی وفدائی، دعا گو بزرگ تھے۔ ٹورانٹو سٹار کا باقاعدہ مطالعہ کرتے اور قیمتی مضامین سے دوستوں کو آگاہ کرتے۔ علم دوست تھے۔

19 اگست 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میپل میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج کینیڈا نے ان کی خدمات کا مختصراً ذکر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی۔

اسی روز میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم عبدالوحید صاحب امریکہ، مکرم وسیم احمد صاحب، پیس ویلیج، مکرم نعیم احمد صاحب، مسس ساگا، مکرم فہیم احمد صاحب یوکے اور تین بیٹیاں محترمہ قرۃ العین صاحبہ پاکستان، محترمہ امۃ المتین صاحبہ جرمنی، محترمہ نوشابہ عزیز صاحبہ کیلگری یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم اشفاق احمد صاحب واقف زندگی ایم ٹی اے کے چچا تھے۔

ادارہ اس سانحہ ارتحال کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم سبط جہانزیب خاں صاحب

30 اگست 2016ء کو مکرم سبط جہانزیب خاں صاحب سکاربرو ساؤتھ حلقہ 26 سال کی عمر میں ایک کار کے حادثہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم ایم بی اے تھے اور ایم فل کر رہے تھے۔ اپریل میں ربوہ سے آئے تھے۔ اپنے حلقہ کے ایک مخلص اور فعال خادم تھے۔ آپ نے پسماندگان میں والد محترم مجید احمد خاں صاحب، والدہ محترمہ نسیمہ خاں صاحبہ ایک بھائی مکرم سلمان خاں صاحب اور ایک بہن محترمہ فائزہ خاں صاحبہ، سکاربرو ساؤتھ حلقہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بہت سے اعزہ واقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم ارشد احمد صاحب

13 ستمبر 2016ء کو مکرم ارشد صاحب آف لاہور 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اسی روز مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز برمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم کلیم احمد ملک صاحب سیکرٹری وصایا کینیڈا نے دعا کروائی۔ مرحوم بچوں سے ملنے کے کینیڈا آئے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ اختر قریشی

صاحبہ اور دو بیٹے مکرم عثمان قریشی صاحب اور مکرم عمر قریشی صاحب، بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے 2 ستمبر 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 3 ستمبر 2016ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

جنازہ غائب

☆ محترمہ شفقت ستارہ صاحبہ

15 اگست 2016ء کو محترمہ شفقت ستارہ صاحبہ اہلیہ مکرم مسرت احمد باجوہ صاحب لاہور 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ اقصیٰ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود صاحب رچمنڈ ہل کی والدہ تھیں۔ مرحومہ محترمہ عشرت ساہی صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب ساہی پیس ویلج ویسٹ، محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم تیمور وہاب صاحب مرحوم میپل کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے 19 جون 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم کپٹن عزیز احمد ملک صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ محترمہ شفقت ستارہ صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆☆☆

26 اگست 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میپل میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ عزیزم بہزاد احمد صاحب

22 جولائی 2016ء کو عزیزم بہزاد احمد صاحب واقف نو ابن مکرم اعتماد احمد وڑائچ صاحب کیلگری اپنی فیملی کے ساتھ سیر و تفریح کے لئے دریا پر گئے اور پتھروں سے پاؤں پھسلنے سے دریا میں گر گئے پانچ دن بعد لاش ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضور انور نے 18 اگست کو مسجد بیت الفضل لندن میں نماز ظہر وعصر سے قبل نماز جنازہ حاضر کے ساتھ ان کی نماز غائب پڑھائی۔

عزیزم مرحوم، بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مسجد بیت النور میں کلاسز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ ایک اچھے طالب علم تھے سکول میں بچوں کی مدد کرتے اور اساتذہ کی بات مانتے تھے۔

☆ مکرم داؤد احمد قریشی صاحب

7 اگست 2016ء کو مکرم داؤد احمد قریشی صاحب کراچی میں 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ثمینہ داؤد صاحبہ سکاربرو، بزرگ والد محترم افتخار علی قریشی صاحب، سابق وکیل المال ثالث ربوہ، ایک بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

14 اگست 2016ء کو محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عطاء اللہ وڑائچ صاحب ربوہ، نیوجرسی امریکہ میں 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

آپ کی نماز جنازہ بیت النصر نیوجرسی میں آپ کے چھوٹے صاحبزادے مکرم حافظ ڈاکٹر سمیع اللہ چوہدری صاحب نے پڑھائی۔ ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ 18 اگست کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی تھیں اور اپنے والد بزرگوار سے عشق قرآن ورثہ میں پایا۔ اور زندگی کے 62 سال خدمت قرآن کریم میں مصروف رہیں۔

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحومہ کو خلافت احمدیہ کے ساتھ عقیدت اور وابستگی تھی جو عشق کی حد تک تھی اور پھر یہی جذبہ آپ نے اپنی اولاد اور پھر اولاد در اولاد میں منتقل کر دیا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم ڈاکٹر صفی اللہ چوہدری صاحب، صدر اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام کالج امریکہ، مکرم مجیب اللہ چوہدری صاحب صدر فلاڈلفیا جماعت، مکرم ڈاکٹر حافظ سمیع اللہ چوہدری صاحب، نیشنل سیکرٹری وقف نو امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک احمد قاضی صاحب ملٹن کی خالہ تھیں۔ مرحومہ کے کئی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس سانحہ ارتحال کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ قرۃ العین صدیقی صاحبہ

27 اگست 2016ء کو محترمہ قرۃ العین صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم قمر فرحان عابد صاحب جرمنی میں 30 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ تجہیز وتکفین جرمنی میں ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، ضعیف والدین اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ احمدیت کی خادمہ تھیں اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی تھیں۔ حلقہ میں سیکرٹری تجنید تھیں اور آخر وقت تک اپنی رپورٹس لکھتی رہیں۔

آپ مکرم عطاء الرحمٰن صدیقی صاحب جرمنی کی صاحبزادی اور جماعت کے معروف شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب حال بریمپٹن کی بہو تھیں نیز مکرم طارق عدنان صاحب بریمپٹن فلاورٹاؤن کی بھابھی تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

ایک اعزاز

روزنامہ الفضل کے صد سالہ تقریبات اور مقابلہ جات منعقد ہوئے ان میں ایک عالمی مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''الفضل کی تاریخ وخدمات'' بھی تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے رکن مکرم عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس جو کہ مرحوم مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش سابق ایڈیٹر اخبار بدر و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے بیٹے ہیں، کو عالمی مقابلہ مقالہ نویسی میں اول قرار پانے پر ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ ایوارڈ مکرم عبدالباسط قمر صاحب بقاپوری کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ان کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

غزل

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب

روشنی پھر سے مرے گھر میں اتر آئی ہے
آج امّید تری دید کی بر آئی ہے
پھر سے اس دیس میں ہے نور کی بارش برسی
ایک خوشبو سی ہر اک روح میں در آئی ہے
مئے عرفان کا ساغر ہی تھما دے ساقی
چاندنی آپ ہی چل کے میرے گھر آئی ہے
تیری آمد کی فقیروں نے دعائیں کی ہیں
تیرے آنے سے یہ دھرتی ہی نکھر آئی ہے
منتظر ایک اشارے کی ہے محفل تیری
جاں ہتھیلی پہ لیے دینے کو سر آئی ہے
شب فرقت بھی گزاری تو گزاری ہنس کے
رات گزری ہے تو پُر نُور سحر آئی ہے
چاہنے والا فقط میں ہی نہیں ہوں تنہا
تیری ہستی ہے کہ ہر دل میں اتر آئی ہے
مدتوں بعد لبِ بام پہ مہتاب دِکھا
مدتوں بعد تری ذات اِدھر آئی ہے
اس کے چرنوں میں جگہ ڈھونڈ لے جا کر افضلؔ
چند گھڑیوں کو خلافت ترے گھر آئی ہے